شرح نسائی شریف

جلد 1 حصہ ا

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

شرح

اُستاذُ العُلما علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat/

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سنن نسائی شریف
مترجم ——— ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
باہتمام ——— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ——— ستمبر 2015ء
سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر، لاہور 0322-7202212
طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ——— 750/- روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر 40، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کیلئے تمام خوبیاں ہیں جس نے انسانی ہدایت کیلئے کتابوں کو نازل کیا ہے۔ اور کتابوں کے ذریعے علوم عطاء کیے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کروڑوں بار درود وسلام ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام واہل بیت، تابعین وتبع تابعین اور فقہاء ومحدثین امت مسلمہ جن کا علم امت مسلمہ کیلئے مینارہ نور بنا۔ ان پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے امت مسلمہ کو ایسے صالحین سے نوازا ہے جنہوں نے علوم حدیث کو محفوظ کرنے کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کیا ہے۔ اور سابقہ امم کے مقابلے میں ایک امتیاز ومنفرد شرف حاصل کیا ہے کہ اپنے نبی مکرم ﷺ کے علم کو متن محفوظ کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا۔ انہی علوم کے ورثاء میں سے ایک طبقہ علمائے حدیث کا ہے۔ جن میں مشہور محدثین جو مصنفین صحاح ستہ کہلاتے ہیں، کیونکہ ان کی کتب شرق وغرب میں زیادہ مشہور اس لئے ہوئی ہیں کہ انہوں نے احادیث کو علوم حدیث کا سہرا پہنا کر پیش کیا۔ انہی ائمہ میں سے امام نسائی علیہ الرحمہ ہیں جن کی مشہور تصنیف ''سنن نسائی'' ہے جس کا ترجمہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب محی الدین جہانگیر صاحب نے کیا اور اس کی دو جلدوں تک شرح بھی کی، لیکن مصروفیت کے سبب یہ شرح دو جلدوں تک ہوئی اس کے بعد مجھ جیسے کم علم شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اس کی شرح کو مکمل کر دیں، تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کر دیا ہے، اگر اس کتاب کی شرح میں آپ کو کوئی خوبی نظر آئے تو یہ اللہ کا کرم ہے اور اگر کوئی کمی یا نقص پائیں تو یہ مجھ جیسے کم فہم شخص کا کام ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو متعدد مقامات پر تحریر کیا ہے اور اس سے مسائل بھی اخذ کیے ہیں۔ امام صاحب نے متعدد مسائل کے لیے مختلف ابواب تشکیل دیے ہیں۔ ایک حدیث کو بہت سارے لوگ روایت کر رہے ہوں تو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے سب راویوں کا ذکر کر دیتے ہیں۔ فن اصول حدیث کی اصطلاح میں ایک حدیث کے بہت سارے راویوں کے سلسلے کو طرق کہتے ہیں۔ حدیث کا بیان کرنے والا راوی اپنے سے زیادہ مرتبہ کے آدمی کی مخالفت کرے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس کا بھی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں ایسی حدیث کو شاذ کہتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے والے پہلے زمانے کے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان کے بعد تابعین آئے، پھر تبع تابعین آئے اس

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد وشمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی امت میں پیدا کیا' ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا اور بطورِ خاص ہمیں اسلامی علوم کی نشر واشاعت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کے زیادہ محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی ساری اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر واشاعت کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ہم اس سے پہلے علم حدیث سے متعلق بہت سی کتب کے تراجم' شروح' تخریج شائع کر چکے ہیں' جن میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) جامع ترمذی (4) سنن ابن ماجہ (5) مؤطا امام مالک
(6) مؤطا امام محمد (7) اللؤلؤ والمرجان (8) مسند امام شافعی (9) مسند امام زید (10) سنن دارمی
(11) مستدرک حاکم (12) معجم صغیر (13) سنن دارقطنی (14) صحیح ابن حبان (15) ریاض الصالحین
(16) اربعین نووی (17) جامع الاحادیث (18) امجد الاحادیث (19) آثار سنن
(20) مشکوٰۃ شریف (21) مرآۃ شرح مشکوٰۃ وديگر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت اور ہمارے معزز قارئین کی دعاؤں کے نتیجے میں' اس وقت بھی ادارے کے رفقاء علم حدیث سے متعلق مختلف کتب کی مختلف حوالوں سے خدمت سرانجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''سنن نسائی'' کے ترجمہ وشرح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترجمہ وشرح کی خدمت ہمارے محترم دوست استادِ زمن واقف اسرارِ آیات وسنن ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف فاضل شارح نے آئندہ صفحات میں بیان کر دیا ہے تاہم ہر علم دوست شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ سنن نسائی کا شمار علم حدیث کی ان چھ مستند کتابوں میں ہوتا ہے جنہیں عرفِ عام میں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اس لائق تھی کہ اس میں مذکور احادیث کی تشریح کی جائے' تاکہ قارئین احادیث میں مذکور علوم و

کے بعد فقہاء کا دور شروع ہوتا ہے' تب محدثین کا زمانہ آتا ہے۔ کسی بھی حدیث میں کسی بھی زمانے کے راوی میں کوئی خامی ہو تو امام نسائی ؒ اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس عمل کو فنِ اصولِ حدیث کی اصطلاح میں راوی پر نقد کرنا کہتے ہیں۔ بعض اوقات متن حدیث پر بھی نقد وجرح کرتے ہیں اور یہ آپ کی کسر نفسی ہے کہ بعض اوقات طویل بحث کر چکنے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں کہ میں اس بات کو حسب منشا نہیں سمجھا۔

علمائے حدیث نے امام نسائی ؒ کی اخذ کردہ احادیث کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے بھی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، یہ اعلیٰ درجے کی احادیث ہیں۔

دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام نسائی ؒ نے درج کی ہیں اور وہ امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کی قائم کردہ سخت شرائط پر بھی پوری اترتی ہیں' لیکن ان دونوں بزرگوں امام بخاری ؒ وامام مسلم ؒ نے بوجوہ ان حدیثوں کو درج نہیں کیا۔

تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں' جو مذکورہ بالا دونوں اقسام میں نہیں آتیں۔

امام نسائی ؒ نے اپنی اس نابغہ روزگار کتاب سنن نسائی شریف میں کم وبیش ساڑھے پانچ ہزار احادیث رقم کی ہیں۔ اس کتاب کے قبول عام کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ کتاب زندہ ہے، آج بھی مشرق سے مغرب تک علوم اسلامیہ کے طلبہ وطالبات اور علماء وعالمات اس کتاب کی درس وتدریس سے وابستہ ہیں۔ اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں، الاعان فی شرح سنن نسائی، زوائد نسائی اور زہر الربی عُلی المجتبیٰ بہت مشہور ہیں آخر الذکر شرح کی تالیف حافظ جلال الدین سیوطی ؒ جیسی ہستی کے قلم کا مبارک نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام نسائی ؒ کو غریق رحمت کرے اور اللہ کرے اس کتاب سے پھوٹنے والی کرنیں باغ حدیث نبوی ﷺ کو تا قیامت روشن وتابندہ رکھیں۔

محمد لیاقت علی رضوی
چک سنتیکا بہاولنگر

معارف اور احادیث کے مضمون سے متعلق اہلِ علم کی فکری و فقہی تحقیقات سے بخوبی آگاہ ہوسکیں۔ بحمدہ تعالیٰ فاضل شارح نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس بات کی پوری کوشش کی کہ مختصر اور جامع کلمات میں تمام اہم نکات و مضامین کو سمیٹ دیا جائے۔ انہوں نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے غیر ضروری طوالت اور غیر متعلقہ مواد کی فراہمی سے گریز کیا ہے۔

ہم پورے اعتماد سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُردو زبان میں سنن نسائی کی پہلی شرح ہے۔ ہم سے جو خدمت ہوسکتی تھی وہ ہم نے کردی ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ علم حدیث کے انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور ان علوم و معارف کو دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ مصنف' مترجم و شارح کے ہمراہ ادارہ' اس کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق و سعادت عطا کرے۔

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے' ہر اس چیز سے پاک ہے' جو اس کی ذات یا صفات کے شایانِ شان نہ ہو اور وہ ہر اس صفت سے متصف ہے جو اس کی ذات اور صفات شایانِ شان ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو' جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل ترین مظہر ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے:

خلقت مبرأً من كل عيب   كانك قد خلقت كما تشاءُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب' تابعین' تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے تمام اہلِ ایمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے علمِ حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ و تشریح کے کام کے جس سلسلے کا آغاز کیا تھا' اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے ''سنن نسائی'' کا ترجمہ اور شرح پیش کر رہے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ان جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے' جن کی مرتب کردہ تصانیف کو امت میں قبولِ عام نصیب ہوا اور ہر دور میں اہلِ علم نے ان کتب سے علومِ نبویہ کا فیض حاصل کر کے اسے اُمت تک منتقل کیا۔ اُمت میں جن کتابوں کو زیادہ قبولِ عام نصیب ہوا' انہیں صحاح ستہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ کی اس روایتی ترتیب میں سننِ نسائی کا شمار پانچویں درجہ پر ہوتا ہے۔ اہلِ علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سنن ایسے مجموعۂ احادیث کو کہا جاتا ہے جس میں صرف فقہی موضوعات سے متعلق روایات کو' روایتی فقہی ترتیب کے مطابق درج کیا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن بھی اسی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔

اہلِ علم اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ فقہی احکام سے متعلق روایات میں بعض مسائل میں مختلف نوعیت کی روایات نقل کی گئی ہیں' جس کے نتیجے میں فقہاء کی فقہی آراء کے درمیان اختلافِ رائے سامنے آیا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ وہ محدثین جن کی مرتب کردہ کتب کو قبولِ عام نصیب ہوا' ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ حضرات تھے' جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیادہ قریب تھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ دور تھے' لیکن ہمارے معاشرے میں زیادہ تر وہ افراد بستے ہیں' جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وابستہ دامن ہیں' اس لئے حدیث کی کتابوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ

پہلو پیش کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ روایات جو بظاہر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' ان کی تاویل کیا ہوگی؟ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل کیا ہے؟

ہم نے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے مطابق یہ کوشش کی ہے کہ برادرانِ اسلام کے سامنے ایسی خدمت پیش کی جائے' جو نہ زیادہ اتنی مختصر ہو کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہ کر سکے اور نہ اتنی زیادہ طویل ہو کہ اکتاہٹ کا باعث بنے۔

ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ کتب احادیث میں زیادہ تر ایک جیسی روایات' معمولی سے لفظی اختلاف یا سند کے اختلاف کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں' اگر ہر کتاب کی شرح لکھتے ہوئے تمام تفصیلی مباحث کو ازسرِ نو تحریر کیا جائے تو کتاب کا حجم بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اضافی معلومات بھی حاصل نہیں ہو پاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے زیادہ تر نزاعی مسائل پر تفصیلی بحث اپنی تصنیف ''جمال السنہ'' میں تحریر کی ہیں۔

اس کتاب کا انتساب ہم نے خواجہ حمید الدین حاکم کے نام کیا ہے جو سہروردی سلسلہ کے مشہور شیخ طریقت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی کے خلیفۂ خاص ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا ہم ان سب کے شکرگزار ہیں جن میں سرفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد جنہوں نے تصنیف وتالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ قاضی عابد درانی جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور عربی عبارات کے ترجمے میں معاونت کی' ملک محمد یونس جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ علی مصطفیٰ' فیصل رشید' ریحان علی جنہوں نے سرعت سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور عطاری جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا اور آخر میں ملک شبیر حسین جنہوں نے سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو برق رفتاری کے ساتھ کتابی شکل میں منتقل کر کے قارئین تک پہنچایا۔

تشکر وامتنان کے جذبات میں بڑا حصہ ہمارے اساتذہ ومشائخ اور والدین کے لئے بھی ہے' جن کی تعلیم وتربیت کے نتیجے میں ہم اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہو سکے۔

سب سے آخر میں شکیب جلالی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

مرا خزانہ ہے محفوظ میرے سینے میں
میں سو رہوں گا یونہی چھوڑ کر مکان کھلا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام نسائی

آپ کا اسم گرامی ''احمد بن شعیب'' ہے اور کنیت ''ابوعبدالرحمان'' ہے۔

آپ خراسان کے شہر ''نسا'' میں 215 ہجری میں پیدا ہوئے۔

اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کا اسم منسوب ''نسائی'' ہے جس کا درست تلفظ ''نس آئی'' ہے۔ امام نسائی نے خراسان کے مختلف شہروں میں موجود علم حدیث کے ماہرین سے اخذ واستفادہ کا آغاز کیا اس کے بعد انہوں نے علم حدیث کی طلب میں عراق' مصر' شام' حجاز اور دیگر بلادِ اسلامیہ کا بھی سفر کیا۔

امام نسائی نے محدثین کی کثیر تعداد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان کے چند ایک اساتذہ کے اسماء یہ ہیں۔

اسحاق بن راہویہ' احمد بن منیع' حمید بن مسعدہ' زیاد بن ایوب' عبدالاعلیٰ بن واصل' بشر بن معاذ عقدی' احمد بن عبدہ ضبی' عباس بن عبدالعظیم عنبری' محمد بن بشار' محمد بن مثنی اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات ہیں۔

امام نسائی سے احادیث کا سماع کرنے والوں کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جس میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت امام طحاوی ہیں اس کے علاوہ ابوالبشر دولابی' ابوعلی نیشاپوری اور امام طبرانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے' امام نسائی نے اپنی اس ''سنن'' میں صرف ایک روایت امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت کتاب الصیام' باب الفضل والجود فی شہر رمضان رقم الحدیث 2095 کے تحت ہے۔

علم حدیث کی متداول روایتی کتابوں کے مؤلفین میں سے امام حاکم کے ''مستدرک'' ہیں۔ امام نسائی سے' ایک واسطے سے' 6 روایات نقل کی ہیں۔

امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب الصلوٰۃ' باب القراۃ فی الظہر والعصر میں مذکور ہے۔

البتہ امام طحاوی نے ''مشکل الآثار'' میں کم وبیش 315 روایات امام نسائی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی نے اپنی ''سنن'' میں امام نسائی کے حوالے سے کم وبیش 22 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ''معجم صغیر'' میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں امام نسائی کے حوالے سے 44 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں امام نسائی کے حوالے سے 27 روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم نے امام نسائی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: فقہ الحدیث کے بارے میں امام نسائی کا کلام بہت سا ہے' جو شخص ان کی ''سنن'' کا جائزہ لے گا وہ ان کے کلام کی عمدگی سے حیران رہ جائے گا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابوعبدالرحمان (یعنی امام نسائی) اپنے زمانے سے تعلق رکھنے والے ہر اس شخص پر مقدم ہیں' جس کا اس علم (یعنی علم حدیث) کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض محققین نے یہ بات بیان کی ہیں' رجال کے بارے میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے بھی زیادہ سخت تھیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعض رجال کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ذہبی نے یہ بھی کہا ہے: تیسری صدی ہجری کے اختتام پر امام نسائی سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں تھا۔ حدیث' اس کے علل اور اس کے رجال کے بارے میں وہ امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ اس حوالے سے وہ امام بخاری اور امام ابوزرعہ رازی کے پائے کی شخصیت ہیں۔

امام نسائی عبادت گزار شخص تھے۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

امام نسائی اپنے انتقال سے کچھ پہلے دمشق تشریف لے گئے تھے۔ وہاں خارجیوں نے آپ کو زدوکوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ امام نسائی نے یہ ہدایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ پہنچایا جائے۔ بعض تاریخی روایات کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ پہنچا دیا گیا اور وہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

امام نسائی کا انتقال شعبان 303 ہجری میں ہوا۔

مشہور روایت کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ میں ہی صفاء اور مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

بعض روایات کے مطابق امام نسائی کا انتقال پیر کے دن 13 صفر المظفر 303 ہجری میں فلسطین میں ہوا۔

امام ذہبی نے اس دوسری روایت کو ترجیح دی ہے۔

سنن نسائی

سنن نسائی کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے' یہ دارالمعرفۃ بیروت سے 1420 ہجری' بمطابق 1999 عیسوی میں شائع ہوا۔

اس نسخے میں سنن نسائی کے متن کے ہمراہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911 ہجری) کی شرح اور علامہ ابوالحسن سندھی (متوفی 1138 ہجری) کا حاشیہ بھی شامل ہے۔

اس نسخے کی تحقیق' ترقیم' تخریج اور فہرست سازی کا کام ''مکتب تحقیق التراث الاسلامی'' کے فضلاء نے کیا ہے۔

ہم نے اس نسخے کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر من وعن نقل کر دیا ہے۔

امام نسائی سے سنن نسائی کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے' جن میں ایک امام نسائی کے صاحبزادے ابوموسیٰ عبدالکریم ہیں اور دوسری نمایاں شخصیت ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ہیں جو ''ابن السنی'' کے نام سے معروف ہیں۔ ہم تک سنن نسائی کا جو نسخہ پہنچا ہے وہ ابن السنی کے حوالے سے ہی منقول ہے۔ ابن السنی نے یہ نسخہ سماع اور قرأت دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے 302 ہجری میں مصر میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

مؤرخین کے بیان کے مطابق امام نسائی نے پہلے ''سنن کبریٰ'' مرتب کی تھی کسی نے ان سے دریافت کیا: کیا اس کی تمام روایات (محدثین کی اصطلاح کے مطابق) ''صحیح'' ہیں؟ امام نسائی نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس شخص نے فرمائش کی آپ اس میں سے صرف ''صحیح'' احادیث پر مشتمل مجموعہ الگ سے مرتب کر دیں۔

تو امام نسائی نے ''المجتبیٰ من السنن'' (یعنی سنن کبریٰ کا منتخب حصہ) ترتیب دیا' یہ کتاب ہمارے عرف میں ''سنن نسائی'' کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے سنن نسائی کبریٰ میں سے ''المجتبیٰ'' کے انتخاب اور ترتیب کی خدمت سنن نسائی کے راوی ''ابن السنی'' نے سرانجام دی تھی۔ تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

امام نسائی کی سب سے اعلیٰ سند وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔ سنن نسائی میں ایک روایت ایسی بھی ہے جس کی سند میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 9 واسطے ہیں۔ سنن نسائی کی زیادہ تر روایات میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 8 یا 7 یا 6 یا 5 واسطے ہیں۔

(i) سنن نسائی میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ بعض اوقات نامانوس لفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

(ii) بعض اوقات وہ حدیث میں مذکور فقہی مسئلے پر کلام کرتے ہیں۔

(iii) راویوں میں سے کسی مہمل راوی کی وضاحت کرتے ہیں یا اس کی کنیت کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ راوی کا نام ہے؟ اس طرح اگر کوئی شخص اپنی کنیت سے مشہور ہے اور سند میں اس کا نام مذکور ہو تو اس کی کنیت ذکر کر کے اس کا تعارف کرا دیتے ہیں۔

ان بنیادی خصوصیات کے ہمراہ امام نسائی نے اختصار کے ساتھ علوم حدیث سے متعلق دیگر بہت سے نکات وفوائد نشاندہی بھی کی ہے۔ جیسے روایت کے کچھ الفاظ کا غریب یا زائد ہونا' راوی کا کسی لفظ کو نقل کرنے میں منفرد ہونا۔ روایت کا مرسل یا منقطع یا منکر ہونا اور اس جیسے دیگر بہت سے حقائق ہیں جو سنن نسائی کے دامن میں بکھرے ہوئے ہیں۔

ترتیب

شرف انتساب ۳
دعائے نبوی ۴
عرضِ ناشر ۵
حدیثِ دل ۷
امام نسائی ۹
سنن نسائی ۱۱

طہارت کے بارے میں روایات

طہارت کا مفہوم ۳۳
ترجمۃ الباب کی وضاحت ۳۴
وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے ۳۴
برف کے ساتھ وضو کا حکم ۳۴
چہرے کی حدود کیا ہیں؟ ۳۴
دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا ۳۴
تیسرا فرض: پاؤں دھونا ۳۴
چوتھا فرض: سر کا مسح ۳۵
ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم ۳۶
باب: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا ۳۸
مسواک کے احکام ۳۸
مسواک کرنے کا طریقہ ۴۰
باب: مسواک کرنے کا طریقہ ۴۰
باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟ ۴۱
باب: مسواک کی ترغیب دینا ۴۱
مسواک کے احکام ۴۲
باب: بکثرت مسواک کرنا ۴۲
باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے کی رخصت ۴۳
باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا ۴۳
باب: فطری اُمور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے) ۴۳
ختنہ کرنے کے احکام ۴۴
باب: ناخن تراشنا ۴۵
باب: بغل کے بال صاف کرنا ۴۵
باب: زیر ناف بال صاف کرنا ۴۶
باب: مونچھیں چھوٹی کرنا ۴۶
باب: اس بارے میں متعین مدت ۴۷
باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا ۴۷
باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا ۴۸
استنجاء کے احکام ۴۸
استنجاء کے آداب ۴۸
بیت الخلاء میں داخلے کی دعا ۴۹
باب: اسے ترک کرنے کی اجازت ۵۱
باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا ۵۱
باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت ۵۲
باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت ۵۲
باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ

کرنے کا حکم ۵۳
باب: گھروں میں اس کی اجازت ۵۳
باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت ۵۳
باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ۵۴
باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا ۵۵
باب: کسی چیز کی آڑ لے کر پیشاب کرنا ۵۵
باب: پیشاب سے بچنا ۵۶
دوسری فصل: نجس چیزوں کا بیان ۵۷
نجاست کی اقسام ۵۷
باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا ۵۹
طشت میں پیشاب کرنا ۵۹
باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت ۶۰
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۶۰
باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت ۶۱
باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے ۶۱
باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا ۶۲
ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۲
باب: مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۳
باب: طہارت حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت ۶۳
امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق: ۶۴
باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت ۶۶
باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت ۶۷
باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا ۶۷
باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ۶۷
باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۸
باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا ۶۹
باب پانی کی مقدار متعین کرنا ۷۰
باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا ۷۱
باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم ۷۲
باب: سمندر کے پانی کا حکم ۷۳
باب: برف کے ذریعے وضو کرنا ۷۳
باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا ۷۴
باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا ۷۵
باب: کتے کے جوٹھے کا حکم ۷۶
باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم ۷۷
باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا ۷۸
باب: بلی کے جوٹھے کا حکم ۷۸
باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم ۷۹
باب: حیض والی عورت کا جوٹھا ۸۰
باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا ۸۰
باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی ۸۰
باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۸۱
باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم ۸۲
باب: وضو کے مستحبات ۸۲
وضو کے مزید آداب ۸۳
وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں ۸۴
باب: برتن سے وضو کرنا ۸۵
باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا ۸۶
باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا ۸۷
باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا ۸۸
باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا ۸۸
باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھوں کو دھونا ۸۸

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا ۸۹
باب: وضو کی سنتوں کا بیان ۹۰
وضو میں تیرہ سنتیں ہیں ۹۰
دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا ۹۰
تیسری سنت: کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا ۹۰
چوتھی سنت: مسواک کرنا ۹۱
مسواک کے احکام ۹۱
داڑھی کا خلال کرنا ۹۱
انگلیوں کا خلال کرنا ۹۱
اعضاء کو تین مرتبہ دھونا ۹۲
پورے سر کا مسح کرنا ۹۲
کانوں کا مسح کرنا ۹۲
وضو کی نیت کرنا ۹۳
ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا ۹۳
باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ۹۳
باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟ ۹۵
باب: ناک میں پانی ڈالنا ۹۶
باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا ۹۶
باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم ۹۷
باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم ۹۷
باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟ ۹۷
باب: چہرے کو دھونا ۹۸
باب: چہرے کو دھونے کی تعداد ۹۹
باب: دونوں بازوؤں کو دھونا ۱۰۰
باب: وضو کا طریقہ ۱۰۰
دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد ۱۰۱
باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد ۱۰۲
باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ ۱۰۳
باب: سر کے مسح کی تعداد ۱۰۴
وضو کے مکروہات ۱۰۴
باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا ۱۰۵
باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا ۱۰۵
باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے "دونوں کان' سر کا حصہ ہیں" ۱۰۶
باب: عمامہ پر مسح کرنا ۱۰۸
باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا ۱۰۸
باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟ ۱۰۹
باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے ۱۱۱
باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟ ۱۱۱
باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا ۱۱۲
باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ۱۱۲
باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد ۱۱۳
باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد ۱۱۳
باب: جوتے پہن کر وضو کرنا ۱۱۴
باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا ۱۱۴
موزوں پر مسح کے احکام ۱۱۴
پہلی فصل: ان اُمور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں ۱۱۴
موزہ کی شرائط ۱۱۵
موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا ۱۱۵
مسح کے جواز کی اہم شرط ۱۱۷
مسح کی مدت ۱۱۷
موزہ کا سالم ہونا ۱۱۸
دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں ۱۱۸
باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا ۱۲۰
باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت ۱۲۱
باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین ۱۲۲

باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ ۱۲۲
باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا ۱۲۳
وضو کی تین اقسام ۱۲۳
باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا ۱۲۴
باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا ۱۲۵
باب: وضو کا فرض ہونا ۱۲۶
باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا ۱۲۷
باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ۱۲۷
باب: اس عمل کی فضیلت ۱۲۸
باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے' جس طرح حکم دیا گیا ہے' اس کا ثواب ۱۲۸
باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟ ۱۳۰
باب: وضو کا زیور ہونا ۱۳۱
باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے' اس کا ثواب ۱۳۲
باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں' توڑتی ہے؟ ۱۳۲
وضو کو توڑنے والی چیزیں ۱۳۳
وضو کے مزید نواقض ۱۳۴
نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام ۱۳۴
مباشرت کے احکام ۱۳۵
شک لاحق ہونے کے احکام ۱۳۵
باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا ۱۳۷
باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا ۱۳۸
باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا ۱۳۸
نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام ۱۳۹
(نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام ۱۳۹
بعض ذیلی مسائل ۱۴۱
باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا) ۱۴۳
باب: اونگھنے کا حکم
باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا ۱۴
باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم ۱۴
باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا
باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا ۱۴
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا ۱۵
ستو پینے کے بعد کلی کرنا ۱۵۱
باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ۱۵۲
باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی ۱۵۳
کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا ۱۵۳
غسل کے فرائض ۱۵۳
غسل کی سنتیں ۱۵۳
موجبات غسل کا بیان ۱۵۴
غسل کی اقسام ۱۵۶
باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا ۱۵۸
باب: مشرک شخص کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا ۱۵۸
باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں' تو غسل کا لازم ہونا ۱۵۹
باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا ۱۶۰
باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے' تو اس پر غسل لازم ہونا ۱۶۱
باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے' لیکن اسے منی نظر نہیں آتی ۱۶۲
باب: مرد اور عورت کے مادۂ تولید کے درمیان فرق ۱۶۲
باب: حیض کے بعد غسل کرنا ۱۶۳

باب: قروء کا تذکرہ ۱۶۶
باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا ۱۶۸
باب: نفاس کے بعد غسل کرنا ۱۶۸
باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق ۱۶۹
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت ۱۷۱
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت ۱۷۱
باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ ۱۷۲
باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا ۱۷۲
باب: غسل کے وقت پردہ کرنا ۱۷۲
باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ' جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۱۷۳
باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے ۱۷۵
باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا ۱۷۵
باب: جنبی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت ۱۷۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۱۷۸
باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے ۱۷۹
باب: عورت جب غسلِ جنابت کرتی ہے' اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا ۱۷۹
باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے' اس کو اس بات کا حکم دینا ۱۷۹
باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا ۱۸۰
باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟ ۱۸۱
باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا ۱۸۱
باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا ۱۸۲
باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا ۱۸۲
باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا ۱۸۳
باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ ۱۸۳
باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ ۱۸۳
باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا ۱۸۳
باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا ۱۸۳
باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا ۱۸۵
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے' اس وقت وضو کر لے ۱۸۶
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے' تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا ۱۸۶
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنا ۱۸۷
باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے ۱۸۷
باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا ۱۸۸
باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم) ۱۸۸
باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم) ۱۸۹
باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا ۱۸۹
باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت ۱۹۰
باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا ۱۹۱
باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا ۱۹۲
باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا ۱۹۳
باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت

حیض کی حالت میں ہو ۱۹۴
باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا ۱۹۴
باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا ۱۹۵
باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا ۱۹۵
باب: حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا ۱۹۶
باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا ۱۹۷
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: ''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں'' ۱۹۸
باب: جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کردیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟ ۱۹۹
باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آجائے، تو وہ کیا کرے؟ ۱۹۹
باب: نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟ ۲۰۰
باب: جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) ۲۰۰
نجاست کے احکام ۲۰۱
نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۱
نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۱
پیشاب والی زمین کو پاک کرنا ۲۰۲
چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۳
نجاست کا خشک ہوجانا ۲۰۳
باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم ۲۰۵
باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا ۲۰۵
باب: کپڑے پر سے منی کو کھرچ دینا ۲۰۶
باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم ۲۰۷
باب: بچی کے پیشاب کا حکم ۲۰۸
باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کے پیشاب کا حکم ۲۰۹
باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کے گوبر کا کپڑے پر لگ جانا ۲۱۰
باب: کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم ۲۱۱
باب: تیمم کا آغاز (کیسے ہوا) ۲۱۲
باب: حضر کی حالت میں تیمم کرنا ۲۱۳
باب: سفر کے دوران تیمم کرنا ۲۱۴
باب: تیمم کے طریقے میں اختلاف ۲۱۵
باب: تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا ۲۱۵
باب: تیمم کا ایک اور طریقہ ۲۱۶
باب: تیمم کا ایک اور طریقہ ۲۱۷
باب: ایک اور طریقہ ۲۱۸
باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا ۲۱۹
باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا ۲۱۹
باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا ۲۲۰
باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟) ۲۲۰

(مختلف قسم کے)
پانیوں کے بارے میں روایات

باب: پانی کے بارے میں احکام ۲۲۳
ان پانیوں کا بیان جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے ۲۲۳
کنوئیں کے احکام ۲۲۴
فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان، جن کے ذریعے وضو نہیں ہوسکتا ۲۲۴
نبیذ کے ذریعے وضو کرنا ۲۲۶
آبِ مستعمل کے احکام ۲۲۷
باب: بضاعہ کنوئیں کا تذکرہ ۲۲۹
باب: پانی میں مقدار متعین کرنا ۲۳۰

باب: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت ۲۳۱
باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا ۲۳۱
باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا ۲۳۱
باب: کتے کے جوٹھے کا حکم ۲۳۲
باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے، اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم ۲۳۲
باب: بلی کے جوٹھے کا حکم ۲۳۳
جوٹھے کے احکام ۲۳۴
باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم ۲۳۶
باب: عورت کے بچائے ہوئے کو استعمال کرنے کی رخصت ۲۳۶
باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی ممانعت ۲۳۷
باب: جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی اجازت ۲۳۷
باب: پانی کی اُس مقدار کا بیان جو انسان کے وضو یا غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۲۳۷
حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات) ۲۳۹
باب: حیض کا آغاز، اس کو نفاس کہا جاسکتا ہے؟ ۲۳۹
خون کی ان اقسام کا تذکرہ، جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں ۲۳۹
یہ تین قسمیں ہیں: حیض، نفاس، استحاضہ ۲۳۹
حیض کے احکام ۲۴۰
حیض کی تعریف ۲۴۰
حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۲۴۱
دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام ۲۴۱
نفاس کی تعریف ۲۴۱
نفاس کی کم از کم مدت ۲۴۲
تیسری فصل: استحاضہ کے احکام ۲۴۲
استحاضہ کی تعریف ۲۴۲
چوتھی فصل: حیض، نفاس، استحاضہ کے احکام ۲۴۲
حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام ۲۴۲
قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا ۲۴۳
قرآن کو چھونا ممنوع ہونا ۲۴۴
صحبت حرام ہونا ۲۴۵
معذور شخص کے احکام ۲۴۶
عذر کے ثبوت کے لیے شرط ۲۴۶
وقت کا ختم ہونا بھی ناقض ہے ۲۴۶
باب: استحاضہ کا تذکرہ، خون کا آنا اور ختم ہوجانا ۲۴۷
باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو ۲۴۸
باب: قرء کا تذکرہ ۲۴۹
باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی ۲۵۱
تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی ۲۵۱
باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ) ۲۵۲
باب: زرد اور مٹیالے مواد (کا حکم) ۲۵۵
باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا، کیا جاسکتا ہے؟ ۲۵۵
باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کرلے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) ۲۵۷
باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں، تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم) ۲۵۷
باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ، ایک ہی چادر میں لیٹ جانا، جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو ۲۵۷

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا ۲۵۸
باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ ۲۵۹
باب: حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا ۲۵۹
باب: حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا ۲۶۰
باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو ۲۶۱
باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا ۲۶۱
باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا ۲۶۲
باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا ۲۶۳
باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتکف ہو ۲۶۴
باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا ۲۶۴
باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا ۲۶۴
باب: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟) ۲۶۵
باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟ ۲۶۵
باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا ۲۶۶
باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا ۲۶۶

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

باب: جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت ۲۶۸
باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت ۲۶۹
باب: برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا ۲۷۰
باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ۲۷۰
باب: سونے سے پہلے غسل کرنا ۲۷۰
باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا ۲۷۱
باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا ۲۷۱
باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے ۲۷۳
باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا ۲۷۳
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۲۷۴
باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو ۲۷۴
باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا ۲۷۵
باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو ۲۷۵
باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے ۲۷۶
باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو ۲۷۶
زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا) ۲۷۶
باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا ۲۷۷
باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا ۲۷۷
باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا ۲۷۷
باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلا کرنا ۲۷۸
باب: جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسی حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ ۲۷۹
باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ ۲۸۰

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا) ۲۸۰
باب: احرام باندھنے کے وقت' نفاس والی عورت کا غسل کرنا ۲۸۱
باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا ۲۸۱
باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا ۲۸۲
باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا ۲۸۲
تیمم کے احکام ۲۸۳
وہ اُمور جو تیمم میں ضروری ہیں ۲۸۳
تیمم کی نیت ۲۸۳
مختلف امور کے لیے تیمم کرنا ۲۸۳
تیمم کا طریقہ ۲۸۴
مٹی کا پاک ہونا ۲۸۵
پانی پر قدرت نہ رکھنا ۲۸۵
کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا ۲۸۵
پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا ۲۸۶
دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں ۲۸۷
تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل ۲۸۸
تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں ۲۸۸
تیمم کرنے کا عملی طریقہ ۲۸۸
باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پا لیتا ہے' اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟ ۲۹۰
باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا ۲۹۱
باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم ۲۹۳
باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا ۲۹۴

نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت (کا واقعہ) ۲۹۶
نماز سے متعلق احکام ۲۹۶
نماز کی فرضیت ۲۹۶
باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟ ۳۰۴
باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟ ۳۰۴
باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ ۳۰۶
باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا ۳۰۸
باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۰۸
باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت ۳۰۹
باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم ۳۱۰
باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا ۳۱۰
باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب ۳۱۲
باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد ۳۱۲
باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات) ۳۱۳
باب: نماز عصر کی فضیلت ۳۱۳
باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۱۴
باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا ۳۱۵
باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد ۳۱۵
باب: سفر کے دوران عصر کی نماز ۳۱۶
باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت) ۳۱۷
باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۸
باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ ۳۱۹
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۹
باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے ۳۲۰
باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے ۳۲۱
باب: اجتہاد کے بعد خطاء واضح ہو جانے کا حکم ۳۲۲

شرح سنن نسائی جلد اوّل جزء دوم

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

(بلاعنوان) ۳۲۷
نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام ۳۲۸
نمازوں کے اوقات ۳۲۸

فجر کی نماز کا وقت ۳۲۸
ظہر کی نماز کا وقت ۳۲۸
عصر و مغرب کی نماز کا وقت ۳۲۹
عشاء و وتر کی نماز کا وقت ۳۲۹
دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان ۳۳۰
نماز فجر کا مستحب وقت ۳۳۰
ظہر و عصر کا مستحب وقت ۳۳۰
مغرب و عشاء کا مستحب وقت ۳۳۰
باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۳۱
باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۳
باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۳
باب: جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا ۳۳۴
باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟ ۳۳۴
باب: عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟) ۳۳۶
باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۷
باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت ۳۳۸
باب: عصر کی نماز کا آخری وقت ۳۳۹
باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم) ۳۴۲
باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۴۳
باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے) ۳۴۵
باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا ۳۴۶
باب: مغرب کا آخری وقت ۳۴۶
باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے ۳۴۹
باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۴۹
باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا ۳۵۱
باب: شفق (کے بارے میں روایات) ۳۵۲
باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے ۳۵۲
باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟) ۳۵۵
عشاء کی نماز کو "عتمہ" کہنے کی اجازت ہے ۳۵۷
عشاء کو "عتمہ" کہنے کا مکروہ ہونا ۳۵۸
باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۶۰
باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا ۳۶۱
باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا) ۳۶۳
باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا ۳۶۴
باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے ۳۶۵
باب: فجر کی نماز کا آخری وقت ۳۶۶
باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے ۳۶۷
باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے ۳۶۸
ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے ۳۶۸
باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۲
باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۳
باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۳
باب: عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۴
باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت ۳۷۶
باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت ۳۷۹
باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت ۳۷۹
باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا ۳۸۰
باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے ۳۸۱
باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے ۳۸۲
باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخص ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کرے ۳۸۳
باب: اس کی وضاحت ۳۸۴
باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ ۳۸۵
باب: اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا ۳۸۶
باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں ۳۸۹
باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۰
باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۱
باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۱
باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ ۳۹۳
باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت ۳۹۳
باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اُسے کیا کرنا چاہیے؟ ۳۹۵
فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا ۳۹۵
قضا کا لازم ہونا ۳۹۵
قضاء میں ترتیب کا حکم ۳۹۶
با جماعت قضاء میں جہر کا حکم ۳۹۶
وقت کی تنگی کا حکم ۳۹۷
تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا ۳۹۸
فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام ۳۹۹
دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟ ۴۰۰
باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟) ۴۰۰
باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا ۴۰۱
باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ ۴۰۲

اذان (کے بارے میں روایات)

باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا) ۴۰۶
اذان سے متعلق احکام ۴۰۹
اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال ۴۰۹
اذان سنت مؤکدہ ہے ۴۰۹
خواتین اذان نہیں دے سکتیں ۴۰۹
اذان دینے کا اہل کون ہے؟ ۴۱۰
مسافر کا اذان دینا ۴۱۱
باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا ۴۱۲
باب: اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا ۴۱۳
باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟ ۴۱۴
اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا طریقہ ۴۱۴
اذان و اقامت کے آداب ۴۱۵
خوبصورت آواز میں اذان دینا ۴۱۶
اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا ۴۱۷
اذان کا جواب دینا واجب ہے ۴۱۸
باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟ ۴۱۸
باب: سفر کے دوران اذان دینا ۴۲۱
باب: جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں تو ان کا اذان دینا ۴۲۲
باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا ۴۲۳
باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا ۴۲۴
باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ الگ دیں گے؟ ۴۲۴
باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا ۴۲۵
باب: فجر کی اذان کا وقت ۴۲۶
باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟ ۴۲۶
باب: بلند آواز میں اذان دینا ۴۲۷
فجر کی اذان میں "تثویب" (سنت ہے) ۴۲۸
باب: اذان کا اختتام ۴۲۹
باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا ۴۳۰

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو اس کا اذان دینا ۴۳۰
باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے ۴۳۱
اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا ۴۳۱
باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا اقامت کہنا ۴۳۲
باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا ۴۳۳
باب: اس طرح کی صورتِ حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے ۴۳۳
باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا ۴۳۴
باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم ۴۳۴
باب: چرواہے کا اذان دینا ۴۳۵
باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا ۴۳۶
باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا ۴۳۶
باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟ ۴۳۷
باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا ۴۳۷
باب: اذان دینے کی فضیلت ۴۳۷
باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا ۴۳۸
باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو ۴۳۹
باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا ۴۴۰
باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر وثواب ۴۴۱
باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا ۴۴۱
باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا کہا جائے؟ ۴۴۲
باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ۴۴۳
باب: اذان کے وقت دعا کرنا ۴۴۴
باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا ۴۴۵
باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت ۴۴۶
باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا) ۴۴۷
باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا ۴۴۸

مساجد (کے بارے میں روایات)

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت ۴۵۰
باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا ۴۵۱
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ ۴۵۱
باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۲
باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا ۴۵۳
باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۴
باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۵
باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے ۴۵۸
باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۹
باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے ۴۶۰
باب: گرجا کو مسجد بنا لینا ۴۶۲
باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنا لینا ۴۶۳
باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت ۴۶۵
باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت ۴۶۶
باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت ۴۶۷
باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟ ۴۶۸
باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟ ۴۶۸

باب: مسجد میں خیمہ لگانا ۴۶۹
باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا ۴۷۰
باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا ۴۷۱
باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا ۴۷۲
باب: مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت) ۴۷۳
باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت ۴۷۳
باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت ۴۷۴
باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت ۴۷۵
باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا ۴۷۵
باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ۴۷۶
باب: مسجد میں چت لیٹنا ۴۷۷
باب: مسجد میں سونے (کا حکم) ۴۷۷
باب: مسجد میں تھوک پھینکنا ۴۷۸
باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت ۴۷۸
باب: نبی اکرم ﷺ کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے ۴۷۹
باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے ۴۷۹
باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟ ۴۸۰
باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا ۴۸۰
باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا ۴۸۰
باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم ۴۸۰
باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی) ۴۸۱
مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت ۴۸۲
باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا ۴۸۳
باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب ۴۸۴
باب: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ۴۸۴
باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان) ۴۸۵
باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: منبر پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: گدھے پر نماز ادا کرنا ۴۸۸

قبلہ (کے بارے میں روایات)

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا ۴۹۰
باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے ۴۹۱
باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا ۴۹۲
باب: نمازی کے سترہ کا حکم ۴۹۲
باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم ۴۹۳
باب: اس کی مقدار کا بیان ۴۹۴
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے ۴۹۴
جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟ ۴۹۴
باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت ۴۹۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۴۹۹
باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ۴۹۹
باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت ۵۰۰
باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں ۵۰۰
باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو تو اس کا حکم ۵۰۱

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا ___ ۵۰۲
باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا ___ ۵۰۳
باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا ___ ۵۰۳
باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو ___ ۵۰۴
باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو ___ ۵۰۴
باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا ___ ۵۰۵
باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں ___ ۵۰۶
باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا ___ ۵۰۶
باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا ___ ۵۰۷
باب: موزوں میں نماز ادا کرنا ___ ۵۰۸
باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ___ ۵۰۸
باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟ ___ ۵۰۸

امامت (سے متعلق روایات)

امامت اور جماعت کا تذکرہ اہلِ علم وفضل کا امامت کرنا ___ ۵۱۱
امامت کے احکام ___ ۵۱۲
جماعت کے احکام ___ ۵۱۳
باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ___ ۵۱۴
اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کرسکتا ہے؟ ___ ۵۱۴
باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ ___ ۵۱۷
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ___ ۵۱۷
باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا) ___ ۵۲۰
باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں ___ ۵۲۰
باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا' جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران' سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو ___ ۵۲۰
باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کردے اور پھر والی بھی آجائے ___ ۵۲۱
تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟ ___ ۵۲۱
باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا ___ ۵۲۲
باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا ___ ۵۲۳
باب: نابینا شخص کا امامت کرنا ___ ۵۲۳
باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا ___ ۵۲۴
باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا ___ ۵۲۵
باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آجائے ___ ۵۲۵
باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے ___ ۵۲۵
باب: جب امام خود موجود نہ ہو' تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا ___ ۵۲۶
باب: امام کی پیروی کرنا ___ ۵۲۷
کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟ ___ ۵۲۷
باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو ___ ۵۲۸
بیمار شخص کی نماز کے احکام ___ ۵۲۹
کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم ___ ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام ___ ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا ___ ۵۳۱
آنکھ یا بھنوؤں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ___ ۵۳۱
باب: جب تین افراد موجود ہوں' تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟) ___ ۵۳۲
اس بارے میں اختلاف کا بیان ___ ۵۳۲
امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام ___ ۵۳۴
باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں' تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟ ___ ۵۳۶
باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز

پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟) ___ ۵۳۷
باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو' تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟ ___ ۵۳۷
باب: جب مقتدی بچہ ہو' تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟ ___ ۵۳۸
باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟ ___ ۵۳۸
باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا ___ ۵۴۰
باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟ ___ ۵۴۰
باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا' کہے؟ ___ ۵۴۱
باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: "سیدھے ہو جاؤ" ___ ۵۴۲
باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا ___ ۵۴۲
باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت ۵۴۳
باب: آخری صف (کے بارے میں روایت) ___ ۵۴۳
باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت) ___ ۵۴۴
باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ ___ ۵۴۴
باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا ___ ۵۴۵
ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں ___ ۵۴۵
باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟ ___ ۵۴۶
باب: امام پر لازم ہے' کہ وہ مختصر نماز ادا کرے ___ ۵۴۶
باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت ___ ۵۴۷
باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟ ___ ۵۴۸
باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا) ___ ۵۴۸
باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا ___ ۵۵۰
باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو ___ ۵۵۱
باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم ___ ۵۵۴
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ___ ۵۵۶
باجماعت نماز کا حکم ___ ۵۵۷
باب: جب تین آدمی موجود ہوں' تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے ___ ۵۵۸
باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد' ایک بچہ اور ایک خاتون ہو' تو ان کی جماعت کا حکم ___ ۵۵۸
باب: جب دو افراد ہوں' تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ___ ۵۵۹
باب: باجماعت نوافل ادا کرنا ___ ۵۶۰
باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا ___ ۵۶۱
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ___ ۵۶۲
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ___ ۵۶۳
باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا' جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے ___ ۵۶۳
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر ___ ۵۶۵
باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟ ___ ۵۶۶
باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ___ ۵۶۶
باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو' اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ___ ۵۶۷
باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اُسے باجماعت ادا کرنا ___ ۵۶۸
باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرلے' اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ___ ۵۶۸
باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا ___ ۵۶۹
مسبوق اور لاحق شخص کے احکام ___ ۵۶۹
امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل ___ ۵۷۱

سجدۂ تلاوت کا وجوب ____ ٦٦٣
آیتِ سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم ____ ٦٦٤
سجدۂ سہو کا طریقہ ____ ٦٦٥
سجدۂ شکر کے احکام ____ ٦٦٥
سجدۂ شکر کا طریقہ ____ ٦٦٥
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت ____ ٦٦٦
سجدۂ تلاوت کے احکام ____ ٦٦٦
اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں ____ ٦٦٦
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت نہ کرنا ____ ٦٦٧
باب: سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت ____ ٦٦٨
باب: سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت ____ ٦٦٩
باب: فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت ____ ٦٧٠
باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ) ____ ٦٧٠
باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا ____ ٦٧١
باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا ____ ٦٧٢
باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا
باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا ____ ٦٧٣
باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ____ ٦٧٤
باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ____ ٦٧٤
باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا ____ ٦٧٥
باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٦
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٧
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٧
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٨
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٨
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المص کی تلاوت کرنا ____ ٦٧٨
باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا ____ ٦٧٩
باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت ____ ٦٨٠
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ____ ٦٨١
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا ____ ٦٨٢
باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا ____ ٦٨٣
باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟ ____ ٦٨٣
باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا ____ ٦٨٣
باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے) ____ ٦٨٤
باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا ____ ٦٨٥
باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے ____ ٦٨٦
باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے' (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے) ____ ٦٨٦
باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا ____ ٦٨٧
باب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو' ____ ٦٨٧
باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا ____ ٦٨٨
باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا) ____ ٦٨٩
باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا ____ ٦٨٩
باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا ____ ٦٩١
باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرنا ____ ٦٩٢
باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے) ____ ٦٩٢
باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا ____ ٦٩٣
باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا ____ ٦٩٣
باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا ____ ٦٩٣

1-کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''طہارت کے بارے میں روایات'' میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہوگی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب ''جمع کرنا'' ہے۔ اسی سے لفظ کتیبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں' علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں' تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کر دیتے ہیں' جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں' کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔

محدثین اور فقہاء کی ''کتاب'' ہمارے اُردو کے عام محاورے کے اعتبار سے ''باب'' کا ہم معنی ہوتا ہے۔

پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے' عام طور پر اس کے لیے لفظ ''فصل'' استعمال کیا جاتا ہے۔

محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں' اسے ''ترجمۃ الباب'' کہا جاتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں' اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح' اور درس و تدریس کا رسمی طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر' عام قاری کو ''مطالعہ'' کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا' کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم و فنون کے بنیادی مآخذ زیادہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہلِ علم کے محاورے میں ''متون'' کہا جاتا ہے۔

حدیث کی درس و تدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا' عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کر دیتا تھا' اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس

درس کو تحریری شکل میں محفوظ کرلیتے تھے۔

جب احادیث کی تصنیفی شکل میں تدوین کے کام آغاز ہوا تو علم حدیث کے ماہرین نے اپنے علمی ذخیرے کو اپنے پاس تحریری شکل میں محفوظ رکھنا شروع کیا اور اسی اصل ماخذ سے کسی محدث کے شاگرد عام طور پر سن کر اور بعض اوقات دیکھ کر نقل کر کے اس ماخذ کو آگے نقل کر دیتے تھے۔

اگر وہ محدث اپنے پاس موجود مسودے میں نظر ثانی کے کام کو جاری رکھتے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم و اضافہ بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ کسی محدث کے پاس جو اصل مسودہ موجود ہے اس کا من و عن "الف" سے لے کر "ی" تک درس دیا جائے یہ بھی ہوتا تھا کہ درس لینے والا طالب علم پوری کتاب کے تمام دروس میں شریک نہیں ہوتا تھا وہ جن دروس میں شریک ہوا انہیں محفوظ کرلیا اور جن میں شریک نہیں ہوسکا وہ رہ گئے۔

اس کی نمایاں ترین مثال علم حدیث کا قدیم ترین ماخذ "مؤطا امام مالک" ہے اس مشہور ترین کتاب کو 16 راویوں نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ان تمام راویوں کی نقل میں جزوی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے یعنی کسی راوی نے زیادہ حصہ نقل کیا اور کسی نے مؤطا کا کم حصہ نقل کیا۔

ہمارے زمانے میں جو کتاب مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے اس کے راوی امام مالک کے آخری دور کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ مصمودی ہیں جنہوں نے مؤطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کے مرتب کردہ مجموعے کے ہمراہ امام مالک کی ذاتی فقہی آراء بھی نقل کر دی ہیں۔

اسی مؤطا کو فقیہہ عراق امام محمد بن حسن شیبانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے مؤطا کی بعض روایات کو ترجیح نہیں دی تو ان کے مقابلے میں دیگر روایات پیش کر دیں یعنی انہوں نے مؤطا کے اصل مسودے میں اضافہ کر دیا یہی وجہ ہے کہ ان کی نقل کردہ مؤطا ان کی اپنی نسبت کی وجہ سے "مؤطا امام محمد" کے نام سے مشہور ہوئی۔

لیکن امام محمد نے مؤطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کی ذاتی فقہی جزوی آراء کو یحییٰ بن یحییٰ کی طرح نقل نہیں کیا۔ تاہم وہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ یا دیگر فقہائے عراق کی رائے یا امام محمد کی اپنی رائے اس روایت کے مطابق ہے یا نہیں۔

ہم تک جو ذخیرۂ حدیث پہنچا ہے اس میں قدیم ترین ماخذ مؤطا کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی "مصنف" اور امام ابن ابی شیبہ کی "مصنف" کا نام آتا ہے۔

ان حضرات نے ہر موضوع سے متعلق احادیث نقل کرنے کے ہمراہ صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کی فقہی آراء بھی نقل کی ہیں۔ اور یہی طرز مؤطا امام مالک کا بھی ہے کیونکہ اس میں بھی احادیث کے ہمراہ آثار

صحابہ اقوال تابعین اور امام مالک کی اپنی فقہی آراء بھی مذکور ہیں۔

اس کے بعد کے مرتبے میں اہم ترین نام امام احمد بن حنبل کی "مسند" کا ہے جس میں امام احمد نے صحابہ کرام کی مسانید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

اس کے بعد کا زمانہ وہ ہے جب موضوعاتی ترتیب کے ساتھ صرف "احادیث" نقل کرنے کا دور آیا موضوعاتی ترتیب کے حوالے سے دو بنیادی اقسام تھیں۔

(i) جوامع: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں ایمانیات فقہ سیرت تاریخ فضائل و مناقب وغیرہ تمام موضوعات سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

(ii) سنن: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں صرف فقہی معاملات اور مسائل سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

جوامع میں امام بخاری کی صحیح امام مسلم کی صحیح امام ترمذی کی جامع کا نام قابل ذکر ہے۔

سنن میں امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ امام دارمی وغیرہ کی سنن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس زمانے میں روایتی درس و تدریس میں وہ پھیلاؤ نہیں تھا جو آج موجود ہے اس زمانے میں کتاب کے نسخے اس طرح دستیاب نہیں ہوتے تھے جس طرح آج دستیاب ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں عام قاری کی ذہنی سطح اتنی بلند نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہے۔ اس زمانے میں کسی بھی فن کو سیکھنے والے طالب علم کے لیے بنیاد قائم کرنے کے لیے بنیادی معلومات کا احاطہ کرنے والی کتب دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔

اسی لئے علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ان محدثین نے یہ طرز اختیار کی کہ وہ حدیث نقل کرنے سے پہلے ایک ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں جسے ترجمۃ الباب کہا جاتا ہے عام طور پر اس ترجمۃ الباب میں اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث کے کسی ایک پہلو کی طرف اشارہ موجود ہوتا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں احادیث نقل کرتے ہوئے تراجم ابواب قائم کیے ہیں اور امام نسائی کے قائم کردہ تراجم ابواب میں بہت زیادہ دقت اور خفا نہیں پایا جاتا۔ انسان سرسری نظر ڈال کر ہی ترجمۃ الباب اور حدیث میں موجود مناسبت سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے تراجم ابواب کی باقاعدہ وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں کتاب کا حجم زیادہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

طہارت کا مفہوم

طہارت کا لغوی معنی نظافت اور حسی و معنوی میل اور گندگی سے پاک ہونا ہے۔ شرعی طور پر طہارت سے مراد حقیقی نجاست یعنی پیشاب پاخانہ خون وغیرہ اور حکمی نجاست یعنی بے وضو ہونا جنبی ہونا حیض والی ہونا وغیرہ سے پاک

ہوتا ہے۔

فقہ وحدیث کی کتب میں طہارت سے متعلق روایات اور احکام کو سب سے پہلے اس لیے بیان کیا جاتا ہے کیونکر

شہادت کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور طہارت نماز کے لیے شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔

ایک حدیث کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے بھی طہارت کو نماز کی کنجی قرار دیا ہے۔

بَابُ تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ)

باب 1: اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر:

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو''۔ (المائدہ: ٦)

شرح

ترجمۃ الباب کی وضاحت

مسئلہ: یہاں ترجمۃ الباب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی جو آیت پیش کی ہے' اس آیت کے حکم کی بنیاد پر فقہاء نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں' تین اعضاء کو دھونا فرض ہے اور ایک عضو پر مسح کرنا فرض ہے۔ دھونے کا مطلب پانی بہا دینا ہے اور مسح کا مطلب گیلاہٹ پہنچا دینا ہے۔ (الہدایہ)

وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے

مسئلہ: شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ ظاہر الروایت کے حکم کے مطابق وضو میں پانی کو بہانا شرط ہے' اس لیے جب تک پانی کے قطرے بہیں گے نہیں' اس وقت تک وضو درست نہیں ہوگا' لیکن امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت منقول ہے کہ وضو میں پانی کا بہنا شرط نہیں ہے۔

برف کے ساتھ وضو کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ وضو کرتا ہے' تو اگر اس کے دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ جاتے ہیں' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وضو جائز ہو جائے گا' لیکن اگر دو یا دو سے زیادہ قطرے نہیں بہتے ہیں' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو درست نہیں ہوگا' جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو درست ہو جائے گا۔ یہ بات ''ذخیرہ'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے' یہ بات مضمرات میں تحریر ہے۔

چہرے کی حدود کیا ہیں؟

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق چہرے کی کوئی حد مذکور نہیں ہے' یہ بات بدائع الصنائع میں تحریر ہے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ چہرے سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں اور پھر دونوں جبڑوں کے نیچے اور ٹھوڑی کے نیچے تک کا حصہ' جبکہ چوڑائی کی سمت میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک (چہرہ شمار ہوگا) یہ بات عینی ''شرح الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے سامنے کے بال گر چکے ہوں تو صحیح قول یہ ہے کہ اس جگہ تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہوگا۔ یہ بات ''خلاصہ'' میں تحریر ہے اور یہی قول درست ہے' یہ بات ''زاہدی'' میں تحریر کی گئی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے بال زیادہ آگے آئے ہوئے ہوں' وہ چہرے کی حد میں آ چکے ہوں تو اس شخص کے لیے ان بالوں کو دھونا لازم ہوگا' جو اس مقام سے نیچے ہوتے ہیں' جہاں تک عام طور پر بال پائے جاتے ہیں' یہ بات ''عینی شرح الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: آنکھ کے اندر تک پانی پہنچانا نہ واجب ہے نہ ہی سنت ہے' اسی طرح پلکوں کی جڑ تک یا آنکھ کے کنارے تک پانی پہنچانے کے لیے آنکھ کے کھولنے یا بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ''ظہیریہ'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: البتہ شیخ ابن ہمام نے یہ بات بیان کی ہے کہ چہرہ دھوتے وقت آنکھ کو زیادہ زور سے بند نہیں کرنا چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: آنکھ کا وہ کنارہ جو ناک سے ملا ہوا ہوتا ہے' وہاں تک پانی پہنچانا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ہونٹ بند کرنے کے وقت جس قدر کھلے رہتے ہیں' وہ چہرے کے حکم میں شامل ہوں گے اور جو چھپ جاتے ہیں' وہ منہ کے حکم میں شامل ہوں گے اور یہی قول درست ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: داڑھی' جبڑے اور کانوں کے درمیان میں جو سفیدی ہے' وضو میں اس کو دھونا واجب ہے۔ (طحاوی) یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: مونچھوں کے بال' بھنوؤں کے بال اور داڑھی کے وہ بال جو ٹھوڑی کی جڑ تک موجود ہوتے ہیں' انہیں دھویا جائے گا لیکن جس جگہ سے بال جمع ہوئے ہوں' وہاں تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔

دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا

مسئلہ: وضو کا دوسرا فرض دونوں بازوؤں کو دھونا ہے' تینوں فقہاء کے نزدیک کہنیاں بھی اس دھونے کے حکم میں شامل ہوں گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر وضو کے کسی بھی عضو پر کوئی چیز اضافی ہو' یعنی زائد انگلی ہو یا زائد ہاتھ ہو' تو اسے بھی دھونا واجب ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کندھے پر دو ہاتھ ہوں تو جو ہاتھ مکمل ہوگا' وہی اصلی ہاتھ شمار ہوگا اور اسے دھونا لازم ہوگا' جبکہ دوسرا ہاتھ اضافی شمار ہوگا اور جو اضافی ہے' اس کا اتنا حصہ دھونا لازم ہوگا' جتنا اصلی ہاتھ کے اس مقام کے سامنے ہے' جس مقام کو دھونا فرض ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: البتہ اضافی حصے کو دھونا مستحب شمار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: ماوراء النہر کے فتاویٰ میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر وضو کے دھونے کے مخصوص مقامات میں سوئی کے کنارے بھی جگہ خشک رہ گئی یا ناخن کی جڑ میں کوئی چیز خشک رہ گئی یا اس میں کوئی مٹی بھری ہوئی تھی تو پھر وضو جائز نہیں ہوگا' لیکن اگر پر خمیر لگا ہوا ہو یا مہندی لگی ہوئی ہو' تو وضو جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ شیخ ابوالقاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے بڑے ہوتے ہیں اور ان میں میل جمار ہتا ہے' اگر کوئی شخص مٹی کا کام کرتا ہے یا کسی عورت نے ہاتھوں پر مہندی لگائی ہوئی ہے' کوئی شخص چمڑے کی دباغت کا کام کرتا ہے اور اس کے ناخن میں میل جمار ہتا ہے یا کوئی شخص رنگ کا کام کرتا ہے تو کیا وضو جائز ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ان سب کی حالت ایک جیسی ہے اور ان کا وضو جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ چیزوں سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ہاتھ میں ڈھیلی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو' تو اس کو حرکت دینا سنت ہے' لیکن اگر وہ اتنی تنگ ہو کہ اس نیچے پانی پہنچنے کا امکان نہ ہو' تو اب اس کو حرکت دینا فرض ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔ (محیط)

تیسرا فرض: پاؤں دھونا

مسئلہ: وضو کا تیسرا فرض دونوں پاؤں دھونا ہے' تینوں فقہاء کے نزدیک ٹخنے بھی پاؤں کے دھونے میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں اس طرح کٹ جاتا ہے کہ کہنی اور ٹخنہ باقی ہی نہیں رہتا تو اب انہیں دھونا ساقط ہو جائے گا' لیکن اگر کہنی یا ٹخنہ باقی رہتے ہیں' تو انہیں دھونا واجب ہوگا۔ (بحرالرائق)

چوتھا فرض: سر کا مسح

مسئلہ: وضو کا چوتھا فرض سر کا مسح کرنا ہے اور وضو میں ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق مسح میں ہاتھ کی تین انگلیاں لگانا واجب ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک یا دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے' تو ظاہر الروایۃ کے مطابق تو ایسا کرنا درست نہیں ہونا چاہیے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے اس طرح مسح کرتا ہے کہ وہ دونوں کھلے ہوں اور اس کے ساتھ ہتھ کا کچھ حصہ سر کو لگ جائے تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھا دو انگلیاں ہیں اور ان کے درمیان ان کی جو ہتھیلی ہے' وہ ایک انگلی کی مقدار ہے' اس اعتبار سے تین انگلیاں ہو جائیں گی۔ (محیط' فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور وہ تین انگلیوں کے ذریعے ان بالوں پر مسح کرتا ہے' تو اگر اس مسح کے نیچے آنے والے بال سر پر موجود ہیں' تو پھر یہ سر کے مسح کا قائم مقام ہوگا اور اگر ان بالوں پر مسح کرتا ہے جن کے نیچے گردن ہے' تو یہ مسح درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کا ہاتھ گیلا ہے اور وہ اس سے مسح کر لیتا ہے' تو یہ مسح جائز ہوگا' خواہ اس نے مسح کرنے کے لیے پانی لیا ہو یا اس نے بازو دھوئے ہوں اور ان کی گیلاہٹ ہاتھ میں باقی ہو' صحیح قول یہی ہے' لیکن اگر کوئی شخص گیلے ہاتھ کے ذریعے سر یا موزے کا مسح کر لیتا ہے اور پھر بھی اس کا ہاتھ کچھ گیلا ہے' تو اب وہ اس کے ذریعے سر یا موزے کا مسح نہیں کر سکتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر وہ گیلاہٹ کسی عضو سے حاصل کرتا ہے' تو اس کے ذریعے بھی مسح کرنا درست نہیں ہوگا' خواہ اس عضو کو دھویا گیا ہو یا اس پر مسح کیا گیا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ مسح کر لیتا ہے' تو یہ ہر صورت میں جائز ہوگا' اس بارے میں فقہاء نے یہ شرط مقرر نہیں کی ہے کہ اس میں تری ٹپکتی ہو یا نہ ٹپکتی ہو۔ (فتاویٰ برہانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص منہ کے ساتھ سر کو بھی دھو لیتا ہے' تو یہ مسح کے قائم مقام ہو جائے گا' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر سر کے کچھ حصے پر بال نہیں ہیں اور کچھ حصے پر بال ہیں' تو جہاں بال ہیں وہاں مسح کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر سر پر سامنے کی طرف مسح نہیں کیا' بلکہ پیچھے کی طرف یا دائیں بائیں مسح کر لیا تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (تاتارخانیہ)

ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم

مسئلہ: ٹوپی اور عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں' اسی طرح عورت کے لیے اپنی چادر پر مسح کرنا جائز نہیں ہے' لیکن اگر اس میں سے پانی اس طرح ٹپک جائے کہ بالوں تک پہنچ جائے تو مسح جائز ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: عورت کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح نہ کرے' بلکہ اس کے نیچے مسح کرے۔ (قاضی خان)

•••—•••—•••

1 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَايَغْمِسْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے' جب تک وہ اسے پہلے تین مرتبہ دھو نہ لے' کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

شرح

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: روایت کا ابتدائی حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے (کہ برتن میں داخل کرنے سے پہلے

1۔اخرجه مسلم فى الطهارة، باب كراهة غمس المتوضىء و عيره يده المشكوك فى نجاستها فى الاناء قبل غسلها ثلاثًا (الحديث 87) . انظر: تحفة الاشرا للمزي (15149) .

ہاتھ) دھونا واجب ہے کیونکہ دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے' لیکن اس کا آخری حصہ اس بات دلالت کرتا ہے اس صورت میں ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے (اس حکم کی) علت بیان کردی ہے۔ ''وہ جانتا اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا؟'' یعنی اس کا ہاتھ اس کے جسم کے پاک حصے پر رہا یا نجس حصے پر رہا۔ لہٰذا التعلیل میں رکاوٹ آنے کی وجہ سے جب وجوب کی نفی ہوگئی تو سنت ہونا ثابت ہوجائے گا کیونکہ اس کا مرتبہ وجوب سے کم ہے''۔[1]

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 2: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا

2 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ ﷺ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: علامہ کاسانی تحریر کرتے ہیں: ان میں سے ایک حکم مسواک کرنا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

مسئلہ: اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ منہ کو پاک کرنے کا باعث ہے' جیسا کہ اس کے بارے میں حدیث بھی منقول ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مسواک منہ کی پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

---

[1] ''عمدۃ القاری' کتاب الوضوء' باب : الاستجمار وترا''

2- اخرجه البخاری فی الوضوء، باب السواك (الحديث 245) و فی الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 889) و فی التهجد، باب طول القيام فی صلاة الليل (الحديث 1136) . اخرجه مسلم فی الطهارة، باب السواك (الحديث 46 و 47) . و اخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل (الحديث 55) . و اخرجه النسائی فی قيام الليل و تطوع النهار، باب ما يفعل اذا قام من الليل من السواك (الحديث 1620, 1621) و ذكر الاختلاف على ابی حصين عثمان بن عاصم فی هذا الحديث (الحديث 1622, 1623) بمعناه . و اخرجه ابن ماجه فی الطهارة، باب السواك (الحديث 286) . انظر : تحفة الاشراف للمزی (3336) .

مسئلہ: اسی طرح روایات میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جبریل مجھے مسواک کرنے کے بارے میں مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مجھے اس کے لازم ہونے کے بارے میں بتائیں گے''۔

مسئلہ: اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے راستوں کو مسواک کے ذریعے پاک کرو (یعنی اپنے منہ کو پاک کرو)''۔

مسئلہ: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس مرضی مسواک سے چاہے مسواک کرلے' خواہ وہ تر ہو یا خشک ہو' خواہ اس پر تری لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو' خواہ آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو یا نہ رکھا ہو' خواہ زوال سے پہلے کا وقت ہو یا اس کے بعد کا وقت ہو' کیونکہ مسواک کے بارے میں منقول احادیث مطلق ہیں۔

مسئلہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ دار شخص کے لیے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک کے حکم پر بحث کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے' کیونکہ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے دن اور رات میں باقاعدگی اختیار کی ہے' اسی طرح اس بات پر اجماع بھی ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے' یہاں تک کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ وضو کا ایک حصہ ہے' اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اس وقت بھی آپ نے مسواک کی تھی جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تر مسواک تھی جس کے ذریعے وہ مسواک کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ ان کی طرف اُٹھائی' تو میں نے وہ مسواک لی' اسے چبایا' اسے نرم کیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے وہ مسواک کرلی''۔

مسئلہ: مسواک کے بارے میں علماء کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ وضو کی سنت ہے یا یہ نماز کی سنت ہے' بعض حضرات پہلے مؤقف کے قائل ہیں اور بعض دوسرے مؤقف کے قائل ہیں۔

مسئلہ: جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دینی سنت ہے اور یہی قول زیادہ قوی ہے اور یہی بات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔

مسئلہ: ہدایہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح یہ ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو یہی حکم ہے جبکہ ابن حزم نے یہ کہا ہے کہ یہ سنت ہے' اگر ممکن ہو' تو آدمی ہر نماز کے لیے مسواک کرے' یہ چیز زیادہ فضیلت رکھتی ہے' البتہ جمعہ کے دن اسے کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: شیخ ابوحامد اسفرائینی نے اور علامہ ماوردی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں۔

مسئلہ: اسحاق بن راھویہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے کہ مسواک کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص اسے جان بوجھ کر ترک کرتا ہے' تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی' جبکہ امام نووی ؒ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت درست نہیں ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: ہمارے نزدیک مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چوڑائی کی سمت میں کیا جائے گا' لمبائی کی سمت میں نہیں کیا جائے گا' اس وقت کیا جائے گا جب وضو میں کلی کی جاتی ہے۔

مسئلہ: حافظ ابونعیم اصفہانی نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چوڑائی کی سمت میں مسواک کرتے تھے' لمبائی کی سمت میں مسواک نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ دانتوں اور زبان پر بھی مسواک کی جائے گی اور اس بارے میں کوئی مقررہ حد نہیں ہے اور آدمی اس وقت تک مسواک کرتا رہے گا جب تک اس کا دل مطمئن نہیں ہو جاتا' آدمی دائیں ہاتھ میں پکڑ کر مسواک کرے گا' اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی حاصل کیا جائے (یعنی تین مرتبہ کلی کی جائے)۔

مسئلہ: (علامہ عینی نے یہ وضاحت کی ہے:) مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں اور اس بارے میں پچاس صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں۔ (عمدۃ القاری' کتاب: وضو کا بیان' باب: مسواک کا بیان' ج ۳ ص ۱۸۵) (سابقہ حوالہ ہے: بدائع الصنائع' کتاب: طہارت کا بیان' باب مطلب مسواک کے احکام)

3 - باب كَيْفَ يَسْتَاكُ

باب: مسواک کرنے کا طریقہ

3 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ "عَاْعَاْ".

☆☆ حضرت ابوحذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے' مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ عا' عا' کی آواز نکال رہے تھے۔

3-اخرجه البخاري في الوضوء، باب السواك (الحديث 244) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 45) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب كيف يستاك (الحديث 49) . انظر: تحفة الاشراف (9123) .

4 - باب هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ

باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟

4 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِىْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِىْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِىْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَّا اَطْلَعَانِىْ عَلٰى مَا فِىْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ

فَقَالَ "اِنَّا لَا - اَوْ لَنْ - نَسْتَعِيْنَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ". فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو آدمی بھی تھے' ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا' نبی اکرم ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے' ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں سرکاری اہلکار مقرر کریں۔

میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے! ان دونوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان دونوں کے ذہن میں کیا ہے' مجھے یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ آپ سے ملازمت مانگیں گے (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں:) یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' مسواک نبی اکرم ﷺ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور وہ اوپر اُٹھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے کسی شخص کو اپنا اہلکار ہرگز مقرر نہیں کریں گے جو اہلکار بننا چاہتا ہو' (اے ابوموسیٰ!) البتہ تم چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کو یمن بھیج دیا' پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو بھی بھجوا دیا۔

5 - باب التَّرْغِيْبِ فِى السِّوَاكِ

باب: مسواک کی ترغیب دینا

5 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ

4-اخرجه البخاري في استتابة المرتدين و المعاندين و قتلهم، باب حكم المرتد و استتابتهم (الحديث 6923) مطولا . و اخرجه مسلم في الامارة، باب النهي عن طلب الامارة والحرص عليها (الحديث 15) مطولا . و اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب الحكم فيمن ارتد (الحديث 4354) مطولا . و الحديث عند : البخاري في الاجارة، باب استئجار الرجل الصالح (الحديث 2261)، و في الاحكام، باب الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الامام الذى فوقه (الحديث 7156، 7157). و ابو داؤد في الاقضية، باب في طلب القضاء و التسرع اليه (الحديث 3579) . تحفة الاشراف (9083) .

5-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16271) .

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "السِّوَاكُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضا کا باعث ہے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے' مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے' جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے' دانت مضبوط ہوتے ہیں' معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے' یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ قے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

•••——•••——•••

6 - باب الْاِكْثَارِ فِى السِّوَاكِ

باب: بکثرت مسواک کرنا

6 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِى السِّوَاكِ ."

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں تمہیں بکثرت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

6-اخرجه البخارى فى الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 888) . تحفة الاشراف (914) .

7 - باب الرُّخْصَةِ فِى السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے کی رخصت

7 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

8 - باب السِّوَاكِ فِى كُلِّ حِيْنٍ

باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا

8 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ - وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ - عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ .

☆☆ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تھے' تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

9 - باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ - الْاِخْتِتَانُ

باب: فطری اُمور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے)

9 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فطری چیزیں پانچ ہیں: ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال صاف کرنا۔

شرح

مسئلہ: یہاں امام نسائی ؒ نے فطرت کا تذکرہ کیا ہے' اس کی وضاحت کرتے ہوئے فیض القدیر کے مصنف علامہ

7-اخرجه البخارى فى الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 887) . تحفة الاشراف (13842) .

8-اخرجه مسلم فى اطهارة، باب السواك (الحديث 43 ,44) . و اخرجه ابوداؤد فى الطهارة، باب فى الرجل يستاك بسواك غيره (الحديث 51) . واخرجه ابن ماجه فى اطهارة و سننها، باب السواك (الحديث 290) تحفة الاشراف (16144) .

9-اخرجه مسلطم فى الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 50) . تحفة الاشراف (13343) .

عبدالرؤف مناوی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہاں فطرت سے مراد وہ قدیم طریقہ کار ہے جسے انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا اور تمام شرائع میں اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے گویا کہ یہ ایک طے شدہ طریقہ ہے جس پر لوگوں کی فطرت قائم ہے۔[1]

ختنہ کرنے کے احکام

مسئلہ: یہاں امام نسائی ؒ نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ کام فطرت سے تعلق رکھتے ہیں' اگلے ابواب میں امام نسائی ؒ نے اسی روایت کو اسناد کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے' لیکن ہر مرتبہ روایت نقل کرتے ہوئے ترجمۃ الباب تبدیل کر دیا ہے' یہاں اس روایت سے پہلے انہوں نے ترجمۃ الباب میں ختنہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: اس کی وضاحت کرتے ہوئے ابن نجیم تحریر کرتے ہیں: ختنہ کرنا سنت ہے' جیسا کہ اس بارے میں احادیث میں یہ بات منقول ہے اور یہ اسلام کی مخصوص نشانیوں میں سے ایک ہے اور اسلام کی خصوصیات میں سے ایک ہے' یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان شہر کے افراد اس بات پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ وہ ختنہ نہیں کریں گے تو حاکم وقت ان کے خلاف لڑائی کرے گا' کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر ہی ختنے کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ ماتن نے یہ بات تحریر کی ہے: ختنہ کرنے کا وقت سات برس کی عمر ہے' ایک قول یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ختنہ نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ ختنہ کرنے کا بنیادی مقصد طہارت کا حصول ہے اور بالغ ہونے سے پہلے طہارت لازم نہیں ہوتی ہے' اس لیے ایسی صورت میں کسی ضرورت کے بغیر وقت سے پہلے اذیت پہنچانے کی صورت پائی جائے گی۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی کم از کم عمر بارہ برس ہے' ایک قول یہ ہے کہ ۹ برس ہے' ایک قول یہ ہے کہ دس برس ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ دس برس کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تا کہ پھر عادت بن جائے اور وہ اخلاق سیکھ لے تو ایسے وقت میں اسے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر بچے میں یہ طاقت موجود ہو کہ وہ ختنے کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے' تو اس کا ختنہ کر دیا جائے گا' ورنہ نہیں کیا جائے گا اور یہ بات قیاس کے زیادہ قریب ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے یہ بات فرمائی ہے: ختنہ کرنے کے وقت کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول نہیں ہے)۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابویوسف ؒ اور امام محمد ؒ سے بھی کوئی بات منقول نہیں ہے' بعد کے مشائخ نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

مسئلہ: لڑکی کا ختنہ کرنا سنت نہیں ہے' بلکہ یہ مردوں کے لیے پسندیدہ ہوتا ہے' اس سے انہیں صحبت کے وقت زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے' ایک قول یہ ہے کہ لڑکی کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے۔[2]

---

[1] (فیض القدیر ' حرف حمزہ ج ۳ ص ۵۲۷' حدیث: ۳۴۶۲)

[2] (کتاب تکملہ بحرالرائق' باب: جب کوئی قاضی کسی واقعے کے بارے میں کسی ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ کرے)

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں کا ذکر ہوا ہے' اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ امام شافعی ؒ اور ان کے جمہور اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ ان پانچ اُمور میں سے ختنہ کرنا واجب ہے جبکہ باقی اُمور واجب نہیں ہیں' قدماء میں سے عطاء بن ابی رباح بھی اسی بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اس کے لیے ختنہ کرنا ضروری ہوگا۔ امام احمد ؒ اور بعض مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک ایک روایت کے مطابق واجب ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ سنت ہے' تاہم اس کو ترک کرنے والا شخص گناہگار ہوگا۔[1]

10 - باب تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

باب: ناخن تراشنا

10 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: مونچھیں چھوٹی کرنا' بغلوں کے بال صاف کرنا' ناخن تراشنا' زیرناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعرات کے دن ناخن تراشتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جمعرات کے دن ناخن تراش لو' بغل کے بال صاف کرلو' زیرناف بال صاف کرلو' زیرناف بال صاف کرلو اور جمعہ کے دن غسل کرو' خوشبو لگاؤ' (دھلا ہوا) لباس پہنو۔[2]

11 - باب نَتْفِ الْاِبْطِ

باب: بغل کے بال صاف کرنا

11 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ

---

[1] باب: فتح الباری' کتاب: لباس کا بیان' باب: مونچھیں چھوٹی کرنا' ج ۱۰' ص ۳۴۰

[2] (المغنی لابن قدامۃ' کتاب الطہارۃ' فصول: الفطرۃ خمس)

10-اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في تقليم الاظفار (الحديث 2756) . و اخرجه النسائي في الزينة، شكر الفطرة (الحديث 5240) . تحفة الاشراف (13286) .

11-اخرجه البخاري في اللباس، باب قص الشارب (الحديث 5889)، و باب تقليم الاظفار (الحديث 5891)، و في الاستئذان، باب الختان بعد الكبر و نتف الابط (الحديث 6297) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 49) . و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في اخذ الشارب (الحديث 4198) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 292) . تحفة الاشراف (13126) .

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' بغل کے بال صاف کرنا' ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: بغلوں کے بال صاف کرنا سنت ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کا حصہ ہے اور اسے ترک کرنا بہت برا ہے۔ آدمی مونڈ کر یہ بال صاف کرے یا نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرے (دونوں صورتیں) جائز ہیں۔ تاہم انہیں اکھاڑنا افضل ہے کیونکہ اس صورت میں حدیث کی موافقت ہو جائے گی۔[1]

12 - باب حَلْقِ الْعَانَةِ

باب: زیر ناف بال صاف کرنا

12 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ."

★★ نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فطرت میں ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا اور زیر ناف بال (صاف کرنا شامل ہیں)۔

شرح

امام نووی تحریر کرتے ہیں: یہ (زیر ناف بال صاف کرنا) سنت ہے' اور مراد یہ ہے کہ اس جگہ کو صاف کر دیا جائے۔ افضل یہی ہے کہ (ان بالوں کو) مونڈ دیا جائے' تاہم (قینچی سے) چھوٹے کرنا' اکھاڑ دینا' نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا بھی جائز ہے' ''العانہ'' سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کی شرمگاہ کے اوپر اور اس کے اطراف میں موجود ہوتے ہیں۔ عورت کی شرمگاہ کے اردگرد موجود بالوں کا بھی یہی حکم ہے۔[2]

13 - باب قَصِّ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا

---

[1] المغنی لابن قدامۃ' کتاب الطہارۃ' فصول: الفطرۃ خمس)

[2] حاشیہ نووی علی صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ' باب: خصال الفطرۃ

12-اخرجه البخاري في اللباس، باب تقليم الاظفار (الحديث 5890) . والحديث عند: البخاري في اللباس، باب قص الشارب (الحديث 5888) . تحفة الاشراف (7654) .

13 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ."

★★ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا' اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

14 - باب التَّوْقِيْتِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں متعین مدت

14 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ - هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا . وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مونچھیں چھوٹی کرنے' ناخن تراشنے' زیر ناف بال صاف کرنے' بغلوں کے بال صاف کرنے کے بارے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا تھا کہ تم چالیس دن سے زیادہ اسے ترک نہ کرو۔

راوی نے ایک مرتبہ دن کے بجائے لفظ رات استعمال کیا ہے۔

15 - باب اِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا

15 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ."

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: ''اہل لغت کے نزدیک ''احفاء'' سے مراد بالوں کو مونڈ کر بالکل صاف کر دینا ہے۔ جبکہ

13-اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في قص الشارب (الحديث 2761) . و اخرجه النسائي في الزينة، احفاء الشارب (الحديث 5062) . تحفة الاشراف (3660) .

14-اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 51) . و اخرجه ابوداؤد في الترجل، باب في اخذ الشارب (الحديث 4200) . و اخرجه الترمذى في الادب، باب ما جاء في التوقيت في تقليم الاظفار و اخذ الشارب (الحديث 2758) و (2759) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 295) . تحفة الاشراف (1070) .

15-اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث52) . و اخرجه النسائى في الزينة، احفاء الشوارب و اعفاء اللحية (الحديث 5241) . تحفة الاشراف (8177) .

''اعفاء'' سے مراد بالوں کو نہ مونڈنا ہے''۔

اس کے بعد علامہ ابن عبدالبر نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ مونچھوں کو پست کیا جائے گا یا انہیں مو جائے گا؟

انہوں نے اشہب کے حوالے سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مونچھوں کو مونڈ دینا بدعت ہے۔

ابن عبدالبر کے بیان کے مطابق امام شافعی' امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک مونچھوں کے بال چھوٹے کر کے مقابلے میں انہیں مونڈ کر بالکل ختم کر دینا افضل ہے[1]

16 - بَاب الْاِبْعَادِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا

16 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَّعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ .

(۱۶) عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گیا' جب آپ بیت الخلاء جا رہے تھے' جب آپ قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو آپ دور چلے گئے۔

شرح

استنجاء کے احکام

استنجاء کے آداب

مسئلہ: ہر ایسی چیز کے ذریعے استنجاء کرنا جائز ہے جو پتھر کے جیسی ہو' جیسے مٹی کا ڈھیلا' مٹی' لکڑی' کپڑا' چمڑا اور ان کی مانند دیگر چیزیں' اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ نکلنے والی چیز عادت کے موافق ہے یا عادت کے خلاف ہے' یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقامات سے خون یا پیپ نکل آتے ہیں' تو بھی پتھر کے ذریعے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

استنجاء کرنے کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھا جائے اور قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کی جائے' اسی طرح جس طرف سے ہوا آ رہی ہو' اس طرف بھی رخ نہ کیا جائے' اسی طرح سورج یا چاند کی طرف بھی رخ نہ کیا جائے۔

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ پتھر اور پانی دونوں کے ذریعے استنجاء کرے۔ (تبیین)

---

[1] الاستذکار' کتاب الشعر' باب اصلاح الشعر

16- اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب التباعد للبراز في الفضاء (الحديث 334) بنحوه . تحفة الاشراف (9733)(.

مسئلہ: استنجاء کرتے ہوئے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہیں پکڑنا چاہیے۔ (زاہدی)

مسئلہ: استنجاء کر لینے کے بعد ہاتھ بھی دھو لینا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔ روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے استنجاء کر لینے کے بعد دیوار پر ہاتھ کو مل کر دھو لیا تھا۔ (تبیین)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس بارے میں کھلی جگہ یا بند مکان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: اسی طرح عورت اپنے بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت اس کا رخ قبلہ کی طرف نہیں کرے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں' ان میں سے دو واجب ہیں۔

مسئلہ: پہلا واجب یہ ہے کہ جنابت' حیض یا نفاس کے بعد غسل کرتے وقت مخرج سے نجاست کو صاف کرنا تاکہ وہ باقی جسم پر نہ پھیل جائے۔

مسئلہ: دوسری صورت یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ کم ہو یا زیادہ ہو' اسے دھونا واجب ہے اور زیادہ محتاط قول یہی ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو اسے دھونا واجب ہوگا' ورنہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: استنجاء کی تیسری قسم سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہیں کرتی تو اس وقت اسے دھو لیا جائے۔

مسئلہ: استنجاء کی چوتھی قسم مستحب ہے اور وہ پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو (پانی کے ساتھ) دھونا ہے۔

مسئلہ: استنجاء کی پانچویں قسم بدعت ہے اور وہ ہوا خارج ہونے کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: جب انسان بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جن کپڑوں میں نماز ادا کرتا ہے' اس کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا پہن کر جائے' اگر یہ اس کے لیے ممکن ہو' اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانے کی بھرپور کوشش کرے' اسی طرح سر ڈھانپ کر بیت الخلاء میں جانا چاہیے' اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام یا قرآن کا کچھ حصہ نقش ہو' تو اسے پہن کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

[illegible] بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے [illegible]

''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' [illegible]

مسئلہ: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے رکھنا چاہیے [illegible] دایاں پاؤں پہلے [illegible] چاہیے۔

[illegible] (تبیین)

[illegible] سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے' اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے [illegible] دل میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے [illegible]

سے نہیں پڑھنی چاہیے' ضرورت کے بغیر ستر کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے' اسی طرح بول و براز کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے' تھوکنا نہیں چاہیے' ناک صاف نہیں کرنا چاہیے' کھنکارنا نہیں چاہیے' آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے اور بیت الخلاء میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: بیت الخلاء سے باہر آ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھ میں سے وہ چیز باہر نکال دی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی"۔

مسئلہ: بہتے ہوئے پانی' ٹھہرے ہوئے پانی' نہر' کنویں' حوض' چشمے کے کنارے پر' پھل دار درخت کے نیچے' کھیت میں یا ایسے سائے میں جہاں آرام سے بیٹھا جا سکتا ہو' مسجد کے پاس' عیدگاہ کے پاس' قبرستان میں' لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: نیچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ کی طرف پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: چوہے' سانپ' چیونٹی وغیرہ کے سوراخ اور بل میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کھڑے ہو کر لیٹ کر یا مکمل [illegible]

شرح

امام نسائی نے یہاں جس راوی کا تعارف بیان کیا ہے۔ وہ امام نسائی کے استاد علی بن حجر کا استاد ہے۔

اسماعیل نامی اس راوی کی کنیت ابواسحاق ہے۔ اس کا نام اسماعیل بن جعفر بن ابوکثیر انصاری زرقی ہے۔ اس کا اسم منسوب "نسبت ولاء" کے اعتبار سے ہے۔ اور اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

اس نے امام جعفر صادق اور امام مالک کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

صحیح بخاری' صحیح مسلم کے کئی راویوں نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان کا شمار "ثقہ" راویوں میں کیا گیا ہے۔

17 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ .

باب: اسے ترک کرنے کی اجازت

18 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے' وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے مجھے بلایا' میں آ [illegible] طرف کھڑا ہو گیا' جب آپ پیشاب کر کے فارغ ہوئے' تو آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں

18 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ .

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا

19 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جا

18-اخرجه البخاري في الوضوء، باب البول عند صاحبه و التستر بالحائط (الحديث 225) مختصراً . و اخرج على الخفين (الحديث 73، 74) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب البول قائمًا (الحديث 23) . و الحديث البول قائمًا و قاعدًا (الحديث 224)، و باب البول عند سباطة قوم (الحديث 226) و في المظالم، باب (الحديث 2471) . و النسائي في الطهارة، الرخصة في البول في الصحراء قائماً . (الحديث 27، 28)، و ابن م جاء في البول قائمًا (الحديث 305، 306) و باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 544) . و اخ الرخصة في ذلك (الحديث 13) . تحفة الاشراف (3335) .

19-اخرجه مسلم في الحيض، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء (الحديث 122) . و اخرجه ابن ماجه في الرجل اذا دخل الخلاء (الحديث 298) . تحفة الاشراف (997) .

''اے اللہ! میں خباثت اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19 - باب النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

20 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا ."

(۲۰) رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری ؓ کو مصر میں یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں ان بیت الخلاء کا کیا کروں' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے لیے یا پیشاب کرنے کے لیے جائے' تو وہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

شرح

احناف کے نزدیک پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ آدمی عمارت کے موجود ہو۔ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ قضاء حاجت کے لیے تعمیر کی جانے والی جگہ (بیت الخلاء ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے ل

20 - باب النَّهْيِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

21 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ."

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاخانہ یا کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

ل: [illegible] الطہارات الفصل الثالث: الاستنجاء

20-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3458) .

21-اخرجه [illegible] باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول، الا عند البناء: جدار او نحوه (الحديث 144) و في الصلاة، باب [illegible] اهل الشام و المشرق (الحديث 394) مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 59) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 9) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول (الحديث 8) . و اخرجه النسائي في الطهارة، الامر باستقبال المشرق او المغرب عند الحاجة (الحديث 22) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط و البول (الحديث 318) بنحوه . تحفة الاشراف (3478) .

21 - باب الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

22 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ اَوْ لِيُغَرِّبْ ."

(۲۲) حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے' تو قبلہ کی طرف رخ یا منہ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرے۔

22 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ

باب: گھروں میں اس کی اجازت

23 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دو تین اینٹوں پر بیٹھ کر' بیت المقدس کی طرف رخ کر کے' قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

23 - باب النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

24 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ - وَهُوَ الْقَنَّادُ - قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ."

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

22-تقدم في الطهارة، باب النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة (الحديث 21) .

23-اخرجه البخاري في الوضوء، باب من تبرز على لبنتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرز في البيوت (الحديث 148 ,149) و في فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليهن (الحديث 3102) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 12) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) نحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك في الكنيف، و اباحته دون الصحاري (الحديث 322) . مطولاً . تحفة الاشراف (8552) .

ہے: جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرم گاہ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

25 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ اَبِي كَثِيرٍ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب شخص بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے۔

24 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

26 - اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ۔

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو وہاں آپ نے کھ ہو کر پیشاب کیا۔

27 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ۔

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا بَهْزٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ۔ قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورٌ الْمَسْحَ ۔

24-اخرجه البخاري في الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 153) مطولاً، و باب لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال (الحديث 154)، و في الاشربة، باب النهي عن التنفس في الاناء (الحديث 5630) مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 63) مطولاً، (الحديث 64) و (الحديث 65) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء (الحديث 31) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في كراهة الاستنجاء باليمين (الحديث 15) . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 25) بنحوه، و النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47، 48) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهة مس الذكر باليمين و الاستنجاء باليمين (الحديث 310) بنحوه . و الحديث عند: مسلم في الاشربة، باب كراهة التنفس في نفس الاناء و استحباب التنفس ثلاثًا خارج الاناء (الحديث 121) . تحفة الاشراف (12105) .

25-تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) .

26-تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 18) .

27-تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 18) .

28-تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 18) .

مسئلہ: جانور کو ذبح کرنے کے بعد جو خون اس کی رگوں میں باقی رہ جاتا ہے اگر وہ بہت سخت کپڑے پر لگ جائے تو بھی کپڑا خراب نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: گوشت میں باقی رہ جانے والے خون کا بھی یہی حکم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خون جاری نہیں ہوتا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر جاری خون گوشت میں لگ جاتا ہے تو وہ ناپاک ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جگر اور تلی کا خون نجس نہیں ہوتا۔ (خزانۃ الفتاوی)

مسئلہ: مچھر، پسو، جوں کا خون پاک ہے اگرچہ زیادہ ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: مچھلی اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا خون امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: پاک پانی میں نجس مٹی ملا دی جائے یا نجس پانی میں پاک مٹی ملا دی جائے تو اس کا ملغوبہ نجس ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی کتا کسی شخص کے کسی عضو یا کپڑے کو پکڑ لیتا تو جب تک اس پر کتے کے لعاب کی تری ظاہر نہیں ہوتی' اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: چیتے' شیر اور ہاتھی کا لعاب نجس ہے اگر اس کی سونڈ سے کسی کپڑے پر لعاب گر جاتا ہے' تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کسی ایک ہی چیز پر خفیف اور غلیظ دونوں طرح کی نجاستیں لگ جاتی ہیں' تو خفیف نجاست غلیظ کے تابع ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

28 - باب الْبَوْلِ فِي الْاِنَاءِ ۔

باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا

32 - اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ ۔

☆☆ حکیمہ بنت اُمیمہ اپنی والدہ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کا ایک لکڑی کا بنا ہوا مخصوص برتن تھا جس میں آپ ﷺ پیشاب کیا کرتے تھے' آپ اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

29 - باب الْبَوْلِ فِي الطَّسْتِ ۔

طشت میں پیشاب کرنا

32-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الاناء ثم يضعه عنده (الحديث 24) . تحفة الاشراف (15782) .

33 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَزْهَرُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهٗ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى قَالَ الشَّيْخُ اَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ لوگ یہ کہتے ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے تو طشت منگوایا تھا تاکہ آپ اس میں پیشاب کردیں، اس کے بعد مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور آپ کا وصال ہوگیا، پھر آپ نے وصیت کس وقت کی تھی؟

شیخ فرماتے ہیں: ازہر نامی راوی ازہر بن سعد سمان ہے۔

30 - باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ .

باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت

34 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ ." قَالُوْا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص کسی جانور کے بل میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

لوگوں نے حدیث کے راوی قتادہ سے دریافت کیا: بل میں پیشاب کرنے کو مکروہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات کہی گئی ہے، کہ یہ جنوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

31 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

35 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .

33-اخرجه البخاري في الشروط، باب الوصايا (الحديث 2741) وفي المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم، و وفاته (الحديث 4459) . واخرجه مسلم في الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه (الحديث 19) . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 369) . واخرجه النسائي في الوصايا، هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3624) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1626) بنحوه . والحديث عند: النسائي في الوصايا، هل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3625) . تحفة الاشراف (15970) .

34-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر (الحديث 29) . تحفة الاشراف (5322) .

35-اخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث 94) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث 343) . تحفة الاشراف (2911) .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

پیشاب کرنے کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان ٹھہرے ہوئے پانی، بہنے والے تھوڑے پانی، زیادہ پانی میں پیشاب نہ کرے، جیسا کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے جو بخاری و مسلم میں منقول ہے۔ اس طرح قبروں کے احترام کے پیش نظر قبرستان میں پیشاب نہ کرے۔ راستے میں، جہاں بیٹھ کر لوگ بات چیت کرتے ہوں۔ اس جگہ بھی پیشاب نہ کیا جائے۔ اسی طرح پھل دار درخت کے نیچے بھی پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ کوئی پھل اس پیشاب پر آگرے۔

احناف کے نزدیک تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے جبکہ زیادہ پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے، جبکہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے[1]

32 - باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ .

باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت

36 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے، کیونکہ عام طور پر اس کے نتیجے میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

33 - باب السَّلَامِ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ .

باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے

37 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيْصَةُ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

---

[1] ملخص: الفقہ الاسلامی وادلتہ الباب الاول الطہارات الفصل الثالث: الاستنجاء

36-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب البول في المستحم (الحديث 27) . واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل (الحديث 21) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهية البول في المغتسل (الحديث 304) . تحفة الاشراف (9648) .

37-اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 115) . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ايرد السلام و هو يبول (الحديث 16) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في كراهة رد السلام غير متوضيء (الحديث 90)، وفي الاستئذان، باب ما جاء في كراهية التسليم على من يبول (الحديث 2720) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الرجل يسلم عليه و هو يبول (الحديث 353) . تحفة الاشراف (76906) .

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

34 - باب رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ .

باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا

38 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ اَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مہاجر بن قنفذ ؓ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا، پھر آپ نے وضو کیا جب آپ نے وضو کر لیا تو پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

35 - باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ .

ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

39 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ اَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء کرے۔

شرح

علامہ عینی فرماتے ہیں: ہڈی اور مینگنی کے ذریعے استنجاء کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ثوری، شافعی، احمد، اسحاق اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں۔ ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے اس بارے میں حدیث کے ظاہر کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، ابن قدامہ نے کتاب ''المغنی'' میں یہ بات تحریر کی ہے، لکڑی اور

38- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ايرد السلام و هو يبول (الحديث 17) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل يسلم عليه و هو يبول (الحديث 350) مطولاً . تحفة الاشراف (11580) .

39- تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9635) .

پٹیاں (کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے) اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے صفائی حاصل کی جاسکتی ہے، جیسے پتھر وغیرہ (ان کے ساتھ استنجاء کیا جاسکتا ہے) البتہ مینگنی، ہڈی اور اناج کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ وہ اناج عام خوراک میں شامل ہو یا نہ ہو، اس کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ مینگنی یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ پاک ہوں یا پاک نہ ہوں، ثوری، شافعی، اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

36 - باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

باب: مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

40 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ" وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ
مَّةِ .

وہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں، میں
ں جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے، اپنے دائیں ہاتھ سے

اکرم ﷺ لوگوں کو تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کی ہدایت کرتے تھے، آپ انہیں مینگنی یا
سے منع کرتے تھے۔

ہْيِ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

اصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت

قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
جُلٌ اِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ . قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ
اَوْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ .

روث
كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 8) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الا
و الرمة (الحديث 313) مطولاً . و الحديث عند: ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهة مس الذكر
ث 312) . تحفة الاشراف (12859) .
اب الاستطابة (الحديث 57) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء
اخرجه الترمذي في الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 16) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة،
حديث 49) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة و النهي عن الروث و الرمة
لاشراف (4505) .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کر ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں' یا ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کریں (ان سب چیزوں سے منع کیا ہے)۔

شرح

استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کرے اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے' یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(استنجاء کرنے کے لیے) جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے' جو ایسا کرے گا تو اس اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ' مسند احمد' سنن بیہقی' ابن حبان)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے' تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو' تو اسے کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ''سبیلین'' سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء پتھر کے ذریعے انہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب' پاخانہ' مذی شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور ناپاکی سے لاتعلق رہو''۔

یہاں ''امر'' کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے' اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہوگا' خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی اکرم [illegible] ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے''۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق:

اس موضوع سے متعلق امام ابوجعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں' انہیں نقل کر [illegible] ہیں:

''کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں' جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اتنے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے' خواہ وہ تین ہوں' یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں' طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو' تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔

ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاق تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے' اُس میں اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے' طاق تعداد استعمال کرنا استحباب کے طور پر ہو' ایسا نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے' وہ پاک ہی نہ ہو' اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو' جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔

تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے' اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے' وہ طاق تعداد میں کرے' جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی (تیلی) وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے' اسے (خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے) اور جو شخص زبان کے ذریعے مَل کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اُسے وہ نگل لینی چاہیے' جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' جو شخص قضائے حاجت کرنے کے لیے آئے' اُسے پردہ کر لینا چاہیے' یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اُسے ٹیلہ ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے' کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھیلتا ہے''۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے' اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو اچھا کرتا ہے' اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

(امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے' وہ طاق تعداد کے استحباب کے طور پر ہے' یہ لازم نہیں ہے' اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز

ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے' جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں:) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک مینگنی ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے مینگنی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (مینگنی) ناپاک ہوتی ہیں''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے' کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' وہاں ایسی صورتِ حال تھی' کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کے آس پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ ﷺ کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی' وہ آپ ﷺ کو پتھر لا کر دے۔

پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ' آپ ﷺ کی خدمت میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے مینگنی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے' جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔ اور آپ ﷺ' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ حکم دیتے' وہ آپ ﷺ کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں' تو آپ ﷺ کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے: آپ ﷺ نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

••• — ••• — •••

38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ .

باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

42 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ

42-اخرجه البخاري في الوضوء ، باب لا يستنجى بروث (الحديث 156) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة و النهي عن الروث والرمة (الحديث 314) . تحفة الاشراف (9170) .

وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ "هٰذِهٖ رِكْسٌ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں' مجھے دو پتھر ملے' لیکن میں نے جب تیسرا پتھر تلاش کیا' تو وہ مجھے نہیں ملا۔ تو میں نے ایک مینگنی لی اور انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ نے پتھر لے لیے اور مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ فرماتے ہیں: مینگنی جنات کی خوراک ہے۔

39 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَّاحِدٍ .

باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

43 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ."

☆☆ سلمہ بن قیس' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' کہ جب تم نے استنجاء کرنا ہو' تو طاق پتھر کے ذریعے کرو۔

40 - باب الْاِجْتِزَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا .

باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا

44 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تَجْزِيْ عَنْهُ ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے جائے' تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے' اور اُن کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے تو یہ چیز اس کے لیے کافی ہوگی۔

41 - باب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ .

باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

43-اخرجه الترمذي في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27) . واخرجه النسائي في الطهارة، الامر بالاستنثار (الحديث 89) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنثار (الحديث 406) . تحفة الاشراف (4556) .

44-اخرجه ابو داؤد في الطهارة ، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 40) . تحفة الاشراف (15757) .

45 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مَعِىْ نَحْوِىْ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَيَسْتَنْجِىْ بِالْمَاءِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے' تو میں (پانی اٹھا کر) ساتھ جاتا تھا' میرے ساتھ ایک لڑکا بھی ہوتا تھا' ہمارے پاس پانی کا برتن ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے۔

46 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّىْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ.

(٤٦) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین سے کہا: تم لوگ اپنے شوہروں کو یہ کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کریں کیونکہ مجھے ان سے شرم آتی ہے' نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

42 - باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ.

باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

47 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِىْ اِنَائِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ."

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کچھ پیے' تو وہ برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے' تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے صاف نہ کرے۔

48 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ وَاَنْ يَّمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَّسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ.

45-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنجاء بالماء (الحديث 150)، و باب من حمل معه الماء لطهوره (الحديث 151) مختصراً، و باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء (الحديث 152)، و باب ما جاء في غسل البول (الحديث 217) بنحوه، و في الصلاة، باب الصلاة الى العنزة (الحديث 500) بنحوه . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز (الحديث 69 و 70) و (الحديث 71) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الاستنجاء بالماء (الحديث 43) . تحفة الاشراف (1094) .

46-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الاستنجاء بالماء (الحديث 19) . تحفة الاشراف (17970) .

47-تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) .

48-تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) . والنهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47) .

☆☆ ابوقتادہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ آدمی کچھ پیتے ہوئے برتن میں سانس لے' یا دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھولے' یا دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے۔

49 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا لَنَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ . قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِىَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ "لَا يَسْتَنْجِىْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ."

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا کہ ہم نے یہ بات دیکھی ہے' کہ آپ کے آقا نے آپ کو استنجاء کرنے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے' آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے' یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' کہ کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

43 - باب دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ.

باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا

50 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰى دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا (وضو سے پہلے) جب آپ نے استنجاء کیا' تو آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا۔

51 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِى ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ "يَا جَرِيْرُ هَاتِ طَهُوْرًا." فَاَتَيْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

☆☆ ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے اپنی حاجت کو پورا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جریر! وضو کے لیے پانی لے کر

49-تقدم في الطهارة، النهي عن الاكتفاء في الاستطابة باقل من ثلاثة احجار (الحديث 41) .

50-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14887) .

51-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من دلك يده بالارض بعد الستنجاء (الحديث 359) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (3207) .

آؤ' میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا' پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک کو ز
پر رگڑا۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ واللہ ا

44 - باب التَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ .

باب پانی کی مقدار متعین کرنا

52 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ . فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ."

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریاف گیا' جس میں جانور اور درندے آکر پیتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے' تو وہ ناپاک نہ ہوتا۔

شرح

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں' احناف نے یہ بات بیان کی ہے: سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روای میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے: حدیث میں لفظ دو قلے یعنی پکی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوا ہے' ا گھڑے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے' تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم جا نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا''۔

اس بارے میں امام مسلم ؒ نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں' ان میں ایک حضرت جابر ؓ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابوہریرہ ؓ کے حوالے سے منقول ہیں' ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب نفسِ مضمون یہی ہے ''ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا''۔

امام نسائی ؒ نے جو روایت نقل کی ہے' جس سے یہ ثابت ہوتا ہے' اگر پانی کی مقدار دو قلے ہو' تو اس میں نجاست شامل

52-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما ينجس الماء (الحديث 63)، وباقي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 327) . تحفة الاشراف (7272) .

ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا' اگر کسی جگہ پر دو قلے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے' تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا' لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

45 - باب تَرْكِ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ .

باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا

53 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ ." فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' ایک شخص اُٹھ کر اُسے مارنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' تم اسے کچھ نہ کہو جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

امام ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اس روایت کے الفاظ کا مطلب ہے' کہ تم اس کو پیشاب کرنے کے دوران میں نہ روکو۔

54 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک آدمی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' کہ پانی کا ایک ڈول اس پر بہا دیا جائے۔

55 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتْرُكُوْهُ ." فَتَرَكُوْهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ

53-اخرجه البخاري في الادب، باب الرفق في الامر كله (الحديث 6065) . واخرجه مسلم في الطهارة، باب و جوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد، و ان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 98) . و اكرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 328) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الارض يصيبها البول كيف تغسل (528) . تحفة الاشراف (290) .

54-اخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 221) بنحوه . و اخرجه مسلم في الهطارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد و ان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 99) . و اخرجه النسائي الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 55) . تحفة الاشراف (1657) .

55-تقديم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 54) .

اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی مسجد میں آیا اس نے وہاں پیشاب کر دیا لوگوں نے اسے چیخ کر روکنے کی کوشش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اس نے پیشاب کرلیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس جگہ پر پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔

56 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کرنے دو بعد میں پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا، تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

46 - باب الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم

57 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ ."

قَالَ عَوْفٌ وَقَالَ خِلَاسٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ وہ بعد میں اسی سے وضو کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مضمون نجاست کے احکام ہیں۔ جو ہم اس سے پہلے تفصیل کے ساتھ حدیث: 31 کے تحت ذکر کر چکے ہیں۔

58 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ

56-اخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 220)، و في الادب، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و يسروا ولا تعسروا، (الحديث 6128) . واخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 329) . تحفة الاشراف (14111) .

57-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (12304) .

58-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (14579) .

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَعْقُوْبُ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا بِدِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر وہ اُسی سے غسل بھی کرے گا۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب اس روایت کو ایک دینار کے عوض میں بیان کیا کرتے تھے۔

شرح

یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن ابراہیم بن کثیر العبدی القیسی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابو یوسف'' ہے اور اسم منسوب ''دورقی'' ہے۔ ان کا انتقال 252 ہجری میں ہوا۔

یہ امام نسائی کے استاد ہیں۔

47 - باب مَآءِ الْبَحْرِ .

باب: سمندر کے پانی کا حکم

59 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی ساتھ لے کر جاتے ہیں، اگر اس کے ذریعے ہم وضو کرتے ہیں، تو خود پیاسے رہ جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرلیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

شرح

سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے، جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

59-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 83) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور (الحديث 69) . واخرجه النسائي في المياه، الوضوء بماء البحر (331) و في الصيد و الذبائح، باب ميتة البحر (الحديث 4361) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 386) و في الصيد ، باب الطافي من صيد البحر (الحديث 3246) مختصراً . تحفة الاشراف (14618) .

امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے' اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جن میں سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے۔[1]

•••———•••———•••

48 - باب الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ .

باب: برف کے ذریعے وضو کرنا

60 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَکَتَ هُنَیْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ سُکُوْتِکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تھوڑی دیر خاموش رہا کرتے تھے' ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آپ اس دوران خاموش ہوتے ہیں' تو آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

---

[1] (جامع ترمذی 100/1)

60-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 744) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 147) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح (الحديث 781) . و اخرجه النسائي في المياه، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (333) مختصراً، و في الافتتاح، باب الدعاء بين التكبير و القراءة (الحديث 894) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 805) . و الحديث عند النسائي في الافتتاح ، سكوت الامام بعد افتتاحه الصلاة (الحديث 893) . تحفة الاشراف (14896) .

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فیصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے' اور میری خطاؤں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے"۔

49 - باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الثَّلْجِ

باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا

61 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے"۔

50 - باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الْبَرَدِ .

باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا

62 - اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں' میں حضرت عوف بن مالکؓ کے پاس موجود تھا' انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر' اس کو عافیت نصیب کر' اس سے درگزر کر' اس کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے پانی' برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے اور اس کو اس کی

61-انفرد به النسائي، و سياتي في المياه، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (الحديث 332) . تحفة الاشراف (16779) .

62-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة (الهديث 85و 86) مطولاً . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت (الحديث 1025) بنحوه، مختصراً . و اخرجه النسائي في الجنائز، الدعاء (الحديث 1982و 1983) مطولاً، و هو في عمل اليوم و الليلة، نوع آخر من الدعاء (الحديث 1087) من نفس الطريق . تحفة الاشراف (10901) .

خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے' جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتے ہیں"۔

51 - باب سُؤْرِ الْكَلْبِ .

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

63 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی کے برتن میں سے کچھ پی لے' تو وہ شخص اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب' ثوری' لیث فرماتے ہیں' کتے کا جوٹھا نجس ہے۔ اور ایسے برتن کو دھویا جائے گا جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں: یہ پاک ہے' تاہم اگر کتا پانی میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو دھونا مستحب ہے' لیکن اگر وہ دودھ یا گھی میں منہ ڈال دے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کتے (کا جوٹھا برتن دھونے) کے بارے میں منقول حدیث کے بارے میں وہ فرماتے ہیں' مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

ابن قاسم نے ان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے کئی مرتبہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک کتے کو گھریلو (پالتو جانوروں) میں شمار کرتے ہیں[1]

64 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اُسے سات مرتبہ دھوئے۔

65 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

---

[1] مختصر اختلاف العلماء الجزء: 1 فی سؤر الکلب

63-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الماء الزي يغسل به شعر الانسان (الحديث 172) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم و لوغ الكلب (الحديث 90) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من و لو غ الكلب (الحديث 364) . تحفة الاشراف (13799) .

64-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (12230) .

هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

52 - باب الْاَمْرِ بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو' اس کے پانی کو بہانے کا حکم

66 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَّاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلٰى قَوْلِهِ فَلْيُرِقْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اس برتن میں موجود پانی وغیرہ کو بہا دے' پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ میں بہانے کے الفاظ کو نقل کرنے میں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے علی نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا طریقہ کیا ہوگا؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے برتن کو آٹھ مرتبہ دھویا جائے گا اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک ایسے برتن کو استعمال کے وقت سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

بعض فقہاء نے یہ روایت بیان کی ہے کہ امام شافعی نے پہلے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایسے برتن کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ کتے کے جوٹھے کا حکم دیگر نجاستوں کی مانند ہے اور اس میں عام نجاستوں کی طرح نجاست کے زائل ہونے کے غالب گمان کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے تو مزید دھونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب تک نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان نہ ہو اس وقت تک اسے بار بار دھویا جائے گا۔ اگرچہ بیس مرتبہ ہی کیوں نہ دھونا پڑے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ جوٹھا پانی نجس ہے یا پاک ہے؟

65-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (15352) .

66-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 89) . و اخرجه النسائي في المياه، باب سور الكلب (334) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من و لو غ الكلب (الحديث 363) . تحفة الاشراف (14607) .

احناف' شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ نجس ہے اور اسے دھونا فرض ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (برتن یا پانی) پاک ہے لیکن اسے دھونا مسنون عبادت ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی نے اس موضوع پر پہلے وہ روایات نقل کی ہیں جن میں ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم موجود ہے

پھر آپ تحریر کرتے ہیں:

''ان آثار کی بنیاد پر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس وقت تک پاک نہیں ہوگا جب تک اسے سات مرتبہ دھو نہ لیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔''

53 - باب تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا

67 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے' تاہم شکار کے لیے استعمال ہونے والے کتے اور بکریوں کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والے کتے کو رکھنے کی اجازت دی ہے' آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں دفعہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو۔

54 - باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ .

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

68 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ - قَالَتْ كَبْشَةُ - فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ

67-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 93) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (الحديث 74) . و اخرجه النسائي في المياه، باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه (الحديث 335 و 336) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 365) مختصراً . و الحديث عند مسلم في المساقاة باب الامر بقتل الكلاب و بيان نسخه و بيان تحريم اقتنائها الا لصيد او زرع او ماشية و نحو ذلك (الحديث 48،49) . و ابن ماجه في الصيد ، باب قتل الكلاب الا كلب صيد او زرع (الحديث 3200 و 3201) . تحفة الاشراف (9665) .

68-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب سؤر الهرة (الحديث ٧٥) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في سؤر الهرة (الحديث 92) . و اخرجه النسائي في المياه، باب سؤر الهرة (339) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء بسؤر الهرة و الرخصة في ذلك (الحديث 367) بنحوه . تحفة الاشراف (12141) .

وَالطَّوَّافَاتِ ."

☆☆ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے' پھر اس کے بعد اس خاتون نے کوئی بات ذکر کی' جس کے بعد انہوں نے یہ بیان کیا' کہ میں نے حضرت ابوقتادہ کے وضو کا پانی رکھا ہوا تھا' ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی' تو حضرت ابوقتادہ نے اس بلی کے لیے اس برتن کو اس کی طرف کر دیا' اُس بلی نے پانی پی لیا' سیدہ کبشہ بیان کرتی ہیں' کہ حضرت ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے اس کا جائزہ لے رہی ہوں' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں آنے جانے والے (پالتو جانوروں) میں شامل ہے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ' امام محمد اور ابن ابی لیلیٰ نے اسے (یعنی بلی کے جوٹھے) کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

امام مالک' امام اوزاعی' امام ابویوسف اور حسن بن صالح کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے[1]

55 - باب سُؤْرِ الْحِمَارِ .

باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم

69 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا شخص میرے پاس آیا اور بولا: اللہ اور اس کے رسول نے گدھے کے گوشت کو کھانے سے تمہیں منع کر دیا ہے' کیونکہ یہ ناپاک ہیں۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہاء احناف) فرماتے ہیں' اس (یعنی گدھے یا خچر کے جوٹھے) کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' امام شافعی اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: جائز ہے[2]

---

[1] مختصر اختلاف العلماء، الجزء: 1، فی سؤر الھر

69-اخرجه البخاري في الجهاد، باب التكبير عند الحرب (الحديث 2991) مطولاً . و في المغازي ، باب غزوة خيبر (الحديث 4198) مطولاً . و اخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية (4352) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الذبائح، باب لحوم الحمر الوحشية (الحديث 3196) . و الحديث عند البخاري في المناقب، باب 28 . (الحديث 3647) . تحفة الاشراف (1457) .

[2] مختصر اختلاف العلماء، الجزء: 1، فی سؤر الحمار والبغل

56 - باب سُؤْرِ الْحَائِضِ .

باب: حیض والی عورت کا جوٹھا

70 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ بعض اوقات میں کوئی ہڈی چوستی تھی تو بعد میں نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھ دیتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اسی طرح میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے' جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

57 - باب وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ جَمِيْعًا .

باب: مرد وخواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا

71 - أَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کرلیا کرتے تھے۔

58 - باب فَضْلِ الْجُنُبِ .

باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی

70-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 14) . و اخرجه ابوداوٗد في الطهارة، باب في مواكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 259) . واخرجه النسائي في الطهارة، باب مواكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 278) مطولاً (الحديث 279) . و اباب الانتفاع بفضل الحائض (الحديث 280 و 281) . و في المياه، باب سور الحائض (الحديث 340)، و في الحيض و الاستحاضة، باب مواكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 375) مطولاً و (الحديث 376) ، والانتفاع بفضل الحائض (الحديث 377و 378)، و في عشرة النساء من الكبرى ، مواكلة الحائض و الشرب من سورها والانتفاع بفضلها (الحديث 234) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في مواكلة الحائض و سورها (الحديث 643) . تحفة الاشراف (16145) .

71-اخرجه البخاري في الوضوء، باب وضوء الرجل مع امراته ، وفضل وضوء المراة (الحديث 193) . و اخرجه ابوداوٗد في الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة (الحديث 79) . و اخرجه النسائي في المياه، باب الرخصة في فضل المراة (الحديث 341) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المراة يتوضان من اناء واحد (الحديث 381) بنحوه . تحفة الاشراف (8350) .

72 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتی تھیں۔

59 - باب الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ لِلْوُضُوْءِ .

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ' جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

73 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ نبی اکرم ﷺ مکوک کے ذریعے وضو کرلیتے تھے اور پانچ مکاکیک کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

74 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِيْ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِيْ إِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ .

قَالَ شُعْبَةُ فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عباد بن تمیم' سیدہ ام عمارہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنا تھا تو آپ کے لیے جس برتن میں پانی لایا گیا وہ دو تہائی مُد کے برابر تھا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس روایت میں مجھے یہ الفاظ یاد ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں بازوؤں کو

72-اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المراة في انا واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41) مطولاً . واخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل منا لماء للغسل (الحديث 228) مطولاً، و في المياه، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المراة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 376) . تحفة الاشراف (16586) .

73-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل والمراة في انا واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) و اخرجه ابوداوٗد في الطهارة، باب ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 95م) تعليقاً . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 609م) تعليقاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل . (الحديث 229)، و في المياه، باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) . تحفة الاشراف (963) .

74-اخرجه ابوداوٗد في الطهارة ، باب ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 94) . تحفة الاشراف (18336) .

دھویا اور آپ نے انہیں ملا' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا' تاہم اس روایت میں مجھے یہ بات یاد نہیں ہے کہ راوی نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا بھی ذکر کیا تھا۔

60 - باب النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم

75 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ."

☆☆ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملتا ہے' جس کی اس نے نیت کی ہو' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔

شرح

باب: وضو کے مستحبات

مسئلہ: متون میں وضو کے دو مستحبات کا تذکرہ موجود ہے' ان میں پہلا دائیں طرف سے آغاز کرنا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے' اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھویا جائے۔ صحیح قول کے مطابق اسی میں فضیلت ہے جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کانوں کے علاوہ باقی ہر عضو کے دائیں کو پہلے دھونا مستحب ہے (صرف کانوں کا مسح ایک ساتھ کیا جاتا ہے)۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا اس کے ایک ہاتھ میں کوئی علت ہو جس کی وجہ سے وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو' تو پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا' پھر بائیں کان کا مسح کرے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا ہے' اس سے مراد ہاتھ کے ظاہری حصے کے ذریعے مسح کرنا ہے۔

مسئلہ: حلقوم (یعنی گردن کے اگلے حصے) کا مسح کرنا بدعت ہے۔ (بحرالرائق)

وضو کے مزید آداب

مسئلہ: یہاں وضو کی چند اور سنتیں اور چند اور آداب بھی ہیں' جن کا تذکرہ مشائخ نے کیا ہے۔

مسئلہ: ان میں ایک سنت یہ ہے کہ پاؤں کو دھوتے وقت دائیں ہاتھ سے انسان پانی کا برتن پکڑے اور پہلے دائیں پاؤں پر پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے ملے' تین مرتبہ اس طرح دھو لینے کے بعد بائیں پاؤں پر اگلے حصے پر پانی ڈالے اور اس کو بھی مل لے۔ (محیط)

مسئلہ: ان میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کے کناروں سے دھونا شروع کیا جائے۔ (فتح القدیر' محیط)

مسئلہ: سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا سنت ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے' یعنی پہلے کلی کی جائے گی پھر ناک میں پانی ڈالا جائے گا' یہ عمل ہمارے نزدیک سنت ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا سنت ہے۔ (کافی' شرح طحاوی) روزہ دار شخص کے لیے مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کلی کرنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ انسان غرغرہ کرے۔ (کافی)

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈال کر اسے اوپر کی طرف چڑھایا جائے' یہاں تک کہ پانی ناک کی اس جگہ تک پہنچ جائے جو سخت حصہ ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: آداب میں یہ بات شامل ہے کہ پانی استعمال کرتے ہوئے نہ تو اسراف کرے اور نہ ہی کمی کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب نہر کے پانی کے ساتھ یا اپنی ملکیت کے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو' اگر کوئی شخص ایسے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو جسے وضو کرنے والوں کے لیے وقف قرار دیا گیا ہو (یعنی کوئی شخص مسجد میں وضو کر رہا ہے) تو اب پانی استعمال کرنے میں زیادتی اور اسراف حرام ہوگا' اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

75-اخرجه البخاري في بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1) . مختصرًا، و في الايمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة، و لكل امرىء ما نوى (الحديث 54) و في العتق، باب الخطا و النسيان في العتاقة و الطلاق و نحوه (الحديث 2529)، و في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة (الحديث 3898)، و في النكاح، باب من هاجر او عمل خيرًا لتزويج امراة فله ما نوى (الحديث 75070)، و في الايمان و النذور، باب النية في الايمان (الحديث 6689)، و في الحيل، باب في ترك الحيل، و ان لكل امرىء، في الايمان و غيرها (الحديث 6953) . و اخرجه مسلم في الامارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم، انما الاعمال بالنية، و ان يدخل فيه الغزو و غيره من الاعمال (الحديث 155) . و اخرجه ابوداؤد في الطلاق، باب فيما عني به الطلاق و النيات (الحديث 2201) . واخرجه الترمذي في فضائل الجهاد، باب فيمن يقاتل رياء و للدنيا (الحديث 1647) . واخرجه النسائي في الطلاق، باب الكلام اذا قصد به فيما يحتمل معناه (الحديث 3437) و في الايمان و النذور، النية في اليمين (الحديث 3803) . واخرجه ابن ماجه في الزهد، باب النية (الحديث 4227) . تحفة الاشراف (10612) .

وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،

''اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لیے اپنے ذکر کے لیے اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کے لیے میری مدد کر''۔

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدمی کو یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِي رَائِحَةَ النَّارِ ،

''اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھنا نصیب کر اور جہنم کی خوشبو سونگھنے سے مجھے بچا''۔

مسئلہ: منہ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

''اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن رکھنا جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''۔

مسئلہ: دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِيْ بِيَمِيْنِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا.

''اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے آسان حساب لینا''۔

مسئلہ: بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِيْ بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ،

''اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں عطا نہ کرنا اور میری پشت کے پیچھے بھی نہ دینا''۔

مسئلہ: سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ،

''اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

مسئلہ: کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ،

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جنہوں نے قول (یعنی قرآن مجید یعنی تیرے حکم) کو غور سے سنا اور اس کے اچھے احکام کی پیروی کی''۔

مسئلہ: گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ،

''اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد کر دے''۔

مسئلہ: دائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ،

''اے اللہ! تو اس دن میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن پاؤں پھسل جائیں گے''۔

مسئلہ: بائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ

''اے اللہ! میرے گناہوں کو ایسا کر دے کہ ان کی مغفرت ہو جائے اور میری کوشش کو ایسا کر دے جو قبول کر لی جائے اور میری تجارت کو ایسا کر دے جس میں خسارہ نہ ہو''۔

مسئلہ: ایک مد سے کم پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ (تبیین)

•••——•••——•••

61 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الْاِنَاءِ ۔

باب: برتن سے وضو کرنا

76 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا' لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا' لیکن انہیں پانی نہیں ملا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور لوگوں کو یہ حکم دیا' کہ وہ وضو کرنا شروع کریں' تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی نکلنے لگا' یہاں تک کہ وہاں تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

77 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَاُتِيَ بِتَوْرٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

76-اخرجه البخاري في الوضوء، باب التماس الوضوء اذا حانت الصلاة (الحديث 169)، و في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3573) . و اخرجه مسلم في الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 5) . و اخرجه الترمذي في المناقب، (الحديث 3631) . تحفة الاشراف (201) .

77-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9436) .

الْمَآءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَيَقُوْلُ "حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ". قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو پانی نہیں ملا؛ ایک پیالہ لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا' تو میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے رواں ہوتے ہوئے دیکھے آپ نے ارشاد فرمایا: اس طہارت کے ذریعے کو استعمال کرو اور یہ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ۱۵۰۰ تھی۔

شرح

امام نسائی نے متن میں جو روایت نقل کی ہے۔ وہ علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد' امام نسائی نے تعلیق کے طور پر اعمش کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس موقع پر حاضرین کی تعداد دریافت کی تھی۔

اعمش کا نام سلیمان مہران ہے ان کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔

سالم بن ابوالجعد اشجعی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سمیت کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہوئی ہے۔

سالم کا انتقال 97 ہجری میں ہوا۔ یہ "کوفہ" کے رہنے والے تھے۔

62 - باب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ .

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

78 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مَاءٌ". فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُوْلُ "تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ". فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ . قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا (لیکن وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ (اس پانی کو لایا گیا) تو

78-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (484)، (1347) .

نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو نکلتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ وہاں موجود ہر شخص نے وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (اس وقت) آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا ۷۰ کے قریب تھی۔

شرح

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں سے نکلنے والے اس پانی کو "نور کے چشمے" قرار دیا ہے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

63 - باب صَبِّ الْخَادِمِ الْمَآءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ .

باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا

79 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَّيُوْنُسَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّاَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کیا' تو میں نے آپ پر پانی انڈیلا' آپ نے موزوں پر مسح کر لیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں عروہ بن مغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

79-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الرجل يوضيء صاحبه(الحديث 182) بنحوه، و باب المسح على الخفين (الحديث 203) بنحوه، و في المغازي، (الحديث 4421) مطولاً، و في اللباس، باب لبس جبة الصرف في الغزو (الحديث 5799) مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 75)، و (الحديث 79) مطولاً، و (الحديث 80) مختصراً، و في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامامُ و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 149و 151) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب صفة الوضوء غسل الكفين (الحديث 82) مطولاً . و باب المسح على الخفين (الحديث 124) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 545) . والحديث عند البخاري في الوضوء، باب اذا ادخل رجليه و هما طاهرتان (الحديث 206) . تحفة الاشراف (11514) .

64 - بابُ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً .

باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا

80 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ تو انہوں نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

65 - بابُ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا

81 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اس بات کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف کی۔

66 - بابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ - غَسْلُ الْكَفَّيْنِ .

باب: وضو کا طریقہ، دونوں ہاتھوں کو دھونا

82 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ حَتّٰى رَدَّهُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا اَحْفَظُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا - اَنَّ الْمُغِيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ . قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ "اَمَعَكَ مَاءٌ ." وَمَعِي سَطِيْحَةٌ لِي فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ - ثُمَّ قَالَ "حَاجَتَكَ ." قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهُ فَنَهَانِي فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کو میری پشت پر مارا (یعنی مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کیا) پھر آپ راستے سے الگ ہو گئے، میں بھی الگ ہو گیا، پھر آپ فلاں جگہ پر چلے گئے، آپ نے مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے کہا اور تشریف لے گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جاتے ہوئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، پھر واپس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ اس وقت میرے پاس ایک مشکیزہ تھا، میں اُسے لے کر آپ کے پاس آیا، میں نے اس کے ذریعے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، اپنے چہرے مبارک کو دھویا، پھر جب آپ اپنے بازو دھونے لگے تو اس وقت آپ نے ایک شامی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں (اس لیے آپ اس کے بازو اوپر نہیں کر سکے) تو نبی اکرم ﷺ نے جبے سے ہاتھ نکال کر اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا، یہاں راوی نے پیشانی اور سر پر مسح کرنے کے حوالے سے ذکر کیا ہے، تاہم اگلا راوی اس کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں موزوں پر مسح کیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قضائے حاجت کر لو، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پھر جب ہم لوگ آئے، تو اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے ان لوگوں کو فجر کی نماز میں ایک رکعت پڑھائی، میں انہیں اس بات کی اطلاع دینے کے لیے جانے لگا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع کر دیا، جتنی نماز باقی رہ گئی تھی، ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی، اسے بعد میں ادا کیا۔

67 - بابُ كَمْ تُغْسَلَانِ

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا

83 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا .

☆☆ ابن ابو اوس اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ ہاتھوں کو دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

80- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء مرة مرة (الحديث 157) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء مرة مرة (الحديث 138) . واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 42) . بنحوه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

81- اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء ثلاثاً (الحديث 414) . تحفة الاشراف (7458) .

82- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (الحديث 182) مختصراً، و في المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، و في اللباس، باب لبس جبة الصوف في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 75) مختصراً، و الحديث 79)، و في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . واخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 203)، و باب اذا ادخل رجليه و هما طاهرتان (الحديث 206) . و مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 80) . و النسائي في الطهارة، صب الخادم الماء على الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح على الخفين (الحديث 124) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 545) . تحفة الاشراف (11514) .

83- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1740) .

شرح

باب: وضو کی سنتوں کا بیان

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

مسئلہ: متون میں یہ بات مذکور ہے کہ وضو میں تیرہ چیزیں سنت ہیں، ان میں سے ایک وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ہے اور ہر وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کہ جب آدمی سونے کے بعد بیدار ہوئے وقت وضو کرتا ہے، تو اس وقت بسم اللہ پڑھے گا۔

مسئلہ: یہاں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ وضو کے آغاز میں بسم اللہ کا اعتبار کیا جائے گا، اگر کوئی شخص آغاز میں بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعض اعضاء کو دھونے کے بعد اسے بسم اللہ پڑھنی یاد آتی ہے اور وہ اس وقت اسے پڑھ لیتا ہے، تو سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ کھانے اور اس طرح کے باقی کاموں کا حکم مختلف ہے، کیونکہ ان میں بسم اللہ پڑھنے کا یہ حکم نہیں ہے، یہ بات ''تبیین'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاتا ہے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے، تو وہ اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے، تاکہ اس کا وضو بسم اللہ کے بغیر نہ ہو۔ (سراج الوہاج)

دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا

مسئلہ: وضو کی دوسری سنت یہ ہے کہ وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ مکمل دھوئے جائیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ ان ہاتھوں کو دھونا تو فرض ہے لیکن بالکل آغاز میں دھونا سنت ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط) میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (بحر الرائق)

تیسری سنت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

مسئلہ: وضو کی تیسری سنت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے، اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ کلی کرے، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کلی کرنے کی حد یہ ہے کہ پورے منہ کے اندر پانی بھر جائے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: (وضو میں) کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنا صحیح قول کے مطابق گناہ شمار ہوگا کیونکہ دونوں سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ سنت مؤکدہ کو چھوڑنا بُرائی ہے جبکہ سنن زوائد کا حکم مختلف ہے کیونکہ انہیں ترک کرنے کے نتیجے میں بُرائی لازم نہیں آتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ہاتھ میں چلو میں پانی لے کر اسی سے تین مرتبہ کلی کر لے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اس کو تین مرتبہ ناک میں ڈال دے تو یہ جائز نہیں ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد استعمال شدہ پانی چلو میں واپس آ جائے گا، جبکہ کلی کرنے میں یہ صورت نہیں پائی جاتی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چلو میں پانی لے کر تھوڑے سے پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے، پھر باقی پانی کو ناک میں ڈال لیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)

چوتھی سنت: مسواک کرنا

مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے، مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے، جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے، دانت مضبوط ہوتے ہیں، معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے، یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ قے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

داڑھی کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت داڑھی کا خلال کرنا ہے، قاضی خان نے ''الجامع الصغیر'' کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے: تین مرتبہ منہ دھو لینے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔

مسئلہ: داڑھی کا خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیچے کی جانب سے داڑھی میں انگلیاں داخل کر کے اوپر کی طرف لایا جائے گا اور خلال کیا جائے گا، یہ بات شمس الائمہ کردری نے بیان کی ہے۔ (مضمرات)

انگلیوں کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت انگلیوں میں خلال کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں اس طرح داخل کیا جائے کہ ان سے پانی ٹپک رہا ہو، اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: وضو کے دوران انگلیوں میں خلال کرنا اس وقت سنت شمار ہوگا جب پہلے پانی ان انگلیوں کے درمیان پہنچ چکا ہو لیکن اگر انگلیوں کے بند ہونے کی وجہ سے پانی وہاں تک نہ پہنچا ہو تو اب یہ خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر دیتا ہے تو یہ بھی خلال کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں جبکہ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (نہر الفائق)

اعضاء کو تین مرتبہ دھونا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ جن اعضاء کو دھونا فرض ہے انہیں تین تین مرتبہ دھویا جائے یعنی منہ دونوں بازو اور پاؤں تین مرتبہ دھوئے جائیں۔ (محیط)

مسئلہ: ان اعضاء کو ایک مرتبہ مکمل دھونا فرض ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: صحیح مذہب کے مطابق انہیں دو مرتبہ دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اسے مکمل اور اچھی طرح دھونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام عضو تک پانی پہنچ جائے اور اس پر بہہ بھی جائے اور اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دل کے اطمینان کے لیے یعنی ایسی حالت میں اسے شک واقع ہو رہا ہو تین مرتبہ سے زیادہ ان اعضاء کو دھو لیتا ہے یا دوسری مرتبہ وضو کرنے کی نیت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نہایہ سراج الوہاج)

پورے سر کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہے یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر پورے سر کے مسح کرنے کو ہمیشہ ترک کیے رکھتا ہے تو وہ گناہگار شمار ہوگا۔ (قنیہ)

کانوں کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت کانوں کا مسح کرنا ہے آدمی کانوں کے آگے سے بھی مسح کرے گا اور پیچھے سے بھی مسح کرے گا اور اسی پانی کے ذریعے مسح کرے گا جس کے ذریعے سر کا مسح کیا ہے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر آدمی کے سر کے مسح کرنے کے بعد اس کے ہاتھ میں تری باقی ہو لیکن وہ کانوں کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لے تو یہ بہتر ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کان کے پیچھے کی طرف انگوٹھے کے ذریعے اور کان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

وضو کی نیت کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت نیت کرنا بھی ہے۔

مسئلہ: وضو کی نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان یہ نیت کرے کہ میں اس وضو کے ذریعے اس عبادت کو ادا کروں گا جو طہارت کے بغیر ادا نہیں ہوتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے ذریعے عدم طہارت کو ختم کرنے کی نیت کرلے جو بے وضو ہونے کی حالت میں ہوتی ہے۔ (تبیین الحقائق)

مسئلہ: نیت اس وقت کرنی چاہیے جس وقت انسان منہ دھوتا ہے اور نیت کا محل دل ہے البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ وضو میں مختلف اعضاء کو دھوتے ہوئے (اور مسح کرتے ہوئے) ان میں ترتیب کا خیال رکھا جائے اس ترتیب کا اصول یہ ہے کہ اللہ نے جس چیز کا ذکر پہلے کیا ہے اسے پہلے کیا جائے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے آغاز میں نیت کرنے وضو کے دوران ترتیب اختیار کرنے اور پورے سر کے مسح کرنے کو مستحبات میں شمار کیا ہے جبکہ ہدایہ کے مصنف محیط برہانی کے مصنف اور دیگر فقہاء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قول درست ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ اس میں موالات کا خیال رکھا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک عضو کو دھونے کے فوراً بعد دوسرا عضو بھی دھو لیا جائے اور فوراً بعد کی حد یہ ہوگی کہ معتدل موسم میں پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر وضو میں تفریق کر دینا یعنی کچھ اعضاء کو دھونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ویسے ہی رہنا پھر اس کے بعد باقی وضو کرنا یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی عذر آ جاتا ہے یعنی پانی ختم ہو جاتا ہے اور یہ شخص پانی لینے چلا جاتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور صورتِ حال پیش آتی ہے تو پھر صحیح قول کے مطابق اس صورت میں مضائقہ نہیں ہوگا غسل اور تیمم کے درمیان تفریق کر دینے کا بھی یہی حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

68 - باب الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ .

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

84 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ

مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَىْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ."

☆☆ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا پہلے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھویا، پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے وضو کیا ہے، نیز نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اس طرح سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے، جس کے دوران وہ اپنے خیالات میں گم نہ ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی''۔

شرح

وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے لیکن اس کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

احناف کے نزدیک وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنتِ مؤکدہ ہے اور اس عمل کے دوران پانچ چیزیں سنت ہیں:

(1) ترتیب کا خیال رکھنا (2) تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (3) ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لینا (4) دائیں ہاتھ سے پانی ناک یا منہ میں ڈالنا (5) جو شخص روزہ دار نہ ہو اس کا کلی کے دوران غرغرہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران نرم بانسے تک پانی پہنچانا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا وضو اور غسل دونوں کے دوران سنت ہیں۔

خواجہ حسن بصری، لیث بن سعد، اوزاعی اور شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، غسل جنابت کے دوران واجب ہیں اور وضو میں واجب نہیں ہیں۔

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: (وضو کے دوران) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی سے ایسا کیا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ کلی کی جائے گی جس کے دوران ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقے میں بائیس (۲۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

84-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا (الحديث 159)، و باب المضمضة في الوضوء (الحديث 164) و في الصيام، باب سواك الرطب و اليابس للصائم (الحديث 1934) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3، 4) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106) . و اخرجه النسائي في الطهارة، بابي اليدين يتمضمض (الحديث 85)، وباب حد الغسل (الحديث 116) . تحفة الاشراف (9794) .

اجمعین نے قولی و فعلی طور پر نقل کیا ہے (ان میں سے دو روایات درج ذیل ہیں)

(1) حضرت عبداللہ بن زید ان سے حدیثِ فعلی منقول ہے جس میں یہ بات ذکر ہے کہ تین تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کلی کی جائے گی اور ناک میں پانی ڈالا جائے گا اس کے علاوہ اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ سر کے مسح کے دوران نبی اکرم ﷺ ایک ہی مرتبہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر واپس آگے لے آئے۔

(ابن ہمام لکھتے ہیں) اس روایت کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے نقل کیا ہے اور یہاں عبداللہ بن زید سے مراد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں اس روایت کے بارے میں شیخ ابن عیینہ کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ان سے مراد عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں جنہوں نے اذان سے متعلق حدیث روایت کی ہے اور اس روایت میں جہاں دو مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد ایک ہی مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے تک لے جانا اور پھر واپس آگے کی طرف لے آنا۔

(2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ان سے حدیثِ فعلی منقول ہے جسے صحیحین (کے مؤلفین نے نقل کیا) ہے لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران چلو کی تعداد کا ذکر نہیں ہے اور مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

69 - باب بِاَىِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ .

باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟

85 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ - شُعَيْبٍ - هُوَ ابْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِى الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِّنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ."

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر برتن میں سے اپنے دونوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اس کے ذریعے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر دونوں میں سے ایک پاؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا اور پھر دو رکعت ادا کرے گا، جس کے درمیان وہ اپنے خیالوں میں گم

85-تقدم في الطهارة، المضمضة و الاستنشاق (الحديث 84) .

نہ ہوجائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

70 - باب اِتِّخَاذِ الْاِسْتِنْشَاقِ .

باب: ناک میں پانی ڈالنا

86 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِىْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں بھی پانی ڈال کر اسے صاف کیا کرے۔

شرح

علامہ عینی لکھتے ہیں: استنشاق کا مطلب ناک میں پانی ڈالنا ہے۔ اور قول کے مطابق استنشاق سے مراد یہ ہے پانی ناک کے بانسے تک پہنچ جائے۔ جبکہ لفظ ''استنثار'' لفظ ''نثر'' سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب کسی چیز کو ظاہر کرنا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے[1]

71 - باب الْمُبَالَغَةِ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ .

باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا

87 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ "اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا ."

☆☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرو البتہ اگر تم روزے دار ہو (تو ایسا نہ کرنا)۔

---

[1] ملخص عمدۃ القاری' کتاب الوضوء' باب: غسل الوجہ بالیدین

86-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستجمار وترًا (الحديث 162) مطولاً. و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار و الاستجمار (الحديث 20) مطولاً. و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 140). تحفة الاشراف (13689 و 13820).

87-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 142 و 143 و 145) مطولاً، و في الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش و يبالغ في الاستنشاق (الحديث 2366) و في الحروف و القراءات، (الحديث 3973). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في تخليل الاصابع (الحديث 38) و في الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم (الحديث 788). و الحديث عند: النسائي في الطهارة، الامر بتخليل الاصابع (الحديث 114). و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب تخليل الاصابع (الحديث 448). تحفة الاشراف (11172).

72 - باب الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ .

باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

88 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے' وہ ناک میں بھی پانی ڈالا کرے اور جو شخص استنجاء کرے وہ طاق تعداد میں پتھر استعمال کرے۔

89 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ."

☆☆ حضرت سلمہ بن قیس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں بھی پانی ڈالو' جب تم استنجاء کرو تو (طاق تعداد میں) پتھر استعمال کرو۔

73 - باب الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ .

باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم

90 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک میں بھی پانی ڈالے' کیونکہ شیطان نے اس کے ناک میں رات بسر کی ہوتی ہے۔

74 - باب بِاَىِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ .

باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟

88-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء (الحديث 161). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار و الاستجمار (الحديث 22). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنثار (الحديث 409). تحفة الاشراف (13547).

89-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27). واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنثار (الحديث 406). و الحديث عند: النسائي في الطهارة، باب الرخصة في الاستطابة بحجر واحد (الحديث 43). تحفة الاشراف (4556).

90-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده (الحديث 3295). واخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار و الاستجمار (الحديث 23). تحفة الاشراف (14284).

91 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

75 - باب غَسْلِ الْوَجْهِ.

باب: چہرے کو دھونا

92 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَقَدْ صَلّٰى - فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا.

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں' ہم حضرت علی بن ابوطالب ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ نماز ادا کر چکے تھے' انہوں نے پانی منگوایا' ہم نے سوچا کہ یہ اس کے ذریعے کیا کریں گے؟ جبکہ یہ تو نماز ادا کر چکے ہیں' یہ ضرور ہمیں اس کی تعلیم دیں گے' ان کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لایا گیا تو انہوں نے اس برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر انہیں تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے اسی ہتھیلی سے کیا جس میں انہوں نے پانی لیا تھا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے دائیں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں جان لے' تو وہ طریقہ یہ ہے۔

91-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 و 112 و 113) . تحفة الاشراف (10203) . و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) و النسائي في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92)، و عدد غسل الوجه (الحديث 93) و غسل اليدين (الحديث 94) .

92-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 و 112 و 113) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) . و اخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الوجه (الحديث 93) غسل اليدين (الحديث 94) مختصراً . والحديث عند: النسائي في الطهارة، باي اليدين يستنثر (الحديث 91) . تحفة الاشراف (10203) .

76 - باب عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ.

باب: چہرے کو دھونے کی تعداد

93 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ - وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ - ثُمَّ قَالَ - لَا أَدْرِي أَرَدَّهُمَا أَمْ لَا - وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُورُهُ.

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ.

☆☆ عبد خیر' حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کے لیے تخت لایا گیا پھر وہ تشریف فرما ہوئے' پھر انہوں نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی انڈیلا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' انہوں نے ایک ہی مرتبہ چلّو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا۔

یہاں شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا: انہوں نے سر کی پیشانی سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کیا' پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے' کہ وہ ہاتھوں کو واپس آگے کی طرف لائے تھے کہ نہیں' پھر حضرت علی ؓ نے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا اور یہ ارشاد فرمایا: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو جان سکے' تو یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے' صحیح روایت وہ ہے' جو خالد بن علقمہ سے منقول ہے' مالک بن عرفطہ سے منقول نہیں ہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے ایک راوی کے نام کی تصحیح کی ہے۔ یہ روایت حضرت علی ؓ کے بارے میں ہے۔ جسے "عبد خیر" نامی راوی نے نقل کیا۔ نقل کرنے والے راوی کا نام اس روایت کی سند میں مالک بن عرفطہ ہے۔ اور مالک سے شعبہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: شعبہ نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے' لیکن اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس راوی کا اصل نام

93-تقدم في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92) .

خالد بن عرفطہ ہے۔

اس راوی نے "عبدخیر" کے حوالے سے وضو کے بارے میں حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

77 - باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ .

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

94 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَّيَدَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءُهُ .

☆☆ عبدخیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علیؓ کے پاس موجود تھا انہوں نے ایک کرسی منگوائی، پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے، پھر انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈبویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے، تو یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

78 - باب صِفَةِ الْوُضُوْءِ .

باب: وضو کا طریقہ

95 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ شَيْبَةُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلاَثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهِ

94-تقدم في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92) .

95-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 117) تعليقًا مختصراً . تحفة الاشراف (10075) .

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لاَ تَعْجَبْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْئِهِ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْئِهِ قَائِمًا .

☆☆ امام محمد الباقرؓ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت امام زین العابدینؓ نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت امام حسینؓ نے یہ بات بیان کی ہے: کہ ایک مرتبہ میرے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے وضو کا پانی منگوایا، میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا، تو انہوں نے وضو کرنا شروع کیا، پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، انہوں نے وضو کے پانی میں ان کو داخل کرنے سے پہلے انہیں دھویا، پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی، پھر انہوں نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا، پھر انہوں نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک اسی طرح دھویا، پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ مجھے پکڑاؤ، میں نے وہ برتن انہیں پکڑا دیا جس میں ان کا بچا ہوا وضو کا پانی موجود تھا، تو انہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پانی پی لیا اور کھڑے ہو کر پیا، مجھے اس بات پر بہت حیرانگی ہوئی، انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم اس بات پر حیران نہ ہو، تمہارے نانا جان نبی اکرم ﷺ کو میں نے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اپنے وضو کے طریقے کے بارے میں اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

79 - باب عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ .

دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد

96 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ - قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، تو دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو

96-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) تعليقًا مختصراً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48) . و اخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الرجلين (الحديث 115) . تحفة الاشراف (10321) .

کھڑے ہو کر پی لیا' پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہوئی کہ میں تم لوگوں کو یہ بات دکھاؤں کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

80 - باب حَدِّ الْغَسْلِ .

باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَا قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ ال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ . فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور یہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں' (انہوں نے کہا:) کیا آپ مجھے کر کے دکھا سکتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' پھر انہوں نے اُسے دونوں ہاتھوں پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو' دو مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا' پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کرتے ہوئے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے یعنی سر کے آگے والے حصے سے پیچھے گدی تک لے کر گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے کر آئے جہاں پر انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا' پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے۔

97-اخرجه البخاري في الوضوء، باب مسح الراس كله (الحديث 185) و باب غسل الرجلين الى الكعبين (الحديث 186)، و باب م مضمض و استنشق من غرفة واحدة (الحديث 191) مختصراً، و باب مسح الراس مرة (الحديث 192)، و باب الغسل و الوضوء في المخضب القدح و الخشب و الحجارة (الحديث 197) مختصراً، و باب الوضوء من التور (الحديث 199) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 18) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 118 و119) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المضمضة و الاستنشاق من كف واحدة (الحديث 28) مختصراً، و باب ما جاء في مسح الراس انه يبدا بمقدم الراس الى مؤخره (الحديث 32)، و باب ما جاء فيمن يتوضا بعض وضوئه مرتين (الحديث 47) مختصراً . و اخرجه النسائي في الطهارة باب صفة مسح الراس (الحديث 98)، و عدد مسح الراس (الحديث 99) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مسح الراس (الحديث 434) . و الحديث عند: ابي داؤد في الطهارة، باب الوضوء في انية الصفر (الحديث 100) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد (الحديث 405)، و باب الوضوء بالصفر (الحديث 471) . تحفة الاشراف (5308) .

81 - باب صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ .

باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ

98 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ - هُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ . فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں' یہ کہا: کیا آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' پھر انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا' پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' پھر اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہا کر دو مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے کلی کی' پھر انہوں نے ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا' پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' پہلے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے' پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے' انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا' پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے آئے جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا' پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھو لیے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) فرماتے ہیں: (سر کا) مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

امام مالک' سفیان ثوری' حسن حیی' امام اوزاعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: (سر پر) تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

ہمارے فقہاء یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی (صرف) چوتھائی سر کا مسح کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

آدمی سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کرے گا اور پیچھے تک (ہاتھ) لے جائے گا۔

حسن بن حیی فرماتے ہیں: سر کے پچھلے حصے سے آغاز کرے گا۔

امام مالک فرماتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیتا ہے' تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا

98-تقدم في الطهارة، باب حد الغسل (الحديث 97) .

جیسے وہ (وضو میں) منہ دھوتے ہوئے منہ کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

امام اوزاعی اور لیث بن سعد فرماتے ہیں: (صرف) سر کے اگلے حصے پر مسح کیا جائے گا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔

تاہم انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی ہے[1]

82 - باب عَدَدِ مَسْحِ الرَّاْسِ .

باب: سر کے مسح کی تعداد

99 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ - الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ - قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہی صحابی ہیں جن کو اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو دو دو مرتبہ دھویا' دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا۔

شرح

وضو کے مکروہات

(۱) سختی سے منہ پر پانی مارنا۔

(۲) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا' لیکن یہ شرط ہے کہ یہ کسی عذر کے بغیر ہو۔

مسئلہ: ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرنا۔

مسئلہ: وضو کر لینے کے بعد تولیے یا رومال کے ذریعے سے اعضاء کو خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اپنے لیے کوئی ایسا برتن مخصوص کر لینا کہ دوسرا اس کے ساتھ وضو نہ کر سکے' یہ مکروہ ہے' اسی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ (الوجیز للکردری)

•••——•••——•••

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' الجزء 1' (مسألة) في عدد مسح الرأس وصفته

99-تقدم في الطهارة، باب حد الغسل (الحديث 97) .

83 - باب مَسْحِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا .

باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

100 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِاَمَانَتِهٖ وَتَسْتَاْجِرُهٗ فَاَرَتْنِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا وَّغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّالْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَّوَضَعَتْ يَدَهَا فِىْ مُقَدَّمِ رَاْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَاْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ ثُمَّ اَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِاُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ

قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ اٰتِيْهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِىْ مِنِّىْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَىَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِىْ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِىْ لِىْ بِالْبَرَكَةِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ . قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اَعْتَقَنِىَ اللّٰهُ . قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ . وَاَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِىْ فَلَمْ اَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ .

☆☆ ابوعبداللہ سالم بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ ان کی ایمانداری سے بہت خوش تھیں' اس لیے انہیں مزدوری کے لیے کام مہیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کر کے دکھایا' کہ نبی اکرم ﷺ وضو کس طرح سے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا' بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا ہاتھ سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور اسے سر کے پیچھے آخری حصے تک لے گئیں' انہوں نے ایک مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں پر پھیرا۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں ان کی خدمت میں ایک مکاتب غلام کے طور پر رہتا تھا' اس لیے وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں اور میرے ساتھ گفتگو کر لیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اُم المومنین! آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں' انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی نصیب کر دی ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے' پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کر لیا' اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

84 - باب مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ .

باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا

101 - اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالَقَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ

100-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (16093) .

وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً . قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے' کہ آپ نے و
کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' یہ آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کیا' پھر آپ نے اپنا
چہرۂ مبارک کو دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا اپنے کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔
ایک راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے
مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں' ان کے ظاہری اور باطنی حصے پر مسح کیا جائے گا۔

اشہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہوے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

ابن القاسم نے بھی اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ اضافہ کیا ہے:
''جس پانی سے سر کا مسح کیا گیا تھا' اس کے علاوہ دوسرا پانی لے کر ان پر مسح کیا جائے گا' امام شافعی فرماتے ہیں: (کانوں پر
مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا جائے گا اور یہ دونوں اپنی مخصوص حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ یہ چہرے میں شامل ہیں۔ نہ سر کا
حصہ ہیں۔ امام حسن بن حی فرماتے ہیں: کانوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور ان کے ظاہری حصے کا سر
کے ساتھ مسح کیا جائے گا[1]

85 - باب مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ .

باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے ''دونوں کان' سر کا حصہ ہیں''

102 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ

101-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء مرتين (الحديث 137) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مسح الاذنين ظاهرهما و باطنهما (الحديث 36) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ماجاء في مسح الاذنين (الحديث 439) بنحوه مختصراً . و الحديث عند: البخاري في الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة (الحديث 140) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد (الحديث 403) . تحفة الاشراف (5978) .

[1] مختصر اختلاف العلماء، الجزء: 1' (مسالة) فی الاذنین

102-تقدم في الطهارة، مسح الاذنين (الحديث 101) .

وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی' آپ نے ناک میں پانی ڈالا' پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے دائیں بازو کو دھویا' پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں بازو کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اور بیرونی حصے میں انگوٹھے کے ذریعے مسح کیا' پھر آپ نے چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا' پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

103 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ ." قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .

☆☆ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤمن وضو کرتا ہوا کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کی ناک میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' اس کے سر میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' وہاں نماز ادا کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے مزید ثواب کے حصول کا باعث بنتا ہے۔

103-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ثواب الطهور (الحديث 282) . تحفة الاشراف (9677) .

86 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ .

باب: عمامہ پر مسح کرنا

104 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ ؓ‘ حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دونوں موزوں پر اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

105 - وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِىُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ‘ حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

106 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ‘ حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

87 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ .

باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا

107 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ

104-اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 84) . واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 101) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 561) . تحفة الاشراف (2047) .

105-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2032) .

106-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2043) .

107-اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 82 و 83) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 150) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) تعليقاً مختصراً . و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) . تحفة الاشراف (11494) .

فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ ؓ بیان کرتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

108 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ وَّحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ "اَمَعَكَ مَاءٌ ." فَاَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں‘ ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ لوگوں سے پیچھے ہو گئے‘ آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہو گیا‘ پھر آپ نے قضائے حاجت کی‘ واپس آ کر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو میں آپ کے پاس وضو کا برتن لے کر آیا‘ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے‘ اپنے چہرے کو دھویا‘ پھر آپ اپنے بازو دھونے لگے تو آپ انہیں باہر نہیں نکال سکے‘ کیونکہ اس (جبہ) کی آستینیں تنگ تھیں‘ آپ نے کندھے کے پاس سے انہیں باہر نکالا اور پھر دونوں بازوؤں کو دھویا‘ پھر آپ نے پیشانی کا اور عمامہ کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔

88 - باب كَيْفَ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟

109 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِىُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ - كُنَّا مَعَهُ فِىْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَآءَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَىْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلَاةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ

108-اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 81) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و النسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين في السفر (الحديث 125) . تحفة الاشراف (11495) .

109-انفرد به النسائي . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في ماجاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من امته (الحديث 1236) . تحفة الاشراف (11521) .

مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں' دو کام ایسے ہیں جن کے بارے میں میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا' جبکہ میں نے خود نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' اسی دوران آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (بعد میں) آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر اور عمامہ کی دونوں جانب مسح کیا اور آپ نے اپنے موزوں پر بھی مسح کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں' حاکم وقت اپنی رعایا کے پیچھے بھی نماز ادا کر سکتا ہے۔ (حضرت مغیرہ ؓ بیان کرتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا' نبی اکرم ﷺ لوگوں تک نہیں پہنچ سکے' ان لوگوں نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کو آگے کر دیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کی اقتداء میں باقی رہ جانے والی نماز ادا کی' جب حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے سلام پھیر لیا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی آپ نے وہ ادا کی۔

شرح

امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف' امام محمد) امام مالک' حسن بن حیی' امام شافعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح نہیں کیا جائے گا' نہ ہی چادر پر مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح کیا جا سکتا ہے[1]

حنابلہ عمامہ پر مسح کے جواز کے قائل ہیں' کیونکہ مختلف روایات میں عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں منقول ہے۔

حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت انس' حضرت ابوامامہ ؓ اس بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر ؓ کا یہ قول منقول ہے۔

''جس شخص کو عمامہ پر مسح کر کے طہارت حاصل نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ اسے پاک نہ کرے'' (حنابلہ کے نزدیک) عمامے کے اکثر حصے پر مسح کرنا واجب ہے' کیونکہ موزوں کی طرح یہ بھی بدل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمامہ کے درمیان میں (سر کے اوپر کی جگہ پر) مسح کرنے کی بجائے اس کے اطراف کے بیچ پر مسح کیا جائے گا' کیونکہ وہ موزے کے زیریں حصے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے[2]

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' الجزء: 1' (مسالۃ) فی المسح علی العمامۃ

[2] ملخص الفقہ الاسلامی وادلتہ' الباب الاول' الطہارات' الفصل الرابع' الوضوء وما یتعلق

---

89 - باب إِيجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے

110 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوالقاسم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

111 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ فَرَاٰى اَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ "وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوءَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایڑیوں کے کچھ حصے خشک ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے' تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو''۔

90 - باب بِاَيِّ الرِّجْلَيْنِ يُبْدَاُ بِالْغَسْلِ

باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟

112 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ قَالَ

110-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الاعقاب (الحديث 165) . مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة ، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 29) . تحفة الاشراف (14381) .

111-اخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 26) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في اسباغ الوضوء (الحديث 97) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة ، باب غسل العراقيب (الحديث 450) . والحديث عند : النسائي في الطهارة، الامر باسباغ الوضوء (142) . تحفة الاشراف (8936) .

112-اخرجه البخاري في الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل (الحديث 168)، و في الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد وغيره (الحديث 446)، في الاطعمة، باب التيمن في الاكل وغيره، (الحديث 5380) و في اللباس ، باب يبدأ بالنعل اليمنى (الحديث 5854)، باب الترجل و التيمن فيه (الحديث 5926) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب التيمن في الطهور وغيره (الحديث 66 و 67) . و اخرجه ابوداؤد في اللباس ، باب في الانتعال (الحديث 4140) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يستحب من التيمن في الطهور (الحديث 608) . . واخرجه الترمذي ايضاً في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 80) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب التيمن في الطهور (419)، و في الزينة، التيامن في الترجل (الحديث 5255)، واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب التيمن في الوضوء (الحديث 401) . تحفة الاشراف (17657) .

سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ . قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فَذَكَرَ شَاْنَهٗ كُلَّهٗ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جہاں تک ہو سکتا تھا' وضو کرنے میں' جوتا پہننے میں' کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے آغاز کیا کرتے تھے۔

یہاں پر روایت کے الفاظ نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

91 - باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ .

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا

113 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ - يَعْنِیْ عُمَارَةَ - قَالَ حَدَّثَنِی الْقَيْسِیُّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِيْنِهٖ كِلْتَيْهِمَا .

☆☆ حضرت قیسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا' پھر انہیں ایک مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنا چہرہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دونوں پاؤں کو دھویا۔

92 - باب الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ .

باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم

114 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَكَانَ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ ".

113-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (15648) .

114-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 142 و 143 و 144) مطولاً، و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في تخليل الاصابع (الحديث 38) مختصراً، و في الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم (الحديث 788) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها (الحديث 448) . و الحديث عند: ابي داؤد في الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش و يبالغ في الاستنشاق (الحديث 2366) و في الحروف القراءات، باب 1 . (الحديث 3973) . و النسائي في الطهارة، المبالغة في الاستنشاق (87) . تحفة الاشراف (11172) .

☆☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر لیا کرو۔

93 - باب عَدَدِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد

115 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ حَيَّةَ الْوَادِعِیِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوحیہ وادعی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

94 - باب حَدِّ الْغَسْلِ .

باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد

116 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ".

115-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) مختصراً . و الحديث عند: الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48) . و النسائي في الطهارة، عدد غسل اليدين (الحديث 96) . تحفة الاشراف (10321) .

116-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 159)، و باب المضمضة في الوضوء (الحديث 164)، و في الصيام، باب سواك الرطب و اليابس للصائم (الحديث 1934) . واخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3 و 4) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106) . واخرجه النسائي في الطهارة، المضمضة و الاستنشاق (84) . مختصراً، و باي اليدين يتمضمض (85) . تحفة الاشراف (9794) .

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی ؓ نے وضو کا پانی منگوایا' پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں بازو کو کہنی تک اسی طرح دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' جیسے میں نے ابھی وضو کیا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی ؓ نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعات ادا کرے' جس کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

95 - باب الْوُضُوْءِ فِي النَّعْلِ .

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا

117 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَمَالِكٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّاُ فِيْهَا . قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا .

☆☆ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے سبتی جوتے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں' تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ان کو پہن کر ہی وضو کر لیا کرتے تھے۔

96 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا

118 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ

تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ . وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَّكَانَ اِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

[illegible]

☆☆ ہمام نامی راوی حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کر لیا تو ان سے کہا گیا: کیا آپ بھی مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ساتھی حضرت جریر ؓ کے اس قول کو پسند کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جریر ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال فرمانے سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔

شرح

موزوں پر مسح کے احکام

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا ایک رخصت ہے' اگر کوئی شخص اس کو جائز تسلیم کرتے ہوئے عزیمت کو اختیار کرتا ہے (یعنی موزوں پر مسح نہیں کرتا بلکہ پاؤں دھو لیتا ہے) تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (تبیین)

پہلی فصل: ان اُمور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں

موزہ کی شرائط

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ موزہ ایسا ہونا چاہیے جسے پہن کر سفر کیا جا سکتا ہو اور آدمی مسلسل چل سکے' اس کے ذریعے ٹخنے ڈھک جانے چاہئیں' ٹخنے سے اوپر کا حصہ ڈھانپنا شرط نہیں ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسا موزہ پہنتا ہے جس میں پنڈلی نہیں ہے لیکن اس کا ٹخنہ چھپ گیا ہے' تو اس پر مسح کرنا جائز ہوگا' چمڑے سے بنی ہوئی جراب پر مسح کرنا جائز ہے' اس سے مراد وہ جراب ہے جس کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہوتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: جبکہ منعل اس جراب کو کہتے ہیں جس کے صرف نیچے کے حصے کی طرف' تلوے کے طور پر چمڑا لگا ہوتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص لوہے یا لکڑی یا شیشے کے موزے بنا لیتا ہے' تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ موزے کے اوپر والے حصے پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس سے مراد تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصے پر مسح کرنا ہے۔ (قاضی خان)

117-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين، و لا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولاً، و في اللباس، باب النعال السبتية و غيرها (الحديث 5851) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 25 و 26) . و اخرجه ابو داوٗد في المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74) . و الحديث عند : النسائي في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2759)، و ترك استلام الركنين الآخرين (2950) و في الزينة، تصفير اللحية (5258) و ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626) . تحفة الاشراف (7316) .

118-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387) بنحوه . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93) بنحوه . و اخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الخفين (773) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (543) بنحوه . تحفة الاشراف (3235) .

مسئلہ: موزے کے نیچے کی جانب، یا ایڑی پر، یا پنڈلی پر، یا اس کے اطراف میں، یا ٹخنے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرتا ہے اور دوسرے پاؤں پر پانچ انگلیوں کے برابر مسح کر لیتا ہے، تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: موزے پر ایسی جگہ پر مسح کرنے کا اعتبار نہیں ہوگا جو پاؤں سے خالی ہوتی ہے، اگر اس جگہ اپنا پاؤں لے جا کر وہاں مسح کر لیتا ہے، تو یہ جائز ہے، اگر بعد میں اس کا پاؤں اس جگہ سے الگ ہو جاتا ہے، تو دوبارہ مسح کرے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر ایک شخص کا ایک پاؤں زخمی ہے اور وہ نہ اسے دھو سکتا ہے اور نہ مسح کر سکتا ہے، تو دوسرے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کا پاؤں ٹخنے کے اوپر سے کٹا ہو، تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں ایک بنیادی حکم یہ بھی ہے کہ تین انگلیوں کے ذریعے مسح کیا جائے۔ (کافی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نئے سرے سے پانی لیے بغیر صرف ایک انگلی کے ذریعے مسح کر لیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک انگلی کے ذریعے تین مرتبہ پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرتا ہے، تو یہ جائز ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے مسح کرتا ہے، تو اگر یہ دونوں انگلیاں کھلی ہوئی ہیں، تو یہ جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح مسح کرتا ہے کہ تین انگلیاں رکھ دیتا ہے، لیکن انہیں کھینچتا نہیں ہے، تو یہ جائز ہے، لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر انگلی کے سرے کے ذریعے موزے پر مسح کرتے وقت پانی ٹپک جاتا ہے، تو یہ جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے، ان انگلیوں کو کشادہ کرے اور انہیں پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ مسنون طریقہ کا بیان ہے، لیکن اگر کوئی شخص پنڈلیوں کی طرف سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف لے جاتا ہے یا دونوں موزوں پر چوڑائی کی سمت میں مسح کر لیتا ہے، تو مسح ہو جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مسح میں خطوط یعنی لکیروں کا ظاہر ہونا شرط نہیں، ظاہر الروایۃ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: تاہم مستحب یہ ہے کہ وہ لکیریں نظر آنی چاہئیں۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: ایک سے زیادہ مرتبہ مسح کرنا سنت نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے طریقے کی تعلیم دے رہا ہے، طہارت حاصل کرنے کی نیت نہیں کرتا تو بھی مسح درست ہوگا۔ (خلاصہ)

مسح کے جواز کی اہم شرط

مسئلہ: مسح میں جو چیزیں ضروری ہیں، ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ موزہ پہننے کے بعد جو حدث طاری ہوتا ہے، وہ ایسی مکمل طہارت پر طاری ہونا چاہیے، جو پہننے سے پہلے یا اس کے بعد کامل تھی، محیط میں اسی طرح تحریر ہے۔

مسئلہ: اسی بنیاد پر اگر کوئی شخص دونوں پاؤں پہلے دھو لیتا ہے اور پھر موزے پہن لیتا ہے یا ایک پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر دوسرا پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر طہارت کو حدث لاحق ہونے سے پہلے مکمل کر لیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پاؤں دھو کر موزے پہن لیتا ہے لیکن وضو مکمل کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: جو شخص کسی حدث کے لیے تیمم کر لیتا ہے، اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ: جس شخص کو موزے پہننے کے بعد یا موزے پہننے سے پہلے ہی جنابت لاحق ہو گئی ہے، اب اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کے جواز کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی پہلے جنابت کے لیے تیمم کرے، پھر حدث کے لیے وضو کرے، پھر دونوں پاؤں دھو کر موزہ پہن لے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے وضو کا کوئی ایک عضو کسی جگہ سے سوکھا رہ گیا، وہاں تک پانی نہیں پہنچا، پھر آدمی نے پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور پھر اس حصے تک پانی پہنچانے سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو اب موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسح کی مدت

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم سے متعلق ایک اہم چیز موزہ پہننے کی مدت ہے، یہ مدت مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے، جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ وہ سفر کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہے یا گناہ کے بارے میں ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس مدت میں اس وقت سے ابتداء معتبر ہوگی جب موزہ پہن لینے کے بعد حدث لاحق ہوتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہن لیتا ہے اور حدث اسے عصر کے وقت لاحق ہوتا ہے، پھر وہ وضو کر کے موزے پر مسح کر لیتا ہے، تو اگلے دن کے اسی وقت تک یعنی عصر کے وقت تک موزے پر مسح کی مدت باقی رہے گی، جس وقت پہلے دن اسے حدث لاحق ہوا تھا، اگر وہ شخص مسافر ہو، تو چوتھے دن اسی وقت مسح کی مدت باقی رہے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مقیم شخص نے اقامت کی مدت کے دوران سفر اختیار کیا تھا تو وہ سفر کی مدت کو پورا کرے گا۔ (خلاصہ)

موزہ کا سالم ہونا

مسئلہ: موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ایک ضروری چیز یہ ہے کہ موزہ بہت زیادہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اور اس کی مقدار یہ ہے کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے' اس سے کم ہونا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا' وہ سوراخ موزے کے نیچے کی طرف ہے' اوپر کی طرف ہے یا ایڑی کی طرف ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: لیکن اگر وہ شگاف موزے کی پنڈلی کی طرف ہے' تو پھر یہ مسح میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: تین انگلیوں کی اس مقدار کا حکم ایک موزے کے لیے ہے' یہاں تک کہ ایک موزہ میں ایک انگلی کے برابر اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کے برابر سوراخ ہو' تو ان پر مسح کرنا جائز ہوگا۔

دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں

مسئلہ: وضو کے نواقض موزے پر مسح کے بھی نواقض شمار ہوں گے' ان میں ایک اضافی چیز یہ ہے کہ اگر آدمی موزہ اتار لیتا ہے' تو بھی مسح کا حکم ختم ہو جائے گا' دوسری اضافی چیز مخصوص مدت کا گزر جانا ہے' جس کے نتیجے میں مسح ختم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن وقت گزرنے کا حکم اس وقت ہوگا جب آدمی کو وضو کے لیے پانی دستیاب ہو جائے' جب پانی دستیاب نہیں ہوتا تو محض مخصوص مدت گزر جانے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا' بلکہ اس مسح کے ذریعے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (محیط' قاضی خان' زاہدی' جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص موزہ اُتارتے وقت باوضو ہو' تو اب اس پر صرف پاؤں دھونا واجب ہوگا' اسی طرح اگر موزے پر مسح کے جواز کی مخصوص مدت ختم ہو گئی ہے' تو اب اس شخص پر موزے اتار کر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ موزے اتارنے کی وجہ سے اس کے پاؤں سردی کی وجہ سے خراب ہو جائیں گے تو اب اس پر مسح کرنا جائز ہوگا' خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے اور اس کی مثال اسی طرح ہوگی جس طرح ٹوٹی ہڈی پر باندھی ہوئی لکڑی پر مسح کیا جاتا ہے۔ (تبیین' بحر الرائق)

مسئلہ: دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی دوسرے شخص سے اپنے موزے پر مسح کروالیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم میں عورت کے احکام بھی مرد کی مانند ہیں کیونکہ موزوں پر مسح کے جواز کا جو سبب ہے' وہ دونوں میں برابری کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ (محیط)

•••—•••—•••

119 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

120 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى .

☆☆ حضرت اُسامہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال ؓ بازار میں تشریف لائے' پھر نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب نبی اکرم ﷺ بازار سے تشریف لے گئے' تو میں نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا' کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت بلال ؓ نے بتایا تھا کہ پہلے نبی اکرم ﷺ نے جا کر قضائے حاجت کی' پھر آپ نے جا کر وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا' پھر نماز ادا کی۔

121 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا تھا۔

122 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهٖ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' موزوں پر مسح کے بارے میں آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

123 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ

119-اخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 204 و205) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 562) بنحوه تحفة الاشراف (10701) .

120-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (2030) .

121-اخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 202) مطولاً . تحفة الاشراف (3899) .

122-تقديم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 121) .

شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو میں نے پانی کا برتن لیا اور آپ کے سامنے آیا' میں نے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو دھویا' پھر آپ اپنے دونوں بازوؤں کو دھونے لگے تو اس جبے کی آستینیں تنگ تھیں' آپ نے جبے کے نیچے کی طرف سے بازوؤں کو باہر نکالا اور بازوؤں کو دھویا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

124 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت مغیرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' تو حضرت مغیرہ ؓ پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے' حضرت مغیرہ ؓ نے آپ پر پانی انڈیلا اور قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا تھا۔

97 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا

125 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ "تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ ." فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .

☆☆ حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ ؓ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں

123-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الجبة الشامية (الحديث 363) بنحوه، و باب الصلاة في الخفاف (الحديث 388) مختصراً، و في الجهاد، باب الجبة في السفر و الحرب (الحديث 2918)، و في اللباس، باب من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر (الحديث 5798) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 77 و 78) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه (الحديث 389) . تحفة الاشراف (11528) .

124-تقديم في الطهارة صب الخادم الماء على الرجل للوضوء (الحديث 79) .

125-تقديم في الطهارة، باب المسح على العمامة مع الناصية (الحديث 108) .

شریک تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو اور لوگو! تم لوگ چلتے رہو' حضرت مغیرہ ؓ کہتے ہیں' کہ میں پیچھے رہ گیا' میرے پاس پانی کا برتن موجود تھا' لوگ آگے چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو میں نے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا' اس وقت آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی جبہ پہنا ہوا تھا' آپ اس میں سے اپنے ہاتھ نکالنے لگے تو اس کی آستینیں تنگ تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے جبے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالے' اور پھر اپنے چہرے اور اپنے بازوؤں کو دھویا' آپ نے اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

98 - باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ .

باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت

126 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ .

☆☆ حضرت صفوان بن عسال ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی ہے' کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں۔

127 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .

☆☆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت صفوان بن عسال ؓ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں' تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا کریں اور تین دن تک پاخانہ یا پیشاب کرنے یا وضو ٹوٹنے پر موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔ (کیونکہ جنابت کی صورت میں موزے اتارنا لازم ہوگا)۔

126-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 96) مطولاً، و في الدعوات، باب في فضل التوبة و الاستغفار و ما ذكر من رحمة الله لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 127)، و باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 158)، و الوضوء من الغائط (الحديث 159) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) و الحديث عند: الترمذي في الزهد، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387) و النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى: (يوم ياتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسًا ايمانها لم تكن آمنت من قبل) (الحديث 198) . و ابن ماجه في الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) . تحفة الاشراف (4952) .

127-تقديم في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 126) .

99 - باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ .

باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین

128 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ .

☆☆ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں‘ کہ نبی اکرم ﷺ نے مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک‘ جبکہ مقیم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک کی اجازت دی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے اجازت دی ہے۔

129 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي . فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا .

☆☆ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں‘ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے موزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی ؓ کے پاس جاؤ‘ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں‘ میں حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک‘ جبکہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے۔

100 - باب صِفَةِ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ .

باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ

130 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ .

☆☆ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں‘ میں نے حضرت علی ؓ کو دیکھا‘ انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی‘ پھر اس کے بعد لوگوں کے معاملات نمٹانے کے لیے تشریف فرما ہوئے اور پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس وضو کا برتن لایا گیا‘ انہوں نے اس میں سے پانی پیا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے‘ دونوں بازوؤں‘ اپنے سر اور دونوں پاؤں پر مسح کر لیا‘ پھر انہوں نے باقی بچا ہوا پانی لیا اور اسے کھڑے ہو کر پی لیا‘ پھر یہ بات بیان کی: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں‘ لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے‘ یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے‘ جو پہلے سے باوضو ہو۔

101 - باب الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا

131 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ . قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ .

☆☆ حضرت انس ؓ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے‘ کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن لایا گیا تو آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

راوی کہتے ہیں‘ کہ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی کہتے ہیں: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ جب تک ہمارا وضو نہیں ٹوٹ جاتا تھا‘ اس وقت تک ایک ہی وضو کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم بھی ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کر لیا کرتے ہیں۔

شرح

وضو کی تین اقسام

(1) فرض: اس سے مراد بے وضو شخص کا نماز ادا کرنے کے وقت وضو کرنا ہے۔

128-اخرجه مسلم في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين (الحديث 85) مطولاً . واخرجه النسائي في الطهارة، التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (الحديث 129) . و اخرجه ابن ما في الطهارة و سننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم و المسافر (الحديث 552) مطولاً . تحفة الاشراف (10126) .

129-تقدم في الطهارة، التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (الحديث 128) .

130-اخرجه البخاري في الاشربة ، باب الشرب قائمًا (الحديث 5616) مختصرًا و اكرجه الترمذي في الشمائل ، باب ما جاء في صفة شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 200) . و الحديث عند : البخاري في الاشربة ، باب الشرب قائمًا (الحديث 5615) . و ابي داؤد في الاشربة ، باب في الشرب قائمًا (الحديث 3718) . تحفة الاشراف (10293) .

131-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 214) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 171) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلاة (الحديث 60) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء لكل صلاة . والصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 509) مختصراً . تحفة الاشراف (1110) .

(۲) واجب: اس سے مراد خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے شخص کا وضو کرنا ہے' اگر کوئی شخص وضو کے بغیر طواف کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا' تاہم وہ واجب کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

(۳) مستحب: اس کی بہت سی اقسام ہیں' ان میں سے ایک سوتے وقت وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک ہر وقت وضو برقرار رکھنا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی بے وضو ہو' اسی وقت وضو کر لے تاکہ وہ ہر وقت باوضو حالت میں رہے۔

مسئلہ: ان میں سے ایک غیبت کرنے یا شعر سنانے کے بعد وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک قہقہہ لگا کر ہنسنے کے بعد وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک میت کو غسل دینے کے بعد وضو کرنا۔ (قاضی خان)

•••——•••——•••

132 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ "اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کر کے تشریف لائے' آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا' لوگوں نے عرض کی: پہلے ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لے آئیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت کے لیے دیا گیا ہے' جب میں نماز پڑھنی شروع کروں۔

133 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ . قَالَ "عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ ."

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے' البتہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے ایسا عمل کیا ہے' جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

102 - باب النَّضْحِ .

باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا

134 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا - وَوَصَفَ شُعْبَةُ - نَضَحَ بِهٖ فَرْجَهٗ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَعْجَبَهٗ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ حکم نامی راوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کر لیتے تھے' تو آپ چلو میں پانی لے کر اس طرح کیا کرتے تھے۔

شعبہ نامی راوی نے اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک کر بتایا: یہ کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں' کہ جب میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم نامی راوی سے کیا' تو انہیں یہ روایت پسند آئی۔

شیخ ابن سنی فرماتے ہیں: امام نسائی فرماتے ہیں: حکم سے مراد حکم بن سفیان ثقفی ہے۔

135 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ . قَالَ اَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ .

☆☆ حکم بن سفیان بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا (اور وضو کے بعد) اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

احمد بن حرب نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

103 - بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ .

باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

136 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ .

☆☆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا' جس طرح میں نے کیا ہے۔

132-اخرجه ابوداؤد في الاطعمة، باب في غسل اليدين عند الطعام (الحديث 3760) . واخرجه الترمذي في الاطعمة، باب في ترك الوضوء قبل الطعام (الحديث 1847) . تحفة الاشراف (5793) .

133-اخرجه مسلم في الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 86) مختصراً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 172) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 61) . و اخرجه ابن ماجه الطهارة و سننها، باب الوضوء لكل صلاة، و الصلوات كلها بوضوء و احد (الحديث 510) مختصراً . تحفة الاشراف (1928) .

134-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الانتضاح (الحديث 166 و167 و1685) بمعناه . واخرجه النسائي في الطهارة، باب النضح (الحديث 135) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء (الحديث 461) بنحوه . تحفة الاشراف (3420) .

135-تقدم في الطهارة، باب النضح (الحديث 134) .

136-انفرد به النسائي . والحديث عند: الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 44) . تحفة الاشراف (10322) .

137 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَاَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْاَةُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھا' حضرت بلال ؓ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے' تو لوگ ان کی طرف لپکے' مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا' پھر نبی اکرم ﷺ کے لیے عنزہ (یعنی چھوٹا نیزہ سترہ) کے طور پر گاڑا گیا' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اس وقت کچھ گدھے' کتے اور خواتین' سترے کے دوسری طرف سے آپ کے آگے سے گزرے۔

138 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِىْ فَوَجَدَانِىْ قَدْ اُغْمِىَ عَلَىَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَىَّ وَضُوْئَهٗ ۔

☆☆ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' میں بیمار ہو گیا' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ دونوں حضرات میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے' ان لوگوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا' کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنا بچا ہوا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔

104 - باب فَرْضِ الْوُضُوْءِ ۔

باب: وضو کا فرض ہونا

139 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ ."

☆☆ ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر

137-اخرجه البخارى في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3566) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب ستر المصلي (الحديث 251) . تحفة الاشراف (11818) .

138-اخرجه البخاري في المرضى، باب عيادة المغمى عليه (الحديث 565) مطولاً، و في الفرائض، باب قول الله تعالى: (يو صيكم الله في اولادكم . . .) الآيتان (11 و 12) من سورة المائدة . (الحديث 6723) مطولاً، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسال مما لم ينزل عليه الوحي فيقول لا ادري او لم يجب حتى ينزل عليه الوحي، و لم يقل براي او قياس (الحديث 7309) مطولاً . و اخرجه مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلالة (الحديث 5) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الفرائض، باب في الكلالة (الحديث 2886) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الفرائض، باب ميراث الاخوات (الحديث 2097) مطولاً . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، قوله تعالى: (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة) (الحديث 154) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الفرائض، باب الكلالة (الحديث 2727) . و الحديث عند: الترمذي في تفسير القرآن، باب "و من سورة النساء" (الحديث 3015) . و ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض (الحديث 1436) . تحفة الاشراف (3028) .

139-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب فرض الوضوء (الحديث 59) . و اخرجه النسائي في الزكاة، باب الصدقة من غلول (الحديث 2523) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور (الحديث 271) . تحفة الاشراف (132) .

نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے۔

105 - باب الْاِعْتِدَاءِ فِى الْوُضُوْءِ ۔

باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا

140 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ ."

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے اسے تین' تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا' پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا طریقہ ہے' جو اس سے زیادہ مرتبہ عضو کو دھوئے گا وہ غلط کرے گا' زیادتی کرے گا اور ظلم کرے گا۔

106 - باب الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ ۔

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

141 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَىْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ فَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِىَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ .

☆☆ عبداللہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطورِ خاص ہمیں کسی چیز کا حکم نہیں دیا' البتہ تین چیزیں ایسی ہیں' جن کا (بطورِ خاص ہمیں حکم دیا ہے) آپ نے ہمیں ہدایت کی ہے' کہ ہم اچھی طرح وضو کریں' یہ کہ ہم زکوٰۃ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھوں کو گھوڑی کے ساتھ جفتی کے لیے نہ دیں۔

142 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

140-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحديث 135) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 422) . تحفة الاشراف (8809) .

141-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 808) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في كراهية ان تنزى الحمر على الخيل (الحديث 1701) . و اخرجه النسائي في الخيل، باب التشديد في حمل الحمير على الخيل (الحديث 3583) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في اسباغ الوضوء (الحديث 426) مختصراً . تحفة الاشراف (5791) .

142-تقديم في الطهارة، باب ايجاب غسل الرجلين (الحديث 111) .

عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرو۔

107 - باب الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ .

باب: اس عمل کی فضیلت

143 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے' جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو' تو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے۔

شرح

امام سیوطی فرماتے ہیں: الرباط سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران:۲۰۰)

علامہ سندھی فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہاں "رباط" سے مراد "افضل" ہوتا ہے۔

(سنن نسائی: مذکورہ حدیث کے حواشی میں یہ بات تحریر ہے)

108 - باب ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ .

باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے' جس طرح حکم دیا گیا ہے' اس کا ثواب

144 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ . فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ ." اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ .

143-اخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره (الحديث 41) . تحفة الاشراف (14087) .

144-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة كفارة (الحديث 1396) . تحفة الاشراف (3462) .

☆☆ عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں' ان لوگوں نے غزوۂ سلاسل میں شرکت کا ارادہ کیا' لیکن وہ لوگ اس جنگ میں شریک نہیں ہو سکے' تو انہوں نے سرحد پر نگہبانی کے فرائض انجام دینا شروع کیے' پھر حضرت معاویہ ؓ کے پاس واپس آئے' اس وقت حضرت معاویہ ؓ کے پاس حضرت ابوایوب انصاری ؓ' حضرت عقبہ بن عامر ؓ بھی موجود تھے' تو عاصم نے کہا: اے حضرت ابوایوب! ہم لوگ اس سال جنگ میں شریک نہیں ہو سکے ہیں' ہمیں یہ بتایا گیا ہے' کہ جو شخص جلد مسجد میں نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی' تو حضرت ابوایوب انصاری ؓ نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس سے بھی زیادہ آسان عمل کی طرف کرتا ہوں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اُسی طرح وضو کرتا ہے' جس طرح اُسے ہدایت کی گئی ہے اور وہ اُسی طرح نماز ادا کرتا ہے' جس طرح ہدایت کی گئی ہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ ؓ سے دریافت کیا:) اے عقبہ! کیا ایسا ہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

145 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ اَخْبَرَ اَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ."

☆☆ جامع بن شداد بیان کرتے ہیں' میں نے مسجد میں حمران کو ابوبردہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا' انہوں (حمران) نے حضرت عثمان غنی ؓ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اُسی طرح مکمل وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں' ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

146 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا ."

☆☆ حضرت عثمان غنی ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے' تو اس کے اس نماز اور اگلی نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کرے۔

147 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ

145-اخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحديث 10و11) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى: (الحديث 459) . تحفة الاشراف (9789) .

146-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا (الحديث 160) مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحديث 5 و 6) مطولاً . تحفة الاشراف (9793) .

147-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10760) .

قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ "اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ". قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وضو کا تعلق ہے تو جب تم وضو کرنے لگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کرو تو تمہارے ناخنوں میں سے اور تمہارے انگلیوں کے پوروں میں سے بھی تمہارے گناہ نکل جائیں گے، پھر تم کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر اپنے چہرے کو دھوؤ اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ اور پھر اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ تو تمہارے سب گناہ دُھل جائیں گے، اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دو تو تم اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے جس طرح اس دن تھے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا یہ سارے فوائد ایک ہی محفل میں حاصل ہو جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے، میرے مرنے کا وقت قریب آ چکا ہے اور میں محتاج بھی نہیں ہوں، تو ایسی حالت میں میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کروں گا؟ میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے یہ بات سنی اور نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور اپنے ذہن میں اسے محفوظ رکھا ہے۔

109 - باب الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ.

باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

148 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

148-اخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً. و اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا فرغ من وضوئه (الحديث 84). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما يقال بعد الوضوء (الحديث 470). تحفة الاشراف (10609).

الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ".

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، پھر بعد میں یہ پڑھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

110 - باب حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ.

باب: وضو کا زیور ہونا

149 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ - عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِيْ يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هَا هُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هَا هُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ".

☆☆ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا، وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ بغلوں کو دھویا، تو میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ وضو کا کون سا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنو فروخ! تم یہاں موجود تھے؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا، میں نے اپنے خلیل نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جنت میں بندۂ مومن کو وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے جہاں تک وہ وضو کرے گا۔

150 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ "بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانِي الَّذِيْنَ لَمْ

149-اخرجه مسلم في الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء (الحديث 40) تحفة الاشراف (13398).

150-اخرجه مسلم في الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة و التحجيل في الوضوء (الحديث 39) مطولاً. و الحديث عند: ابي داؤد في الجنائز، باب ما يقول اذا زار القبور او مربها (الحديث 3237). تحفة الاشراف (14086).

يَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. " قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَّاْتِىْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ فِىْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ. " قَالُوْا بَلٰى . قَالَ "فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. "

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں‘ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے یہ دعا پڑھی:

تم پر سلام ہو اے اہل ایمان کی بستی والو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں‘ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو‘ میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پر ان کا منتظر ہوں گا‘ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے بعد میں آنے والی اُمت کو کس طرح پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا ایسا گھوڑا جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو‘ تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا‘ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔

111 - باب ثَوَابِ مَنْ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے‘ اس کا ثواب

151 - اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِىُّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ وَاَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِىِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ بیان کرتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے‘ پھر اس کے بعد دو رکعت ادا کرے‘ جنہیں ادا کرتے ہوئے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل طور پر متوجہ رہے‘ تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

112 - باب مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْىِ .

باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں‘ توڑتی ہے؟

151-اخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا توضأ (الحديث 169) مطولاً، وفي الصلاة، باب كراهية الوسوسة و حديث النفس في الصلاة (الحديث 906) . تحفة الاشراف (9914) .

152 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِىْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِىْ سَلْهُ . فَسَاَلَهُ فَقَالَ "فِيْهِ الْوُضُوْءُ ."

☆☆ حضرت علی ؓ یہ بیان کرتے ہیں‘ میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی‘ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں‘ اس لیے مجھے آپ سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوئی تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرو‘ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا‘ تو آپ نے ارشاد فرمایا‘ کہ ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

شرح

وضو کو توڑنے والی چیزیں

(i) وہ چیز جو سبیلین سے نکلتی ہے‘ یعنی پیشاب‘ پاخانہ اور پچھلی شرمگاہ سے نکلنے والی ہوا‘
(ii) ودی
(iii) مذی
(iv) منی
(v) کیڑا
(vi) پتھری

مسئلہ: پاخانہ تھوڑا نکلے یا زیادہ نکلے‘ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے‘ پیشاب کا بھی یہی حکم ہے اور پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی ہوا کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: مرد یا عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلنے والی ہوا کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مذی اور ودی کے مطلق خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ منی کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہ شہوت کے بغیر نکل آتی ہے‘ تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا‘ جیسے کوئی شخص وزن اُٹھاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا کسی بلند جگہ سے گر جاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے‘ تو ایسی صورت میں اس کا وضو ٹوٹے گا (غسل لازم نہیں ہوگا)۔ (محیط)

مسئلہ: سبیلین کے علاوہ جو چیز انسان کے جسم سے خارج ہوتی ہے اور ظاہر ہونے کے بعد بہنے لگتی ہے‘ اس کی وجہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے‘ اس میں خون‘ پیپ‘ زخم کا پانی‘ آبلے کا پانی اور اس طرح کی دیگر مائع چیزیں شامل ہیں۔

مسئلہ: بہنے کی حد یہ ہے کہ وہ مواد ظاہر ہونے کے بعد زخم کے نشان سے آگے پیچھے ہو جائے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر زخم کے سرے پہ خون نمودار ہوتا ہے‘ تو یہ خون وضو نہیں توڑتا‘ اگرچہ زخم کے اکثر حصے پر وہ خون نمودار ہو

152-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل المذي و الوضوء منه (الحديث 269) . تحفة الاشراف (10178) .

جائے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ انسان کے جسم سے جو بھی ایسی چیز باہر نکلتی ہے جس کے ذریعے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ چیز نجس شمار نہیں ہوگی جس طرح تھوڑی قے یا ایسا خون جو بہتا نہیں' وہ باہر آ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا تو یہ ناپاک بھی شمار نہیں ہوں گے۔ (تبیین)

وضو کے مزید نواقض

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ایک سونا ہے' نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ لیٹ کر سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص تورک کے طور پر بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے' تو بھی یہی حکم ہوگا' چت لیٹ کر سونے والے کے لیے بھی یہی حکم ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: وضو توڑنے والے اُمور میں سے ایک بے ہوشی' جنون' غشی اور سکر طاری ہونا ہے' یہ سب چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں' سکر یعنی نشے کی حد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت میں تمیز نہ کر سکتا ہو' یہ حکم بعض مشائخ کے نزدیک ہے اور صدر شہید نے اس کو اختیار کیا ہے جبکہ شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک نشے سے مراد یہ ہے کہ انسان کی چال میں لغزش آ جائے۔ (ذخیرہ)

نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں قہقہہ لگانا بھی شامل ہے' قہقہہ لگانے کی حد یہ ہے کہ انسان خود بھی اسے سن لے اور اس کے ساتھ والا شخص بھی اسے سن لے جبکہ ہنسنا یہ ہے کہ انسان خود اس کو سنے' لیکن اس کے ساتھ والا اسے نہ سن سکے اور مسکرانا یہ ہے کہ آدمی خود بھی اسے نہ سن سکے اور اس کا پڑوسی بھی اسے نہ سن سکے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: رکوع اور سجدے والی کسی بھی نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے' یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں صورت برابر ہوگی کہ انسان جان بوجھ کر قہقہہ لگاتا ہے یا بھول کر ایسا کر لیتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے باہر قہقہہ لگاتا ہے' تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: ہنسنے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا اور مسکرانے سے نہ نماز ٹوٹے گی' نہ وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگا لیتا ہے یا نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کی نمازِ جنازہ یا سجدہ باطل ہو جائیں گے لیکن وضو برقرار رہے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بچہ نماز کے دوران قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوتے ہوئے قہقہہ لگا لیتا ہے' تو نہ اس کا وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ (تبیین)

جبکہ حاکم ابومحمد کوفی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسے شخص کی نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ متاخرین نے احتیاط کے پیشِ نظر اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو' یا کوئی شخص سوار ہو کر اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر رہا ہو یا کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو (اور اس میں قہقہہ لگا لے) تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: قہقہہ جس طرح وضو کو توڑ دیتا ہے' اسی طرح تیمم کو بھی توڑ دیتا ہے' لیکن یہ غسل کی طہارت کو نہیں توڑتا ہے۔

مباشرت کے احکام

مسئلہ: وضو کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز کھلی مباشرت ہے اور کھلی مباشرت سے مراد یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے سامنے بے لباس ہو جائے' اس کا عضو منتشر ہو جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مس ہو' تو استحسان کے پیشِ نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرد پر وضو لازم نہیں ہوگا' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ایسی صورتِ حال میں مرد کے آلے کے منتشر ہونے کا عورت کا وضو ٹوٹنے میں اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: مرد کا عورت کو محض چھو لینا یا عورت کا مرد کو محض چھو لینا وضو کو نہیں توڑتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ہمارے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

شک لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے کے احکام کے متعلق کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں شک پایا جاتا ہے' اس بارے میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ شک لاحق ہوا ہے کہ وضو کے دوران اس نے فلاں عضو کو نہیں دھویا ہے' تو اگر اسے پہلی مرتبہ یہ شک لاحق ہوا ہے' تو وہ اس جگہ کو دھو لے گا' جس کے بارے میں اسے شک ہے' لیکن اگر اس کے ساتھ اکثر یہی صورتِ حال درپیش ہوتی ہے' تو اب اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حکم بھی اس وقت ہوگا جب انسان کو وضو کرنے کے دوران شک لاحق ہوتا ہو' اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہے' تو اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی' جو شخص باوضو تھا اور پھر اس کو یہ شک ہوا کہ میرا وضو ٹوٹ چکا ہے یا نہیں ٹوٹا ہے' تو ایسی صورت میں اس کا وضو باقی شمار ہوگا' اور اگر کوئی شخص بے وضو تھا اور پھر اسے یہ شک لاحق ہوا کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں کیا ہے' تو اس صورت میں وہ بے وضو شمار ہوگا' اس مسئلے کے بارے میں غالب گمان پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ (خلاصہ)

•••———•••———•••

153 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ

153-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 208 و 209) بمعناه . تحفة الاشراف (10241) .

عَنْهُ - قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهٗ تَحْتِيْ . فَسَاَلَهٗ فَقَالَ "يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت علی ؓ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد سے کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے لیکن وہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ تم یہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے آپ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوتی ہے کیونکہ آپ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں۔ مقداد نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

154 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِيْ فَقَالَ "يَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی، میں نے عمار بن یاسر کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرے اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں (اس لیے میں براہِ راست خود سوال نہیں کر سکتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا۔

155 - اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اُمَيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ".

☆☆ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ؓ نے حضرت عمار ؓ سے یہ کہا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کریں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

156 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ - عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهٗ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ".

154-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10156) .

155-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3550) .

156-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 207) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 439) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء من المذي (الحديث 505) بمعناه مختصراً . تحفة الاشراف (11544) .

☆☆ حضرت مقداد بن اسود ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ؓ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے، تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے، ایسے شخص پر کیا کرنا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں، اس لیے مجھے آپ ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوتی ہے۔ (حضرت مقداد ؓ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو ایسی صورتِ حال کا سامنا ہو، تو وہ شرمگاہ پر پانی چھڑک کر (یعنی اسے دھو کر) نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

157 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ "فِيْهِ الْوُضُوْءُ".

☆☆ امام محمد الباقر ؓ، حضرت علی ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ کے ساتھ (نبی اکرم ﷺ کے رشتے) کی وجہ سے مجھے نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوئی تو میں نے مقداد بن اسود ؓ سے کہا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

113 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ .

باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا

158 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعٰى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ . فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ تَسْاَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ . قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَهٗ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ .

157-اخرجه البخاري في العلم ، باب من استحيا فامر غيره بالسوال (الحديث 132) و في الوضوء ، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل و الدبر (الحديث 178) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المذي (الحديث 17 و 18) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 436) . تحفة الاشراف (10264) .

158-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 96) ، و في الدعوات ، باب في فضل التوبة والاستغفار، و ما ذكر من رحمة الله لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة ، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 127)، و الوضوء من الغائط (الحديث 159) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) . و الحديث عند الترمذي في الزهد، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387) . و النسائي في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 126) و ابن ماجه في الفتن ، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) . تحفة الاشراف (4952) .

★★ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں ایک صحابی کے پاس آیا' جن کا نام حضرت صفوان بن عسال ؓ تھا' میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا' وہ باہر تشریف لائے' انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: طالب علم کے حصول سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں' تم کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں موزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: ہم جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے' تو آپ ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' پاخانہ پیشاب یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے موزے نہیں اتاریں گے)۔

114 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ .

باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا

159 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ .

★★ زر بیان کرتے ہیں' حضرت صفوان بن عسال ؓ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک ہوتے تھے' تو آپ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' (موزے نہ اتارنے کا حکم) پاخانہ' پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ہے)۔

115 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيحِ .

باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا

160 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدٌ - يَعْنِى ابْنَ الْمُسَيَّبِ - وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ - وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ - قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّىْءَ فِى الصَّلَاةِ قَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا ".

159-تقدم في الطهارة، باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 158) .

160-اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يتوضا من الشك حتى يستيقن (الحديث 137) و باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل و الدبر (الحديث 177) مختصراً، و في البيوع، باب من لم ير الوساوس و نحوها من الشبهات (الحديث 2056) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث فله ان يصلي بطهارته تلك (الحديث 98) . و اخرجه ابو داوٗد في الطهارة، باب اذا شك في الحدث (الحديث 176) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب لا وضوء الا من حدث (الحديث 513) . تحفة الاشراف (5296) .

★★ حضرت عبداللہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پیش کیا گیا' جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک اپنی نماز ختم نہیں کرے گا' جب تک اسے بدبو محسوس نہیں ہوتی یا (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں آتی۔

شرح

نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ وضو کر کے اسی پر بنا کرے گا (یعنی جہاں سے نماز چھوڑ کر گیا تھا' وہیں سے آگے پڑھے گا)۔ (کنز)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور خاتون کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس رکن کے دوران حدث لاحق ہوگا' وہ شمار نہیں ہوگا' اسے دوبارہ ادا کیا جائے گا۔ (ہدایہ' کافی)

مسئلہ: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کی صورت میں از سر نو نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (متون)

مسئلہ: بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم سب کے لیے عام ہے' بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم منفرد شخص کے لیے ہے۔ (باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم مختلف ہوگا) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: نماز میں بناء کے درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

مسئلہ: وہ حدث وضو کو توڑ دے اور اس کا وجود نادر نہ ہو' یعنی وہ کوئی آسمانی آفت نہ ہو جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا یا جس کے سبب کا بندے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پیشاب کر کے' پاخانہ کر کے' ہوا خارج کر کے یا نکسیر نکال کر' جان بوجھ کر حدث لاحق کرتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' وہ بناء نہیں کر سکتا لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں کیا اور حدث ایسا ہے جو غسل کو لازم کرتا ہے' تو بھی بناء نہیں کی جا سکتی' اگر کوئی ایسا حدث ہو جو وضو کو لازم کرتا ہو' لیکن وہ کسی دوسرے انسان کے فعل کی وجہ سے لازم آیا ہو' تو بھی یہی حکم ہوگا' تاہم اس بارے میں امام ابو یوسف ؒ کی رائے مختلف ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اسے گولی' پتھر یا کوئی اور چیز مار دیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا خون بہنے لگتا ہے' تو خون بہنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' ایسی صورت میں امام ابو حنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ کے نزدیک بناء نہیں کی جا سکتی۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا یا کھنکارا جس کے نتیجے میں اس کی ہوا خارج ہو گئی تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسی صورت میں وہ بناء نہیں کرے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ جیسے ہی حدث لاحق ہو' فوراً نماز چھوڑ کر چلا جائے' یہاں تک کہ اگر ایک شخص حدث کی حالت میں ایک رکن ادا کر لیتا ہے یا اس جگہ اتنی دیر رہتا ہے کہ اتنے وقت میں ایک رکن ادا کیا جا سکتا ہے' تو اس کی نماز

فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ شخص جاتے ہوئے تلاوت کرتا ہے تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر واپس آتے ہوئے تلاوت کرے تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ صحیح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: اس دوران اگر کوئی سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے‘ تو صحیح قول کے مطابق بناء کی جا سکتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر امام کو رکوع کے دوران حدث لاحق ہو گیا اور اس نے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہہ دیا یا سجدے میں حدث ہوا اور سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ دیا اور یہ کہتے ہوئے نماز کے رکن ادا کرنے کا ارادہ کیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر رکن کی ادائیگی کا ارادہ نہیں کیا تھا تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ (کافی)

مسئلہ: اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے کہ حدث کے بعد کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ اگر حدث لاحق نہ ہوا ہوتا تو نماز کے دوران اس فعل کو سرانجام دینا نماز کو توڑ دیتا ہے اس لیے اگر کسی کو حدث لاحق ہوا اور اس کے بعد اس نے کلام کر لیا یا جان بوجھ کر دوسرا حدث کیا یا قہقہہ لگا لیا یا کچھ کھا لیا یا پی لیا یا اس کے مانند اور کوئی کام کر لیا تو اب نماز پر بناء جائز نہیں ہوگی۔ یہ حکم اس صورت میں بھی ہوگا کہ اگر حدث لاحق ہو جانے کے بعد وہ شخص مجنون ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے یا اسے جنابت لاحق ہو جائے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اس بارے میں ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ سماوی حدث لاحق ہو جانے کے بعد سابقہ حدث ظاہر نہ ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اس اصول کے پیش نظر یہ حکم ہوگا کہ جو شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا تو اسے حدث لاحق ہو گیا اور وہ وضو کرنے کے لیے نماز چھوڑ کر چلا گیا اور وضو کے دوران ہی مسح کی مدت تمام ہو گئی تو وہ شخص ازسرنو نماز پڑھے گا‘ وہ بناء نہیں کر سکتا یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اس کی دوسری شکل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا اور اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا تو وہ تیمم کرنے کے لیے گیا تو اسے پانی مل گیا تو وہ بناء نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: بناء کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ اگر مقتدی ہو‘ اگر وہ اس کے وضو کر کے آنے تک امام فارغ نہیں ہوا تو وہ واپس امام تک آ سکتا ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بن سکتی ہو‘ لیکن اگر اس کے واپس آنے سے پہلے امام فارغ ہو چکا ہو‘ تو اب وہ امام کی طرف واپس نہ آئے‘ اگر وہ شخص امام کی طرف واپس آ جاتا ہے‘ تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی‘ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر حدث امام کو لاحق ہوا ہے‘ تو وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب نہ بنائے جو امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا‘ اس اعتبار سے اگر وہ امام کسی عورت کو اپنا نائب بنا دیتا ہے‘ تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔ (بحرالرائق)

(نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام

مسئلہ: جن صورتوں میں نماز کی بناء کی جا سکتی ہے‘ ان میں امام کو چاہیے کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے‘ لیکن جن صورتوں میں بناء کی ہی نہیں جا سکتی‘ ان صورتوں میں نائب بھی نہیں بنایا جا سکتا۔

مسئلہ: جب امام کو حدث لاحق ہوتا ہے‘ تو جو شخص آغاز میں ہی امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے‘ وہ امام کا نائب بننے کی صلاحیت رکھے گا اور جو شخص آغاز میں امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا‘ وہ امام کا نائب بننے کی بھی صلاحیت نہیں رکھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: نائب بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی جھک کر پیچھے کی طرف ہٹے اور ناک پر ہاتھ رکھ لے تاکہ دوسروں کو یہ محسوس ہو کہ شاید اس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے‘ پھر امام پہلی صف میں کسی کی طرف اشارہ کر کے اسے اپنا نائب بنا دے‘ لیکن وہ نائب بنانے کے لیے کلام نہیں کرے گا۔

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ امام مسبوق کو اپنا نائب نہ بنائے‘ اگر امام مسبوق کو نائب بنانے کے لیے اشارہ کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسے قبول نہ کرے‘ لیکن اگر وہ قبول کر لیتا ہے‘ تو یہ جائز ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر امام نے کسی کو نائب مقرر نہ کیا‘ لوگوں نے بھی کسی کو نائب نہیں بنایا‘ یہاں تک کہ امام (وضو کے لیے) مسجد سے باہر نکل گیا تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی‘ تاہم وضو کر کے آ کر بناء کرے گا کیونکہ اپنی ذات کے اعتبار سے اس کا حکم منفرد کا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس دوران اگر کوئی شخص امام کے مقرر کرنے سے پہلے ہی خود آگے بڑھ کر امامت پر کھڑا ہو جاتا ہے اور امام کے مسجد سے باہر جانے سے پہلے امامت کی جگہ پر کھڑا ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایسی صورت میں اگر امام ایک شخص کو آگے کر لے‘ اور مقتدی دوسرے شخص کو آگے کر دے تو امامت وہ کرے گا جس کو امام نے آگے کیا ہے۔

بعض ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ گمان ہو کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا‘ پھر وہ مسجد سے باہر چلا جائے اور باہر جا کر اسے پتہ چلا کہ حدث لاحق نہیں ہوا تو اب وہ ازسرنو نماز ادا کرے گا لیکن اگر وہ مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا تو جتنی نماز باقی ہے‘ اسے پورا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کو یہ گمان ہوا کہ اس نے وضو کیے بغیر نماز پڑھنا شروع کر دی تھی یا اس نے موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی تھی تو اسے یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے موزوں پر مسح کی مدت ختم ہو گئی ہے یا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ شاید پانی قریب موجود ہے‘ میں اس سے جا کر وضو کر لیتا ہوں یا ترتیب کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو ظہر کی نماز ادا کرتے وقت یہ گمان ہوا کہ شاید میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی یا کسی شخص نے اپنے کپڑے کے اوپر داغ لگا ہوا دیکھا اور اسے

نجاست سمجھ لیا اور پھر اس نماز سے پھر گیا تو اب اس کی نماز فاسد ہو جائے گی (وہ اس پر بناء نہیں کر سکتا ہے)۔

مسئلہ: گھر میں عیدگاہ میں اور جنازگاہ میں پورا مکان یا احاطہ مسجد کے حکم میں ہوگا' جبکہ جنگل میں جہاں تک صفیں موجود ہیں وہ والا حصہ مسجد کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ: ایسی صورت حال میں امام کو حدث لاحق ہوا اور وہ آگے کی طرف بڑھ گیا' اس کے سامنے کوئی سترہ موجود نہیں تھا تو اس کے پیچھے جتنی جگہ صفوں کی ہے' اتنی ہی سامنے کی طرف جگہ مسجد شمار ہوگی' لیکن اگر اس کے سامنے سترہ موجود تھا تو صرف سترے تک کا حصہ مسجد شمار ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: چند صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے (یعنی ٹوٹ جاتی ہے)۔

مسئلہ: جب فجر کی نماز ادا کرنے کے دوران سورج نکل آئے' جب جمعہ کی نماز ادا کرنے کے دوران عصر کا وقت شروع ہو جائے۔

مسئلہ: جب آدمی کے تندرست ہونے پر اس کی پٹی گر جائے' جب کسی معذور کا عذر زائل ہو جائے۔

مسئلہ: جب کسی ان پڑھ (یعنی جو قرآن کا علم نہ رکھتا ہو) کو نائب بنا دیا جائے۔

مسئلہ: جب اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

مسئلہ: جب موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت (نماز کے دوران) ختم ہو جائے' لیکن شرط یہ ہے کہ اس وقت اسے پاؤں دھونے کے لیے پانی مل رہا ہو' اگر پانی نہیں ملتا تو نماز باطل نہیں ہوگی (جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک باطل ہو جائے گی)۔

مسئلہ: کوئی شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا' پھر اس نے تھوڑے سے عمل کے ذریعے موزہ اتار دیا۔

مسئلہ: جب کوئی ان پڑھ شخص (یعنی جسے قرآن پڑھنا نہیں آتا) وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران اسے کوئی سورت یاد آ گئی یا کسی دوسرے شخص کی زبانی تلاوت سن کر باقاعدہ سیکھے بغیر صرف سن کر اس نے اس سورت کو یاد کر لیا۔

مسئلہ: کوئی برہنہ شخص نماز پڑھ رہا تھا' نماز کے دوران اس کو کپڑا مل گیا' ایسا کپڑا جس کے ساتھ نماز جائز ہوتی ہے یعنی اس پر کوئی ایسی نجاست نہ لگی ہوئی ہو جو نماز کے لیے رکاوٹ ہوتی ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی شخص کو نماز کے دوران فوت شدہ نماز یاد آ گئی اور ابھی وہ ترتیب کا پابند تھا۔

مسئلہ: کوئی شخص نجس کپڑے میں نماز ادا کر رہا تھا اور پھر اسے کوئی ایسی چیز مل گئی جس کے ذریعے اس نجاست کو صاف کر سکتا ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص قضاء نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران زوال کا وقت شروع ہو گیا یا سورج غروب ہو گیا یا سورج نکل آیا۔

مسئلہ: کوئی کنیز اوڑھنی کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران آزاد ہو گئی۔

مسئلہ: یہ سب صورتیں اگر امام کے ساتھ پیش آتی ہیں تو اس کے مقتدیوں کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔

---

116 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ .

باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا)

161 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے جب تک اس پر تین مرتبہ پانی نہ بہا لے (یعنی دونوں ہاتھوں کو پہلے دھو نہیں لیتا)' کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا تھا؟

117 - باب النُّعَاسِ .

باب: اونگھنے کا حکم

162 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهٗ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے' کیونکہ ہو سکتا ہے' کہ وہ اپنے خلاف دعائے ضرر کر رہا ہو' جبکہ اسے اس بات کا احساس بھی نہ ہو۔

118 - باب الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ .

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

163 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ

161-تقدم في الطهارة، تاويل قوله عز و جل : (اذا قمتم الى الصلاة، فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق) (الحديث 1) .

162-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (16769) .

163-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 181) ، و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 82 و 83) بنحوه مختصراً . و اخرجه النسائي الطهارة ، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 164) ، و في الغسل و التيمم، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 443و444 و 445و 446) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 479) مختصراً . تحفة الاشراف (15785) .

الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ . فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ . فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ".

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس آیا' ہم نے وہاں اس بات کا تذکرہ کیا' کہ کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ تو مروان نے یہ کہا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے' عروہ بولے: مجھے اس کا علم نہیں تھا' مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بیان کی ہے' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

شرح

احناف کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا' جبکہ جمہور کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

احناف کی دلیل حضرت طلق بن علی ؓ کے حوالے سے منقول حدیث ہے جسے امام نسائی نے اگلے ترجمۃ الباب کے بعد نقل کیا ہے۔

احناف کی دلیل یہ بھی ہے۔ حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت زید بن ثابت' حضرت عمران بن حصین' حضرت حذیفہ بن یمان' حضرت ابوالدرداء' حضرت ابوہریرہ ؓ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینا ناقض وضو نہیں ہے[1]

164 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لاَ وُضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ". قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا رَجُلاً مِنْ حَرَسِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ .

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: جن دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا' اس نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ جب کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا لیتا ہے' تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے' میں نے کہا کہ جو شخص شرمگاہ کو چھوتا ہے' اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔ تو مروان بولا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بتائی ہے' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کیا جائے گا۔

عروہ کہتے ہیں: کہ میں اس بارے میں مروان کے ساتھ بحث کرتا رہا' یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو بلوایا اور اسے سیدہ بسرہ کے پاس بھیجا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو سیدہ بسرہ نے بیان کی ہے' تو سیدہ بسرہ نے انہیں جواب میں یہ پیغام بھیجا جو ان کے حوالے سے مروان نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

119 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ .

باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم

165 - أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ مُلاَزِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلاَةِ قَالَ "وَهَلْ هُوَ إِلاَّ مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ ".

☆☆ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا' آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ صرف تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

120 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ .

باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا

166 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ مَسَّنِي بِرِجْلِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور میں آپ کے سامنے

---

[1] ملخص' الفقہ الاسلامی وادلتہ' الطہارات' المطلب السابع' نواقض الوضوء)

164-تقدم في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 163) .

165-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 182، 183) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر (الحديث 85) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 483) مختصراً . تحفة الاشراف (5023) .

166-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17532) .

جنازے کی طرح (یعنی چوڑائی کی سمت میں) لیٹی ہوئی ہوتی تھی' جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تھے' تو پاؤں کے ذریعے ہلا کر مجھے (جگا رہے تھے)۔

167 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ تم میرے بارے میں یہ بات جان لو کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے تو آپ میرے پاؤں کو ہلا دیتے تھے' تو میں اسے سمیٹ لیتی تھی' پھر آپ سجدے میں چلے جاتے تھے۔

168 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھی' میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی سمت میں ہوتے تھے' جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے' تو میرا پاؤں ہلا دیتے تھے' میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی' پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے' تو میں پھر انہیں پھیلا دیتی تھی' ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

169 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ' سیدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پاس موجود نہیں پایا' میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا (کیونکہ وہاں اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا' آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ اس وقت سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگ رہے تھے: "(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی سے تیری رضا' تیری سزا سے تیری معافی اور تیرے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریفوں کا احاطہ نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے"۔

121 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ .

باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا

170 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ . قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا وَحَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ لَا شَيْءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے' پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے' آپ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں' اس بارے میں اس سے بہتر حدیث اور کوئی نہیں ہے' اگرچہ یہ روایت مرسل ہے' لیکن بعض دیگر راویوں نے اسے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے۔

حبیب نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کی ہے: (استحاضہ کا شکار عورت) نماز ادا کرے گی' اگرچہ خون چٹائی پر گر رہا ہو' اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

122 - باب الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا

171 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر

167-اخرجه البخاري في الصلاة، باب هل يغمز الرجل امراته عند السجود لكي يسجد (الحديث 519) بنحوه مطولا . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: المراة لا تقطع الصلاة (الحديث 712) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (17537) .

168-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الفراش (الحديث 382) و باب التطوع خلف المراة (الحديث 513) و في العمل في الصلاة، باب ما يجوز من العمل في الصلاة (الحديث 1209) بنحوه مختصراً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 272) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: المراة لا تقطع الصلاة (الحديث 713) مختصراً . تحفة الاشراف (17712) .

169-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 222) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 879) . و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3841) . و الحديث عند النسائي في التطبيق، باب نصب القدمين في السجود (الحديث 1099) . تحفة الاشراف (17807) .

170-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء من القبلة (الحديث 178) مختصرًا و (الحديث 179 و 180) بمعناه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من القبلة (الحديث 86) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من القبلة (الحديث 502) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (17371) .

171-اخرجه مسلم في الحيض، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90) . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (الحديث 172 و 173) . تحفة الاشراف (12182 و 1355300)

پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

شرح

آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوطلحہ انصاری، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی نے پہلے وہ تمام روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا اور پھر ایسی روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن روایات میں نبی اکرم ﷺ کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا ذکر ہے، وہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔

(ملخص)

* * *

172 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَارِظٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

173 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاْتُ مِنْهَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

☆☆ عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے بتایا: میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس لیے میں وضو کر رہا ہوں، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

172-تقدم في الطهارة، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 171) .

173-تقدم في الطهارة، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 171 و 172) .

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

174 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَوَضَّاُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِاَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ اَبُو هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ اَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا کہ کیا میں ایسا کھانا کھانے کے بعد وضو کروں گا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حلال قرار دیا گیا ہے اور وہ صرف اس وجہ سے ہوگا کہ اسے آگ پر پکایا گیا ہے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کنکریاں اکٹھی کیں اور بولے: ان کنکریوں کی جو تعداد ہے، اس کے مطابق میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

175 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

176 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَارِيُّ - عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

177 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے

174-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14614) .

175-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13583) .

176-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3464) .

177-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3781) .

کے بعد وضو کیا کرو۔

178 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو۔

179 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

180 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِي فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ ابوسفیان بن سعید بیان کرتے ہیں' وہ سیدہ اُم حبیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور ابوسفیان بن سعید کی خالہ تھیں' سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ستو پلائے' پھر سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے! تم وضو کرلو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو۔

181 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيقًا يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

178-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3778) .

179-اخرجه مسلم في الحيض ، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90) تحفة الاشراف (3704) .

180-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التشديد في ذلك (الحديث 195) . و اخرجه النسائي في الطهارة ، باب الوضوء مما غيرت النار (الحديث 181) . تحفة الاشراف (15871) .

181-تقدم في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (180) .

☆☆ ابوسفیان بن سعید بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: جبکہ وہ ستو پی چکے تھے' اے میرے بھانجے! تم وضو کرلو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرلیا کرو۔

123 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا

182 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ شانے کا گوشت تناول کیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

183 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ . وَحَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں' میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' لیکن احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتے تھے (بلکہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہوتے تھے) اور پھر آپ روزہ بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

ان کے ساتھ سلیمان بن یسار نے یہ حدیث بھی بیان کی ہے' کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھالیا' پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے' آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

184 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ

182-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 491) بنحوه . تحفة الاشراف (18269) .

183-انفرد به النسائي . و الحديث عند : مسلم في الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر و هو جنب (الحديث 80) تحفة الاشراف (18160) .

184-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5671) .

اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ نے روٹی اور گوشت کھایا' پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

185 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دو صورتوں میں سے آخری صورت یہ منقول ہے: آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا۔

124 - باب الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيْقِ .

ستو پینے کے بعد کلی کرنا

186 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆☆ حضرت سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ غزوۂ خیبر کے موقع پر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے' جب لوگ صہباء کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب مقام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں عصر کی نماز ادا کی' اس کے بعد آپ نے کھانا طلب کیا' آپ کی خدمت میں صرف ستو پیش کیے گئے' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں پانی میں بھگو دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں تناول کیا' تو ہم نے بھی اسے کھا لیا' پھر جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی' آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

185-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ترك الوضوء مما مست النار (الحديث 192) تحفة الاشراف (3047) .

186-اخرجه البخاري في الوضوء، باب من مضمض من السويق و لم يتوضأ (الحديث 209)، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 215)، و في الجهاد، باب حمل الزاد في الغزو (الحديث 2981)، و في المغازي، باب غزوة خيبر (الحديث 4195)، و في الا طعمة، باب (ليس على الاعمى حرج - الى قوله - لعلكم تعقلون) و النهد و الاجتماع على الطعام (الحديث 5384) بنحوه، و باب السويق (الحديث 5390)، و باب المضمضة بعد الطعام (الحديث 5454) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 492) بنحوه . و الحديث عند : البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4175) . تحفة الاشراف (4813) .

125 - باب الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ .

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

187 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ لَهُ دَسَمًا ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ پینے کے بعد پانی منگوایا اور کلی کی' پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

126 - باب ذِكْرِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ

غُسْلُ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی

کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا

188 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ - وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ - عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ .

☆☆ حضرت قیس بن عاصم بیان کرتے ہیں' انہوں نے جب اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

شرح

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں:

(i) کلی کرنا

(ii) ناک میں پانی ڈالنا

(iii) پورے جسم پر پانی بہانا

187-اخرجه البخاري في الوضوء، باب هل يمضمض من اللبن (الحديث 211)، و في الاشربة، باب شرب اللبن (الحديث 5609) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار (الحديث 95) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الوضوء من اللبن (الحديث 196) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المضمضة من اللبن (الحديث 89) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة من شرب اللبن (الحديث 498) بمعناه . تحفة الاشراف (5833) .

188-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل (الحديث 355) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر في الاغتسال عند ما يسلم الرجل (الحديث 605) . تحفة الاشراف (11100) .

یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر جنبی شخص پانی پی لیتا ہے اور کلی کر کے منہ سے باہر پھینکتا نہیں ہے' تو کلی کی جگہ یہ بھی کافی ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پورے منہ تک پہنچ چکا ہو۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا دانت خراب ہے یا درمیان میں جگہ باقی ہے اور وہاں کوئی چیز پھنسی رہ گئی یا ناک میں تر رینٹھ موجود ہو تو صحیح قول یہ ہے کہ ایسے میں غسل پورا ہو جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: تاہم احتیاط یہ ہے کہ کھانے کی اس چیز کو دانت کے خلا میں سے نکال کر پھر اس پر پانی بہالیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر عورت نے مینڈھیاں بنائی ہوئی ہیں اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکتا ہے' تو اب اس کے لیے ان مینڈھیوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو ان کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے' اسی طرح مرد کو داڑھی کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے' جس طرح داڑھی کی جڑوں تک پانی پہنچانا واجب ہے' اسی طرح بالوں کے بیچ بھی پانی پہنچانا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر بالی یا انگوٹھی تنگ ہوں تو انہیں ہلانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کان میں بالی نہیں ہے' لیکن سوراخ موجود ہے اور پانی اس پر سے گزرتے ہوئے سوراخ کے اندر بھی داخل ہو سکتا ہے' تو اتنا ہی کافی ہوگا اور اگر داخل نہیں ہو سکتا تو پانی کو داخل کرنا چاہیے لیکن اس کے اہتمام کے ساتھ کوئی تنکا وغیرہ لے کر پانی اندر پہنچانے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: ناف کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے اور اہتمام کے ساتھ یہاں پانی پہنچانے کے لیے انگلی بھی داخل کر دینی چاہیے۔ (محیط سرخسی)

غسل کی سنتیں

مسئلہ: غسل کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو کنارے تک تین مرتبہ دھویا جائے' پھر شرمگاہ کو دھویا جائے' اگر جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو' تو اسے صاف کیا جائے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جائے لیکن اس میں دونوں پاؤں نہ دھوئے جائیں۔ (ملتقط)

مسئلہ: غسل کرتے ہوئے پہلے شرمگاہ کو دھو لینا سنت ہے' خواہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو' اسی طرح باقی جسم کو دھونے سے پہلے وضو کر لینا بھی سنت ہے خواہ انسان پہلے سے وضو کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: حسن نے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس وضو کے دوران سر کا مسح بھی نہیں کیا جائے' تاہم صحیح قول یہ ہے کہ مسح کرے گا۔ (زاہدی' قاضی خان)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے سر پر اور پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہالے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور باقی دو مرتبہ بہانا سنت ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان پہلے اپنے دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے' پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر پورے جسم پر بہالے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: پھر اس کے بعد غسل کی جگہ سے ذرا سا ہٹ کر دونوں پاؤں دھولے۔ (محیط)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب انسان ایسی جگہ نہا رہا ہو' جہاں آدمی کے پاؤں کے پاس پانی جمع ہو جاتا ہو' اگر کوئی شخص تختے پر یا اونچے پتھر پر ہے (اور پانی پاؤں کے پاس جمع نہیں ہوتا) تو پاؤں دھونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (جوہرہ نیرہ)

موجباتِ غسل کا بیان

مسئلہ: غسل کو واجب کرنے والی ایک چیز جنابت ہے' اس کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ منی شہوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے' خواہ یہ عورت کو چھونے کی وجہ سے ہو یا اس کی طرف دیکھنے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو یا مشت زنی کی وجہ سے ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور عورت' سونے اور جاگنے دونوں کا حکم برابر ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ شخص پیشاب کرنے یا سو جانے سے پہلے غسل جنابت کر لیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے' پھر اس کے بعد اس کی منی کا بقیہ حصہ خارج ہوتا ہے' تو امام ابوحنیفہ ﷫ اور امام محمد ﷫ کے نزدیک اس پر غسل کرنا لازم ہوگا' جبکہ امام ابویوسف ﷫ کی رائے مختلف ہے' البتہ تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: لیکن اگر مذکورہ بالا صورتوں میں کسی صورت میں جنابت لاحق ہونے کے بعد وہ شخص پیشاب کر لیتا ہے یا سو جاتا ہے یا چند قدم چل لیتا ہے (اور پھر منی خارج ہوتی ہے) تو اب اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا' اس پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام ہو جائے اور منی اپنی مخصوص جگہ سے الگ ہو جائے' لیکن شرمگاہ کے کنارے پر ظاہر نہ ہو' تو ایسے شخص پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور اس دوران (یعنی اس سے پہلے یا اس کے بعد) اس کی شرمگاہ سے منی نکل آتی ہے' تو اگر اس کی شرمگاہ منتشر تھی تو غسل لازم ہوگا اور اگر منتشر کیفیت میں نہیں تھی تو صرف وضو کرنا لازم ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام یاد ہو' انزال کی لذت بھی یاد ہو لیکن اسے (بیدار ہونے کے بعد) تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (ظاہر الروایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے سو جاتا ہے' پھر بیدار ہونے کے بعد اسے تری نظر آتی ہے' تو اس کا اور لیٹ کر سونے کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: غسل کے وجوب کا دوسرا سبب ایلاج یعنی صحبت کرنا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ مرد اپنی شرمگاہ کو داخل کر دے تو جیسے
ہی مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے گی تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا' خواہ انزال ہو یا نہ ہو
ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے۔ (محیط)

مسئلہ: قاضی خان نے اسے درست قرار دیا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ یا کسی مردہ کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جا سکتی' کے
ساتھ اس طرح سے ایلاج (شرم گاہ میں شرم گاہ داخل کرنا) کر لیتا ہے' تو انزال کے بغیر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کوئی جن میرے پاس آتا ہے اور میرے ساتھ وہی صورتِ حال پیش ہوتی ہے'
جس طرح اس وقت پیش آتی ہے' جب میرا شوہر میرے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو اس صورت میں عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا۔
(محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی خصی شخص صحبت کر لیتا ہے' تو اس صورت میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل لازم ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: غسل کے وجوب کا ایک سبب حیض اور نفاس ہے' حیض یا نفاس کے خون کے نکلنے کے ساتھ ہی غسل لازم ہو جاتا ہے
(اس سے مراد یہ ہے کہ یہ خون عورت کی شرمگاہ کے خارجی حصے تک پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ خارج شمار نہیں ہوگا اور اسے حیض قرار
نہیں دیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی عورت بچے کو جنم دیتی ہے اور خون نہیں نکلتا تو کیا ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا' صحیح قول یہ ہے کہ اس پر
غسل لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)

غسل کی اقسام

مسئلہ: غسل کی نو قسمیں ہیں:
تین قسم کا غسل فرض ہے: (i) جنابت کے بعد (ii) حیض کے بعد (iii) نفاس کے بعد۔
ایک قسم کا غسل واجب ہے' یعنی مردے کو غسل دینا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق اگر کافر شخص جنبی ہے اور پھر مسلمان ہو جاتا ہے' تو پھر اس پر غسل واجب ہوگا' اسی طرح اگر
کافرہ عورت کا خون ختم ہوا اور پھر وہ مسلمان ہو گئی تو اس پر بھی غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ: چار قسم کا غسل سنت ہے: جمعہ کے دن' عیدین کے دن' عرفہ کے دن اور احرام باندھنے کے وقت۔

مسئلہ: ایک قسم کا غسل مستحب ہے اور وہ کافر شخص کا غسل کرنا ہے' یعنی اس وقت جب وہ مسلمان ہوتا ہے اور جنابت کی
حالت میں نہ ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق جمعہ کے دن کا غسل جمعہ کی نماز کے لیے ہوتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص جمعہ کے دن صبح صادق کے بعد غسل کر لیتا ہے اور پھر اُس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ شخص وضو کر کے

کر جمعہ کی نماز ادا کر لیتا ہے یا کوئی شخص جمعہ کی نماز کے بعد غسل کرتا ہے' تو وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جاتے ہیں اور اس سے پہلے رات میں اس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت بھی کی
ہوئی ہو (یا احتلام کی وجہ سے غسل لازم ہو گیا ہو) اور کوئی شخص ایک مرتبہ غسل کر لے تو یہ تینوں غسل ادا ہو جائیں گے۔ (زاہدی)

مسئلہ: بعض مشائخ نے درج ذیل مواقع پر غسل کرنے کو مندوب قرار دیا ہے:

(i) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا'

(ii) مزدلفہ میں ٹھہرنے سے پہلے غسل کرنا'

(iii) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا'

(iv) مجنون شخص جب تندرست ہو جائے' اس وقت غسل کرنا'

(v) لڑکا جب سالوں کے اعتبار سے بالغ شمار ہو' اس وقت غسل کرنا۔ (تبیین)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق غسل کرنے کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہوتا ہے۔
فقہائے احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

مسئلہ: غسل کے لیے ایک صاع پانی اس وقت کافی ہوگا جب غسل کے دوران وضو نہ کیا جائے' لیکن اگر غسل کے ساتھ
آدمی وضو بھی کرتا ہے' تو اس وقت اسے مزید ایک مد پانی کی ضرورت ہوگی' یہ بعض مشائخ کا قول ہے' لیکن اکثر مشائخ اس بات
کے قائل ہیں کہ ایک صاع پانی غسل اور وضو دونوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ: تاہم صحیح قول یہ ہے کہ پانی کی یہ کم از کم مقدار پانی کے کافی ہونے کے لیے ہے' یہ مقدار لازم نہیں ہے' اگر کوئی شخص
اس سے کم پانی کے ذریعے غسل کر سکتا ہے' تو بھی ٹھیک ہے اور اگر کسی کو زیادہ کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' تو وہ اس میں اضافہ
کرے' لیکن یہ شرط ہے کہ اس میں افراط و تفریط نہیں ہونی چاہیے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص ایک مد سے کم پانی کے ذریعے اچھی طرح وضو کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے ایک ساتھ غسل کر لیتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(محیط)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے'
البتہ وضو کرنا بہتر ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ
دھو لے اور کلی کر لے۔ (سراج الوہاج)

•••——•••——•••

127 - باب تَقْدِيْمِ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّسْلِمَ .

باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا

189 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَجْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَمِرَ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ثمامہ بن اثال حنفی مسجد کے قریب چشمے کی طرف گیا' اس نے وہاں غسل کیا' پھر مسجد میں داخل ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:) اس سے پہلے آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ترین شخصیت تھے' لیکن اب آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین شخصیت ہو گئے ہیں' آپ کے ساتھیوں نے جب مجھے پکڑا تھا تو میں اس وقت عمرہ کرنے کے لیے جا رہا تھا' اب آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے خوشخبری دیتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ وہ عمرہ کرنے کے لیے چلا جائے (یہ روایت مختصر ہے)۔

128 - باب الْغُسْلِ مِنْ مُّوَارَاةِ الْمُشْرِكِ .

باب: مشرک شخص کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا

190 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ مَاتَ . فَقَالَ "اذْهَبْ فَوَارِهِ ." قَالَ اِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا . قَالَ "اذْهَبْ فَوَارِهِ ." فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ لِيْ "اغْتَسِلْ ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: جناب ابوطالب کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جا کر انہیں دفن کر دو' انہوں نے عرض کی: ان کا انتقال مشرک ہونے کی حالت میں ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جا کر انہیں دفن کرو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) جب میں نے انہیں دفن کر دیا اور میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی: تم غسل کر لو۔

129 - باب وُجُوْبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ .

باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں' تو غسل کا لازم ہونا

191 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

شرح

اس روایت کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو کیا محض شرم گاہ کو عورت کی شرم گاہ میں داخل کر دینے کی وجہ سے غسل لازم ہو جائے گا؟ یا اس کے لیے انزال ہونا شرط ہے؟

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس روایت میں پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلے کے بارے میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک غسل کے وجود کے لیے انزال شرط ہے اور محض ایلاج سے صرف وضو لازم آتا ہے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں' غسل کے وجود کے لیے انزال شرط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عثمان غنی' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت رافع بن خدیج' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابی بن کعب' حضرت ابوایوب انصاری' حضرت ابن عباس' حضرت زید بن ثابت' حضرت نعمان بن بشیر اور بہت سے انصار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے عطا بن ابی رباح' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' ہشام بن عروہ اور اعمش اسی بات کے قائل ہیں۔

•••———•••———•••

192 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

189-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضًا في المسجد (الحديث 462) مختصرًا، و في المغازي، باب وفد بني حنيفة، (الحديث 4372) مطولاً . و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ربط الاسير وحبسه، و جواز المن عليه (الحديث 59). مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الجهاد، باب في الاسير يوثق (الحديث 2679) مطولاً . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب دخو المشرك المسجد (الحديث 469)، و في الخصومات، باب تحفة الاشراف (13007) .

190-اخرجه ابوداؤد، باب الرجل يموت له قرابة مشرك (الحديث 3214) بنحوه . التوثق ممن تخشى معرته (الحديث 2422)، و باب الربط و الحبس في الحرم (الحديث 2423) . و النسائي في المساجد، ربط الاسير بسارية المسجد (الحديث 711) . و اخرجه النسائي في الجنائز، باب مواراة المشرك (الحديث 2005) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (10287) .

191-اخرجه البخاري في الغسل، باب اذا التقى الختانان (الحديث 291) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب نسخ الماء من الماء و وجوب الغسل بالتقاء الختانين (الحديث 87) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاكسال (الحديث 216) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان (الحديث 610). تحفة الاشراف (14659) .

192-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14405) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهُ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں غلطی ہوئی ہے، درست یہ ہے کہ یہ روایت اشعث نامی راوی کے حوالے سے حسن نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول ہے۔ اس روایت کو نضر بن شمیل اور دیگر راویوں نے شعبہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے، جس طرح خالد نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

130 - بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ.

باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا

193 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا، کہ جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو، لیکن جب تمہاری منی خارج ہو تو غسل کیا کرو۔

194 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب تم منی دیکھو تو غسل کیا کرو۔

131 - بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ.

باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، تو اس پر غسل لازم ہونا

195 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ "إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں، سیدہ اُم سلیم ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا، جو اسی طرح کا خواب دیکھتی ہے، جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری منی خارج ہو جائے تم غسل کیا کرو۔

196 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ". قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَوَتَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ".

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، کہ سیدہ اُم سلیم ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گفتگو شروع کی، سیدہ عائشہ ؓ وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سیدہ اُم سلیم ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا، ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے، جو مرد دیکھتے ہیں، تو کیا اس عورت کو غسل کرنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جی ہاں! سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے اُم سلیم سے کہا: تم پر افسوس ہے! کیا کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھ سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر (بچے کی) ماں کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے؟

197 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ

193-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 206) مطولاً و اخرجه النسائي في الطهارة، الغسل من المني (الحديث 1 مطولاً . تحفة الاشراف (10079) .

194-تقدم في الطهارة، الغسل من المني (الحديث 193) مختصراً .

195-اخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، صفة ماء الرجل وصفة ماء المرأة (الحديث 191) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 601) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في الطهارة، باب الفصل بين ماء الرجل و ماء المرأة (الحديث 200) . تحفة الاشراف (1181) .

196-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المرأة ترى الرجل (الحديث 237) تعليقاً . تحفة الاشراف (16627) .

اخْتَلَمَتْ قَالَ "نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ". فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَفِيمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ".

☆☆ سیدہ زینب بنت اُم سلمہ‘ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں‘ کہ ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا‘ جب عورت کو احتلام ہوجائے‘ تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب اس کی منی خارج ہوجائے‘ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا مسکرادیں اور بولیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر بچہ اس کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے اختیار کرے گا؟

198 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ "إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ".

☆☆ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جسے خواب میں احتلام ہوجاتا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھ لے گی‘ تو غسل کرے گی۔

132 - باب الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ .

باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے‘ لیکن اسے منی نظر نہیں آتی

199 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ".

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: منی کے خروج پر غسل لازم ہوتا ہے۔

133 - باب الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ .

باب: مرد اور عورت کے مادۂ تولید کے درمیان فرق

200 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ".

197-اخرجه البخاري في العلم، باب الحياء في العلم (الحديث 130) و في الغسل، باب اذا احتلمت المراة (الحديث 282) مختصراً، و في احاديث الانبياء (الحديث 3328) و في الادب، باب التبسم و الضحك (الحديث 6091) و باب ما لا يستحيا من الحق للتفقه في الدين (الحديث 6121) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المراة بخروج المني منها (الحديث 32) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المراة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل (الحديث 122) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المراة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 600) . تحفة الاشراف (18264) .

198-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المراة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 602) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (15827) .

199-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الماء من الماء (الحديث 607) . تحفة الاشراف (3469) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مرد کا مادۂ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے‘ جبکہ عورت کا مادۂ تولید نرم اور زرد ہوتا ہے‘ ان دونوں میں سے جو آگے نکل جائے (بچے کی اسی کے ساتھ) مشابہت ہوتی ہے۔

134 - باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ .

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

201 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي".

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو اسد سے ہے‘ وہ بیان کرتی ہیں‘ کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا‘ کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے‘ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا‘ کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے‘ جب حیض آجائے‘ تو تم اس وقت نماز پڑھنا ترک کردیا کرو اور جب وہ ختم ہوجائے‘ تو تم خون کو دھوکر نماز پڑھنا شروع کردیا کرو۔

202 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب حیض آجائے‘ تو تم نماز ترک کردو اور جب حیض ختم ہوجائے‘ تو تم غسل کرلو۔

203 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

200-اخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المراة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، صفة ماء الرجل و صفة ماء المراة (الحديث 191) مطولاً واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المراة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 195) . انظر: تحفة الاشراف للمزي (1181) .

201-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المراة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 280 و 281) . و اخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 211) بنحوه، و في الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادباره (الحديث 348)، و ذكر الاقراء (الحديث 356)، و في الطلاق، الاقراء (الحديث 3555) . و الحديث عند: ابي داؤد في الطهارة، باب في المراة تستحاض . و من قال تدع الصلاة في الايام التي كانت تحيض (الحديث 286) . و النسائي في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 215)، و في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 360) . تحفة الاشراف (18019) .

202-اخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203 و 204)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادباره (الحديث 349) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها (الحديث 226) مطولاً . تحفة الاشراف (16516) .

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي ۔"

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

204 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعَيْدٍ - وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ ." قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ بنت جحش' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا' کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' جب حیض ختم ہو جائے' تو تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو اور جب حیض آ جائے' تو تم نماز ترک کر دیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں اور پھر نماز ادا کیا کرتی تھیں' بعض اوقات وہ اپنی بہن اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کے ٹب میں غسل کرتی تھیں' یہاں تک کہ ان کے خون کی سرخی پانی پر غالب آ جایا کرتی تھی' پھر وہ وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتی تھیں' یہ چیز نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔

205 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

203-اخرجه البخاري في الحيض، باب عرق الاستحاضة (الحديث 327) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 64) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 285) . و اخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (204) مطولاً . و (205) . و ذكر الاقراء (210)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 355) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها (الحديث 626) مطولاً . تحفة الاشراف (16516)، (17922) .

204-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) .

205-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) .

وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ - خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ۔"

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کی خواہر نسبتی سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

206 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ . فَقَالَ "إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ." فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ سیدہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

207 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي ." أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عوت کے ٹب کو دیکھا ہے' جو خون سے بھرا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا: تمہارے حیض کے جو مخصوص دن ہوتے ہیں' ان دونوں کے مطابق تم (نماز کی ادائیگی سے) رکی رہو اور پھر غسل کر لو (اور نماز پڑھنا شروع کر دو)۔

208 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

206-اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 63) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 290) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة انها تغتسل عند كل صلاة (الحديث 129) . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادباره (الحديث 350) . تحفة الاشراف (16583) .

207-اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 65 و 66) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المراة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 279) . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، المراة تكون لها ايام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 351) تحفة الاشراف (16370) .

فَقَالَ "لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّي".

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کا خون بکثرت خارج ہوا تھا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے کے جتنے دن حیض آیا کرتا تھا' اس کے حساب سے اتنے دن وہ عورت ہر مہینے کم نماز ترک کیے رکھے گی' جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کر کے اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

135 - باب ذِكْرِ الْأَقْرَاءِ ۔

باب: قروء کا تذکرہ

209 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ سیدہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی وہ پاک نہیں ہوتی تھیں' ان کی صورتِ حال نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی کسی خرابی کی وجہ سے ہے' وہ عورت اس سے پہلے جتنا عرصہ حیض میں گزارتی تھی اتنی مدت تک انتظار کرے گی اور اس دوران نماز ترک کر دے گی' پھر اس کے بعد وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے گی۔

210 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' انہوں نے

208-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 274 و 275 و 276 و 277 و 278) . واخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، المرأة تكون لها ايام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 352 و 353) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 623) بنحوه. تحفة الاشراف (الحديث 18158) .

209-انفرد به النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 354) . تحفة الاشراف (17954) .

210-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) .

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی اور رگ کا خون ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے گی' اس مقدار کے حساب سے جتنے دنوں میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا اور جتنا عرصہ متواتر رہا کرتا تھا (پھر حیض گزر جانے کے بعد) وہ عورت غسل کر کے نماز ادا کیا کرے گی۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھی۔

211 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرُؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرُؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ" هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حِيَضٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ ان کا خون بکثرت خارج ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا' کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم اس بات کا جائزہ لو کہ جب تمہارے حیض کے دن آ جائیں' تو تم نماز ادا نہ کرو' پھر جب حیض کے دن گزر جائیں اور تم (حکمی طور پر) پاک ہو جاؤ تو ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے تک نماز ادا کرتی رہو۔

(مصنف فرماتے ہیں:) یہ اس بات کی دلیل ہے' کہ لفظ قروء سے مراد حیض ہوتا ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

212 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

211-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 280) . و اكرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 356)، و في الطلاق، الاقراء (الحديث 3555) و الحديث عند: ابي داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي اكنت تحيض (الحديث 281)، و باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286) . و النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادباره (الحديث 348)، و باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 360) . تحفة الاشراف (18019) .

212-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 228) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 62) . واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة (الحديث 125) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 357) . و اكرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر الدم (الحديث 621) . تحفة الاشراف (17070 و 17196 و 17259) .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی اور رگ کا خون ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو' جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

136 - باب ذِكْرِ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ ۔

باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا

213 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ فَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو اسے یہ کہا گیا' کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' جس میں مسلسل بہاؤ رہتا ہے' پھر اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے' پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے' البتہ صبح کی نماز کے لیے وہ عورت الگ سے ایک مرتبہ غسل کرتی تھی۔

137 - باب الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ ۔

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

214 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ "مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ ."

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے' کہ جب انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس کی حالت درپیش ہوئی تو نبی

213-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلاتين و تغتسل لهما غسلا (الحديث 294) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، جمع المستحاضة بين الصلاتين و غسلها اذا جمعت (الحديث 358) . تحفة الاشراف (17495) .

214-اخرجه مسلم في الحج، باب احرام النفساء ، واستحباب اغتسالها للاحرام ، و كذا الحائض (الحديث 110) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ما تفعل النفساء عند الاحرام (الحديث 390) مناسك و في الحج، اهلال النفساء (الحديث 2760 و 2761) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك ، باب النفساء و الحائض تهل بالحج (الحديث 2913) . تحفة الاشراف (2600) .

اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

138 - باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ ۔

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق

215 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ - فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ."

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آئے گا' تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا' اس وقت تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے گا' تو تم وضو کر لیا کرنا (یعنی وضو کر کے نماز پڑھ لینا)' کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا ہوگا۔

216 - قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلَاةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے' جو پہچانا جاتا ہے' جب یہ خون آئے' تو تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسری رنگت کا مواد خارج ہو' تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو دیگر کئی راویوں نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جو ابن ابوعدی نامی راوی نے بیان کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

217 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

215-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) .

216-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 361) . تحفة الاشراف (16626) .

217-اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 62) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة ، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 362) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 621) . تحفة الاشراف (16858) .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ." قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ "ذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ ." قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ "وَتَوَضَّئِي ." غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي ."

☆☆ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہوگئی ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے' یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کردو اور جب حیض ختم ہو جائے' تو تم خون کے نشان کو دھو کر وضو کر کے (نماز پڑھ لیا کرو)' کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہوگا' یہ حیض نہیں ہوگا۔

اس روایت کے ایک راوی کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' کہ ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم ہے' انہوں نے فرمایا: اس میں کسی راوی کو کوئی شک نہیں ہے۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حماد بن زید نامی راوی نے اس روایت میں وضو کرنے کا تذکرہ کیا ہے' دیگر راویوں نے اسے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اس میں وضو کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

218 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ."

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کردوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' کہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے' حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کردو' جب اس کی مقدار کے مطابق وہ رخصت ہو جائے' تو تم خون کو دھو کر نماز ادا کرلو۔

219 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

218-اخرجه البخاري في الحيض، باب الاستحاضة (الحديث 306) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من روي ان الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة (الحديث 283) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 364) . تحفة الاشراف (17149) .

219-انفرد به النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 365) . تحفة الاشراف (16956) .

عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ." قَالَ خَالِدٌ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ."

☆☆ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ ابوحبیش کی صاحبزادی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز کو ترک کردوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

خالد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کردو' جب حیض ختم ہو جائے' تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

139 - باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت

220 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جب جنابت کی حالت میں ہو' تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

140 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت

221 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں غسل بھی کرے۔

220-اخرجه مسلم من الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد (الحديث 97) مطولاً . و اخرجه النسائي من المياه، النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 330)، و في الغسل و التيمم، باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 394) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الجنب ينغمس في الماء الدائم ايجزئه (الحديث 605) . تحفة الاشراف (14936) .

221-انفرد به النسائي، و سياتي في الغسل و التيمم، باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 397) . تحفة الاشراف (13392) .

141 - باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ

222 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

★☆ عضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، کہ نبی اکرم ﷺ رات کے کس حصے میں غسل کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

142 - باب الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا

223 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

★☆ عضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے دریافت کیا میں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کیا کرتے تھے یا آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دونوں صورتیں ہوتی تھیں، بعض اوقات آپ ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کر لیتے تھے، تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

143 - باب ذِكْرِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

224 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ "وَلِّنِي قَفَاكَ". فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ.

★☆ حضرت ابوسمح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ جب آپ غسل کرنے لگے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی پیٹھ میری طرف کر لو تو میں نے اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر کے آپ کے لیے پردہ کر دیا۔

225 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ "مَنْ هَذَا". قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ.

★☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا، سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں اُم ہانی ہوں، نبی اکرم ﷺ غسل سے فارغ ہوئے، تو آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی، آپ نے اس وقت ایک ہی کپڑے کو لپیٹا ہوا تھا۔

144 - باب ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ، جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

226 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا.

★☆ موسیٰ جہنی بیان کرتے ہیں: مجاہد کی خدمت میں پانی کا ایک برتن لایا گیا، میرا یہ اندازہ تھا کہ اس میں آٹھ رطل پانی آ جاتا ہے۔ مجاہد نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے، کہ نبی اکرم ﷺ اتنے پانی کے ساتھ غسل کر لیتے تھے۔

222-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل (الحديث 226) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، الاغتسال اول الليل و آخره (الحديث 223) و في الغسل و التيمم، باب الاغتسال اول الليل (الحديث 1354) . تحفة الاشراف (17429) .

223-تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222) .

224-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب (الحديث 376) مطولاً . و الحديث عند: ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 526) . تحفة الاشراف (12051) .

225-اخرجه البخاري في الغسل، باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 280)، و في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به (الحديث 357) مطولاً، و في الجزية و الموادعة، باب امان النساء و جوارهن (الحديث 3171) مطولاً، و في الادب، باب ما جاء في (زعموا) (الحديث 6158) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 70) مختصراً . و (الحديث 71 و 72) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الاستئذان، باب ما جاء في مرحباً (الحديث 2734) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 465) بنحوه مختصراً . و الحديث عند: مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحى و ان اقلها ركعتان و اكملها ثمان ركعات و اوسطها اربع ركعات او ست و الحث على المحافظة عليها (الحديث 483) و الترمذي في السير، باب ما جاء في امان العبد و المراة (الحديث 1579) . تحفة الاشراف (18018) .

226-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17581) .

227 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَخُوْهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَدْرَ صَاعٍ وَّسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَاَفْرَغَتْ عَلٰی رَاْسِهَا ثَلَاثًا .

☆☆ ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی بھی تھے' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل کے بارے میں بھی دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا ایک برتن منگوایا' جس میں ایک صاع پانی آ جاتا تھا' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان لیا اور غسل کیا' انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی انڈیلا۔

228 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِی الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ "قدح" (میں موجود پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے' جو بڑے برتن کو کہتے ہیں' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

229 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَّيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِیَّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مکوک پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

230 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِیْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِّنْ مَّاءٍ . قُلْنَا مَا يَكْفِیْ صَاعٌ وَّلَا صَاعَانِ . قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِیْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا .

227-اخرجه البخاري في الغسل، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 251) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 42) مطولاً . تحفة الاشراف (17792) .

228-اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41) . و الحديث عند النسائي في الطهارة، باب فضل الجنب (72)، و في المياه، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 376) . انظر : تحفة الاشراف للمزي (16586) .

229-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الاخر (الحديث 50) و (الحديث 51) بمعناه . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما يجزئ من الماء في الوضوء (الحديث 95) معلقاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء (الحديث 609) معلقاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للوضوء (الحديث 73)، و في المياه، باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) تحفة الاشراف (963) .

230-اخرجه البخاري في الغسل، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 252) بنحوه . تحفة الاشراف (2644) .

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ہمارے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہوگئی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے' ہم نے کہا: نہ تو ایک صاع کافی ہوتا ہے اور نہ ہی دو صاع کافی ہوتا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: یہ اس ہستی کے لیے کافی تھا جو تم سے بہتر تھی اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

145 - باب ذِكْرِ الدِّلَالَةِ عَلٰی اَنَّهٗ لَا وَقْتَ فِیْ ذٰلِكَ

باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے

231 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے' جو ایک "فرق" بنا ہوتا تھا۔

146 - باب ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

232 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' ہم دونوں ایک ساتھ چلو بھرتے تھے۔

شرح

کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں' اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

231-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16533 و 16666) .

232-انفرد به النسائي ، و سياتي في الغسل و التيمم، باب اغتسال الرجل و المرأة من نسائه من اناء و احد (الحديث 409) . تحفة الاشراف (16976 و 17174) .

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے البتہ اس کے برعکس جائز ہے یعنی عورت مرد کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز ہو گا لیکن اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی دوسرے فریق کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کر لیا ہو فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جمہور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جواز منقول ہے کہ مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (موطا امام مالک کی شرح "الاستذکار" میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

جن احادیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا اس کے مختلف جوابات دیے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرز عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے ان کے مقابلے میں ممانعت روایات ضعیف ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے جو عورت کے جسم سے مس ہونے کے بعد گرتا ہے یعنی آب مستعمل ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم استحباب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

•••——•••——•••

233 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔

233-اخرجه البخاري في الغسل، باب هل يدخل الجنب يده في الاناء قبل ان يغسلها اذا لم يكن على يده قذر غير الجنابة (الحديث بنحوه . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 410) . تحفة الاشراف (17493) .

234 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِنَاءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں پانی کے برتن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کرتی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

235 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

236 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

237 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَّاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهُمَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ . قَالَ الْاَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَّلَا تَبَالَهُ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ آداب کا خیال رکھے مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم لوگ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے۔

اعرج کہتے ہیں: یعنی وہ عورت فرج کا تذکرہ نہ کرے اور احمق اور بیوقوف عورتوں جیسی حرکتیں نہ کرے۔

234-اخرجه البخاري في الغسل، باب مباشرة الحائض (الحديث 299) بنحوه مطولا . واخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة (الحديث 77) بنحوه . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 235) بنحوه، و في الغسل و التيمم، باب اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 411) . تحفة الاشراف (15983) .

235-تقدم من الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 234) .

236-اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المراة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 47) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء الرجل و المراة من اناء واحد (الحديث 62) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المراة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 377) . تحفة الاشراف (17067) .

237-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18215) .

147 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

238 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا .

☆☆ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسے صاحب سے ملا' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے' جس طرح حضرت ابوہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ صاحب چار سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہے تھے' انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے یا کوئی مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرے' یا عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرلے' البتہ وہ دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرسکتے ہیں۔

148 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

239 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ "دَعِيْ لِيْ ." وَاَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِيْ .

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهُ فَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے' بعض اوقات آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کرلیتے تھے' بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کرلیتی تھی' یہاں تک کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے بھی پانی چھوڑ دو اور میں یہ کہا کرتی تھی کہ آپ میرے لیے پانی چھوڑ دیں۔

سوید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' کہ آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کرلیتے تھے اور بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کرلیتی تھی' میں یہ کہا کرتی تھی کہ میرے لیے بھی چھوڑ دیں' میرے لیے بھی چھوڑ دیں۔

238-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب النهي عن ذلك (الحديث 81) مختصراً . و الحديث عند : ابي داؤد في الطهارة، باب في البول في المستحم (الحديث 28) . و النسائي في الزينة، الاخذ من الشعر (الحديث 5069) تحفة الاشراف (15554 و 15555) .

239-اخرجه مسلم في الحيض ، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المراة في اناء و احد في حالة و احدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 46) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الرخصة في ذلك (الحديث 412) . تحفة الاشراف (17969) .

149 - باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ الَّتِيْ يُعْجَنُ فِيْهَا

باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے

240 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ .

☆☆ مجاہد' سیدہ اُم ہانی ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور سیدہ میمونہ ؓ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے' جو ایسا برتن تھا جس میں آٹے کے نشان موجود ہوتا تھا۔

150 - باب ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: عورت جب غسلِ جنابت کرتی ہے' اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

241 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ "اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ ."

☆☆ سیدہ اُم سلمہ ؓ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں' کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے سر کی مینڈھیاں زور سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں' تو کیا میں غسلِ جنابت کے وقت انہیں کھولا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے' کہ تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیا کرو اور پھر اپنے باقی جسم پر پانی ڈال لیا کرو۔

151 - باب ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے' اس کو اس بات کا حکم دینا

242 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَشْهَبُ عَنْ مَّالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَّهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى

240-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المراة يغتسلان من اناء و احد (الحديث 378) . تحفة الاشراف (18012) .

241-اخرجه مسلم في الحيض ، باب حكم ضفائر المغتسلة (الحديث 58) بنحوه . و اكرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المراة هل تنقض شعرها عند الغسل (الحديث 251) بنحوه. واخرجه الترمذي في الطهارة، باب هل تنقض المراة شعرها عند الغسل (الحديث 105) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في ب الطهارة و سننها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 603) بنحوه . تحفة الاشراف (18172) .

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ". فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ "هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ".
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرْوِهِ اَحَدٌ اِلَّا اَشْهَبُ.

☆☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال روانہ ہوئے تو میں نے عمرے کا احرام باندھا' جب میں مکہ آئی تو اس وقت مجھے حیض آ چکا تھا' اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی' میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سر کے بال کھول دو اور ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو ترک کر دو' میں نے ایسا ہی کیا' جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا' میں نے وہاں سے عمرہ کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے پہلے والے عمرے کی جگہ ہے۔

152 - باب ذِكْرِ غُسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ

باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا

243 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْاِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ حَتّٰى اِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ کے لیے پانی کا برتن رکھا جاتا تھا' سب سے پہلے آپ دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلتے تھے' آپ برتن میں انہیں داخل کرنے سے پہلے ایسا کرتے تھے' آپ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے' پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی انڈیل کر اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ کے ذریعے دھوتے تھے' جب آپ اس سے فارغ ہو جاتے تو آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر پھر ان دونوں کو دھو لیتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں

242-اخرجه البخاري في الحج، باب كيف تهل الحائض و النفساء (الحديث 1556) مطولاً، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4395) مطولاً ـ واخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 111) مطولاً ـ و اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب في افراد الحج (الحديث 1781) مطولاً ـ و اخرجه النسائي في مناسك الحج، في المهلة بالعمرة تحيض و تخاف فوت الحج (الحديث 2763) مطولاً ـ و الحديث عند: البخاري في الحج، باب طواف القارن (الحديث 1638) ـ تحفة الاشراف (16591 و 17175) ـ

243-انفرد به النسائي، و يأتي في الطهارة، باب ذكر عدد غسل اليدين قبل ادخالهما الاناء (344) بنحوه، و ازالة الجنب الاذى عن جسده بعد غسل يديه (245) بنحوه ـ و باب اعادة الجنب غسل يديه بعد ازالة الاذى عن جسده (الحديث 246) بنحوه تحفة الاشراف (17737) ـ

پانی ڈالتے تھے' ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے' پھر آپ دونوں لپ بھر کر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

153 - باب ذِكْرِ عَدَدِ غُسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟

244 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے' پھر دونوں ہاتھوں کو دھوتے تھے' پھر کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر باقی جسم پر پانی ڈال لیتے تھے۔

154 - باب اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غُسْلِ يَدَيْهِ

باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا

245 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا برتن رکھا جاتا تھا' پھر آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا کرتے تھے' پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کے ذریعے اپنے زانو پر لگی ہوئی (منی) کو دھوتے تھے' پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے'

244-تقدم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يدخلها الاناء (الحديث 243) ـ

245-تقدم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يد خلها الاناء (الحديث 243) ـ

پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے تھے اور پھر پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

155 - باب اِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا

246 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ - قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور جو چیز آپ کے جسم پر لگی ہوتی تھی اسے دھوتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ انہیں دھوتے تھے' پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے' تین مرتبہ منہ دھوتے تھے' پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے' پھر پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

156 - باب ذِكْرِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا

247 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهِ كُلِّهِ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے' تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے' پھر اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر کے اس پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے' پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر پر پانی بہاتے تھے' پھر باقی پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

246-تقدیم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يد خلها الاناء (الحديث (243) .

247-اخرجه البخاري في الغسل ، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 248) . تحفة الاشراف (17164) .

157 - باب تَخْلِيلِ الْجُنُبِ رَاْسَهُ

باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا

248 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ وَيُخَلِّلُ رَاْسَهُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى شَعْرِهِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کے طریقے کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر وضو کرتے تھے پھر اپنے سر مبارک کا خلال کرتے تھے' یہاں تک کہ پانی آپ کے بالوں تک پہنچ جاتا تھا' پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

249 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشْرِبُ رَاْسَهُ ثُمَّ يَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنے سر میں خلال کرتے تھے' پھر اس پر تین لپ پانی بہا دیتے تھے۔

158 - باب ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلٰى رَاْسِهِ

باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

250 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّي لَاَغْسِلُ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمَّا اَنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثَ اَكُفٍّ ".

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے' لوگوں کے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہوگئی' کسی نے کہا: میں اس' اس طرح غسل کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں' تو اپنے سر پر تین لپ پانی بہالیتا ہوں۔

248-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17331) .

249-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16937) .

250-اخرجه البخاري في الغسل ، باب من افاض على راسه ثلاثاً (الحديث 254) مختصراً . واخرجه مسلم في الحيض، باب استحباب افاضة الماء على الراس وغيره ثلاثاً (الحديث 54) و (الحديث 55) . مختصراً . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 239) . واخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب ما يكفي الجنب من افاضة الماء على راسه (الحديث 423) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 575)مختصراً . تحفة الاشراف (3186) .

159 - باب ذِكْرِ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

251 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ - وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ - عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ "خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا ." قَالَتْ وَكَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا ." قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَذَبْتُ الْمَرْاَةَ وَقُلْتُ تَتَبَّعِيْنَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا: وہ کس طرح غسل کرے گی' پھر آپ نے اسے فرمایا' کہ تم مشک لگی ہوئی روئی لو اور اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو' اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اپنے منہ پر چادر رکھتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا: تم اس کے ذریعے خون کے نشان کو صاف کرو۔

160 - باب تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

252 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

161 - باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِیْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِیْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو' وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا

253 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ بِيَمِيْنِهٖ فِی الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهٖ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا' آپ نے پہلے دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر کے اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو پانی میں ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا' پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر اچھی طرح سے مل کر صاف کیا' پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی کے تین لپ یعنی دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر پانی بہایا' پھر آپ نے اپنے پورے جسم کو دھویا پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا' تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

162 - باب تَرْكِ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا

254 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِیَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَمَسَّهٗ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا' آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے استعمال نہیں کیا اور ہاتھ سے ہی جسم پر موجود پانی کو پونچھ لیا۔

251-اخرجه البخاري في الحيض، باب دلك المرأة نفسها اذا تطهرت من الحيض و كيف تغتسل و تاخذ فرصة ممسكة فتتبع اثر الدم (الحديث 314)، وباب غسل المحيض (الحديث 315) بنحوه، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب الاحكام التي تعرف بالدلائل (الحديث 60) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب العمل في الغسل من الحيض (الحديث 425) . تحفة الاشراف (17859) .

252-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء بعد الغسل (الحديث 107) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب ترك الوضوء بعد الغسل (الحديث 428) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الوضوء بعد الغسل (الحديث 579) . تحفة الاشراف (16019 و 16025) .

253-اخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) بنحوه مختصراً . و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259) بنحوه، و باب تفريق الغسل (الحديث 265) بنحوه مختصراً . و باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) بنحوه، و باب من توضا في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) بنحوه، و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) بنحوه، و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) بنحوه مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 10300 بنحوه مختصراً . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب ازالة الجنب الاذى عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416) بنحوه مختصراً، و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417) . و الحديث عند: البخاري في الغسل، باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى (الحديث 260) . تحفة الاشراف (18064) .

254-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6351) . و الحديث عند مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 73) و النسائي في الغسل و التيمم، باب الاستتار عند الاغتسال (الحديث 406)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426) .

163 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کر لے

255 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ عَمْرٌو كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ - زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ - وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا یا سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ وضو کر لیتے تھے۔

عمرو نامی راوی نے روایت کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے۔

164 - باب اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

256 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا ہوتا تھا تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تھے۔

255-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان ياكل اويشرب او ينام او يجامع (الحديث 22)، و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال: يتوضا الجنب (الحديث 224ص) . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ما عليه اذا ارادان ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 161) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الجنب ياكل و يشرب (الحديث 591) تحفة الاشراف (15926) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 467) .

256-اكرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الجنب ياكل (الحديث 233) . و اكرجه النسائي في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا ارادان ياكل او يشرب (الحديث 257) . و في عشرة النساء من الكبرى، ما عليه اذا ارادان ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 159و 160) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من قال يجزئه غسل يديه (الحديث 593) مختصرًا و الحديث عند مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 21) . و ابي داؤد في الطهارة، باب الجنب ياكل (الحديث 222) . و النسائي في الطهارة، باب وضوء الجنب اذا اراد ان ينام (الحديث 258)، و في عشرة النساء من الكبرى ما عليه اذا ارادان ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 157 و158) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من قال: لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوء و الصلاة (الحديث 584) . انظر: تحفة الاشراف للمزي (17769) .

165 - باب اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنا

257 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ - قَالَتْ - غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا یا پینا ہوتا تھا تو دونوں ہاتھ دھو کر پھر کچھ کھاتے یا پیتے تھے۔

166 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے

258 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

شرح

علامہ عینی لکھتے ہیں' شیخ ابوعمر بن عبدالبر اندلسی اپنی کتاب ''التمہید'' میں تحریر کرتے ہیں' علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ حالتِ جنابت میں سوتے وقت وضو کرنے کا حکم کیا ہے؟ اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ حکم استحباب کے لیے ہے ایسا کرنا واجب نہیں ہے' تاہم اہلِ علم کا ایک گروہ اسی بات کا بھی قائل ہے کہ جنبی شخص کو جس وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد صرف شرم گاہ' جسم کے کسی دوسرے حصے پر لگی ہوئی نجاست یا دونوں ہاتھ دھونا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ حالتِ جنابت میں سوتے وقت مکمل وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک نماز کا سا وضو نہ کر لے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک جنبی شخص کے لیے وضو کیے بغیر سونے میں کوئی

257-تقدم في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا ارادان ياكل (الحديث 256) . و ليس فيه (او يشرب) .

258-تقدم في الطهارة ، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا ارادان ياكل (الحديث 256) .

حرج نہیں ہے۔ (مخلص)

* * *

259 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ وضو کرلے (تو پھر سوسکتا ہے)۔

167 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا

260 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہوجاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وضو کرو' اپنی شرمگاہ کو دھولو اور پھر سو جاؤ۔

168 - باب فِي الْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَتَوَضَّاْ

باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم)

261 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ

اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ".

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے یا کتا ہوتا ہے یا جنبی شخص ہوتا ہے۔

169 - باب فِي الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ

باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم)

262 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص (ایک مرتبہ صحبت کر لینے کے بعد) دوبارہ کرنا چاہے' تو پہلے وضو کرے۔

170 - باب اِتْيَانِ النِّسَآءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا

263 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ - وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ - قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بعض اوقات نبی اکرم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے' پھر بعد میں ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

264 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ.

259-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 23) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء للجنب اذا اراد ان ينام (الحديث 120) . تحفة الاشراف (8178 و 10552) .

260-اخرجه البخاري في الغسل ، باب الجنب يتوضأ ثم ينام (الحديث 290) . واخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 25) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب ينام (الحديث 221) . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 170) . تحفة الاشراف (7224) .

261-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل (الحديث 227)، و في اللباس ، باب في الصور (الحديث 4152) . و اخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب (الحديث 4292) . و الحديث عند: ابن ماجه في اللباس ، باب الصور في البيت (الحديث 3250) . تحفة الاشراف (10291) .

262-اخرجه مسلم في الحيض ، باب جواز نوم الجنب ، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 27) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء لمن اراد ان يعود (الحديث 220) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الجنب اذا اراد ان يعود توضا (الحديث 141) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى ، ما على من اتى المرأة ثم اراد ان يعود (الحديث 152 و 153) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الجنب اذا اراد العود توضأ (الحديث 587) مطولاً . تحفة الاشراف (4250) .

263-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يعود (الحديث 218) . تحفة الاشراف (568) .

264-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد (الحديث 140) . و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، طواف الرجل على نسائه و الاقتصار على غسل واحد و ذكر الاختلاف على معمر في خبر انس في ذلك (الحديث 150) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحدًا (الحديث 588) . تحفة الاشراف (1336) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

171 - باب حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاَةِ الْقُرْآنِ

باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

265 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَلِیًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَةَ .

☆☆ عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لا کر (وضو کیے بغیر) قرآن کی تلاوت بھی کر لیتے تھے' ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے تھے' جنابت کے علاوہ کوئی بھی چیز آپ کے تلاوت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

شرح

حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

"حیض والی عورت' جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں"۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"حیض والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے"۔

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے حیض والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہو گی' اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہو گی جنہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے' یہ لوگ (یعنی حیض' جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے غلاف کے ساتھ تھام سکتے ہیں۔

•••——•••——•••

266 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُوْ یُوْسُفَ الصَّیْدَلَانِیُّ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

265-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يقرأ القرآن (الحديث 229) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنباً (الحديث 146) بمعناه مختصراً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 266) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة (الحديث 594) . تحفة الاشراف (10186) .

266-تقدم في الطهارة ، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 265) .

الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ لَیْسَ الْجَنَابَةَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں' جبکہ وہ جنابت کی حالت نہ ہو' قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

172 - باب مُمَاسَةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ

باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا

267 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ - قَالَ - فَرَاَیْتُهُ یَوْمًا بُکْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهُ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ "اِنِّیْ رَاَیْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّیْ ." فَقُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَخَشِیْتُ اَنْ تَمَسَّنِیْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تھے' تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعا کیا کرتے تھے' ایک مرتبہ میری صبح کے وقت آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا' بعد میں دن چڑھنے کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا' لیکن تم نے مجھے دیکھ کر راستہ تبدیل کر لیا' میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا' مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ مجھے چھو لیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

268 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَهُ وَهُوَ جُنُبٌ . فَاَهْوٰی اِلَیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ "اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی' حضرت حذیفہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے' نبی اکرم ﷺ میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

269 - اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَهُ فِیْ طَرِیْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ

267-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3392) .

268-اخرجه مسلم في الحيض ، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس (الحديث 116) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يصافح (الحديث 230) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب مصافحة الجنب (الحديث 535) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (3339) .

عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ "أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ." قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ . فَقَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انہیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ میں ایک طرف ہٹ گیا' بعد میں غسل کر کے (میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا) نبی اکرم ﷺ کو ان کی غیر موجودگی کا پتہ چل گیا تھا' جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ابوہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی' اس وقت میں جنابت کی حالت میں تھا تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں غسل کرنے سے پہلے آپ کے ساتھ بیٹھوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

173 - باب اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

270 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ ." فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي . قَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ ." فَنَاوَلَتْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! مجھے ایک کپڑا پکڑا دو' انہوں نے عرض کی: میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو وہ کپڑا پکڑا دیا۔

271 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ ." قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ ." أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

269-اخرجه البخاري في الغسل، باب عرق الجنب ، و ان المسلم لا ينجس (الحديث 283)، و باب الجنب يخرج و يمشي في السوق وغيره (الحديث 285) بنحوه مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس (الحديث 371رقم عام). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصافح (الحديث 231) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مصافحة الجنب (الحديث 121) نحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب مصافحة الجنب (الحديث 534) . تحفة الاشراف (14648) .

270-اخرجه مسلم في الحيض ، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله وطهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 13) . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب استخدام الحائض (الحديث 381) تحفة الاشراف (3443) .

271-اخرجه مسلم في الحيض ، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله وطهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 11 و 12) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الحائض تناول من المسجد (الحديث 261) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 134) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة ، باب استخدام الحائض (382) . تحفة الاشراف (17446) .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے فرمایا: مجھے ایک کپڑا پکڑا دو' انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

174 - باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا

272 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کی گود میں اپنا سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک خاتون چٹائی پکڑ کر اسے مسجد میں بچھا دیتی۔ حالانکہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

175 - باب فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

273 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ .

272-انفرد به النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، و بسط الحائض الخمرة في المسجد (الحديث 383) . تحفة الاشراف (18086) .

273-اخرجه البخاري في الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امراته وهي حائض (الحديث 297) بنحوه، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7549) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 15) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في مواكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 260) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة ، باب الرجل يقرأ القرآن و راسه في حجر امراته و هي حائض (الحديث 379) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 634) بنحوه . تحفة الاشراف (17858) .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کا سرمبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا تھا' وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' لیکن نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

176 - باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

274 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْمِیُٔ اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے' اس وقت جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے' تو میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

275 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ اٰخَرُ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ اِلَیَّ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں سے اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے' حالانکہ آپ اس وقت اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے' میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

276 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں حیض کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

277 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

274-اخرجه البخاري في الحيض، باب مباشرة الحائض (الحديث 301)، و في الاعتكاف ، باب غسل المعتكف (الحديث 2031) . واخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 10) بنحوه . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، غسل الحائض راس زوجها (الحديث 385) . تحفة الاشراف (15990) .

275-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها والاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 8) . تحفة الاشراف (16394) .

276-اخرجه البخاري في الحيض، باب غسل الحائض راس زوجها و ترجيله (الحديث 295)، و في اللباس ، باب ترجيل الحائض زوجها. (الحديث 5925) . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 31) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، غسل الحائض راس زوجها (الحديث 387) تحفة الاشراف (17154) .

277-اخرجه البخاري في اللباس، باب ترجيل الحائض زوجها (الحديث 5925) تحفة الاشراف (16604) .

177 - باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا

278 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلْتُهَا هَلْ تَاْكُلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَاٰكُلُ مَعَهٗ وَاَنَا عَارِكٌ وَّكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَیَّ فِيْهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِیْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَیَّ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ فَاٰخُذُهٗ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِیْ مِنَ الْقَدَحِ .

☆☆ شریح بیان کرتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ کچھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے بلاتے تھے اور میں آپ کے ساتھ کھایا کرتی تھی' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ہڈی والا گوشت مجھے پکڑاتے اور مجھے قسم دے کر اصرار کرتے کہ میں اسے کھا لوں' میں اسے اپنے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھا کر پرے رکھ دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اس کو اٹھا لیتے اور اپنے دانتوں کے ساتھ اس گوشت کو نوچ کر کھاتے۔ آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوا ہوتا تھا' اسی طرح آپ مشروب منگواتے تو مجھے اس بارے میں قسم دیتے (یعنی اصرار کرتے) آپ خود پینے سے پہلے وہ مجھے دیتے تو میں اسے لے کر پی لیتی' پھر میں اسے رکھ دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے اور اس میں سے پیتے' پیالے میں آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے' جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

279 - اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جس جگہ منہ رکھ کر میں نے پانی پیا ہوتا تھا اور آپ میرے بچائے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

178 - باب الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا

280 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

278-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

279-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِيْ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ .

☆☆ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے' تو میں اس میں سے پی لیتی تھی' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر میں وہ آپ کو دے دیتی تھی' تو آپ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

281 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَّسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ .

☆☆ مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کچھ پیتی تھی' جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر میں اس برتن کو نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی اور آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا' اور پھر وہاں سے پانی پی لیتے تھے' اسی طرح میں کوئی ہڈی والا گوشت کھاتی تھی' جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی' میں اسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی' آپ بھی اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

179 - باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا

282 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنُفِسْتِ" . قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ .

☆☆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ بیان کرتی ہیں' کہ سیّدہ اُم سلمہ ؓ نے انہیں یہ بات بتائی ہے' کہ ایک مرتبہ میں نبی

280-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

281-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

282-اخرجه البخاري في الحيض، باب من سمى النفاس حيضًا (الحديث 298)، و باب النوم مع الحائض و هي في ثيابها (الحديث 322) مطولًا، و باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر (الحديث 323)، و في الصوم، باب القبلة للصائم (الحديث 1929) مطولًا . و اخرجه مسلم في الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (الحديث 5) مطولًا . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، مضاجعة الحائض في ثياب حيضتها (الحديث 369) . تحفة الاشراف (18270) .

اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹا ہوئی تھی' اس دوران مجھے حیض آ گیا' میں وہاں سے نکلی' پھر میں نے حیض کے کپڑے پہن لیے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ کے ساتھ اسی لحاف میں لیٹ گئی۔

283 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ اَوْ حَائِضٌ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلّٰى فِيْهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر دیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اگر اس حیض کا کچھ حصہ آپ کے جسم پر لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو دیتے تھے' اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے' پھر آپ اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر آپ واپس اسی لحاف میں آ کر لیٹ جاتے تھے' پھر اگر آپ کے جسم پر حیض کا خون لگ جاتا تو پھر آپ ایسا ہی کرتے تھے' لیکن اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے' پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

180 - باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

284 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے یعنی اس وقت جب وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی' یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنے تہبند کو اچھی طرح باندھ لے' اور پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

285 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

283-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 269)، و في النكاح، باب في اتيان الحائض و مباشرتها (الحديث 2166) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب نوم الرجل مع حليلته في الشعار الواحد و هي حائض (370)، و في القبلة، الصلاة في الشعار (الحديث 772) . تحفة الاشراف (16067) .

284-انفرد به النسائي و سياتي في الحيض والاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 371) . تحفة الاشراف (17420) .

285-اخرجه البخاري في الحيض، باب مباشرة الحائض، باب الحائض (الحديث 300) بنحوه، و في الاعتكاف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031) بنحوه . واخرجه مسلم في الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الازار (الحديث 1) . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 268) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مباشرة الحائض (الحديث 132) بنحوه . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 372)، و في عشرة النساء من الكبرى، مضاجعة الحائض و مباشرتها (الحديث 233)، و الرخصة في ان تحدث المراة بما يكون بينها و بين زوجها (الحديث 242) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما للرجل من امراته اذا كانت حائضًا (الحديث 636) تحفة الاشراف (15982) .

كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ہم میں سے کسی ایک کو جب حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے پھر آپ اس کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

286 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُوْلُ نَدَبَةَ - مَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ . فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اس وقت اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا جو نصف ران یا گھٹنوں تک آتا تھا (یہاں پر یہ شک راوی کو ہے)۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس خاتون نے کپڑا اچھی طرح باندھا ہوا ہوتا تھا۔

181 - باب تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: "لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں"

287 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَأَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى) الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَأَنْ يَصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے' گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے' لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس

286-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 267) . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنعه اذا حاضت احدى نسائه (الحديث 374) . تحفة الاشراف (18085) .

287-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قرائة القرآن فيه (الحديث 16) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في مواكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 258) مطولاً، و في النكاح، باب في اتيان الحائض و مباشرتها (الحديث 2165) مطولاً . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن ، باب و من سورة البقرة (الحديث 2977 و 2978) مطولاً . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب ما ينال من الحائض (الحديث 367) مطولاً . في عشرة النساء من الكبرى، ما ينال من الحائض (الحديث 212)، و في التفسير؛ سورة البقرة، قوله: (يسالونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض (الحديث 57) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة ، باب ماجاء في مواكلة الحائض و سورها (الحديث 644) بنحوه تحفة الاشراف (308) .

بارے میں دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

"لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: یہ گندگی ہے"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ کھا پی لیا کریں اور گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں' صحبت کے علاوہ وہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

182 - باب مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ أَتٰى حَلِيْلَتَهُ فِيْ حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا .

باب: جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟

288 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

183 - باب مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آ جائے' تو وہ کیا کرے؟

289 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

288-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في اتيان الحائض (الحديث 264)، و في النكاح ، باب في كفارة من اتى حائضا (الحديث 2168) . واخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة ، ذكر ما يجب على من اتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى: (الحديث 368)، و في النساء من الكبرى، ما يجب على من وطيء امراته في حال حيضتها و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس في ذلك (الحديث 213 و 214)، و ذكر الاختلاف على الحكم بن عتيبة فيه (الحديث 218) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في كفارة من اتى حائضا (الحديث 640) تحفة الاشراف (6490) .

289-اخرجه البخاري في الحيض ، باب الامر بالنفساء اذا نفسن (الحديث 294)، و في الاضاحي، باب الاضحية للمسافر و النساء (الحديث 5548) و باب من ذبح ضحية غيره (الحديث 5559) . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة، و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 119) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب بدء الحيض و هل يسمى الحيض نفاسًا (الحديث 347)، وفي مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2740) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك ، باب الحائض تقضي المناسك الا الطواف (الحديث 2963) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، ما يفعل من اهل بالحج و اهدى (الحديث 2990) . تحفة الاشراف (17482) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ "مَا لَكِ اَنَفِسْتِ ." فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ "هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ." وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب نبی اکرم ﷺ "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے' تم وہ تمام افعال سرانجام دو! جو حاجی سرانجام دیتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا' (اس موقع پر) نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

184 - باب مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟

290 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ "اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ ."

☆☆ امام جعفر صادق ؓ بیان کرتے ہیں' میرے والد (امام محمد الباقر ؓ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ پچیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے' جب نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس ؓ نے محمد بن ابوبکر ؓ کو جنم دیا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غسل کر کے شرمگاہ پر کپڑے کو باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

185 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

291 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ

290-انفرد به النسائي، و ياتي في الغسل و التيمم، باب اغتسال النفساء عند الاحرام (الحديث 427) . تحفة الاشراف (2617) .

291-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها (الحديث 363) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (393) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 628) . تحفة الاشراف (18344) .

الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ "حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ ."

☆☆ سیدہ اُم قیس بنت محصن ؓ بیان کرتی ہیں' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لکڑی کے ذریعے کھرچ کر اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو لو۔

شرح

نجاست کے احکام

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نجاست کو پاک کرنے کے دس طریقے ہیں:

ایک طریقہ نجاست کو دھونا ہے' نجاست کو پانی اور ہر بہتی ہوئی پاک چیز کے ذریعے پاک کیا جا سکتا ہے' جس چیز کے ذریعے نجاست دور ہو سکتی ہو جیسے سرکہ' گلاب اور اس کی مانند دیگر اشیاء ہیں' یعنی اگر کسی کپڑے کو ان میں بھگو کر نچوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن جب کپڑے کو کسی چیز میں بھگویا جائے اور نچوڑا جائے اور وہ نہ نچڑے' اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں ہے' جیسے تیل۔

مسئلہ: چھاچ' دودھ اور شیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: بہتی ہوئی چیزوں کے ذریعے نجاست کو دھویا جا سکتا ہے' ان میں آبِ مستعمل بھی شامل ہے' یہ امام محمد ؒ کا قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ ؒ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر نجاست نظر آتی ہو' تو عین نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کے اصل کو بھی دور کرنا ضروری ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی نجاست ہونی چاہیے جس کا اثر دور ہو سکتا ہو' اس بارے میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر ایک ہی مرتبہ دھونے کے نتیجے میں نجاست اور اس کا اثر ختم ہو جاتے ہیں' تو یہی کافی ہوگا اور اگر تین مرتبہ دھونے سے بھی ختم نہیں ہوتے ہیں' تو اس وقت تک دھویا جائے جب تک وہ بالکل ختم نہیں ہو جاتے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر وہ نجاست کی کوئی ایسی قسم ہو جس کا نشان مشقت کے بغیر دور نہیں ہو سکتا' یعنی اس نشان کو ختم کرنے کے لیے پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز یعنی صابن وغیرہ کی بھی ضرورت پیش آئے تو پھر اس نشان کو دور کرنے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ (تبیین)

مسئلہ: اسی طرح نشان دور کرنے کے لیے گرم پانی سے بھی دھونے کا تکلف نہ کیا جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اسی بنیاد پر فقہاء نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا لباس پر مہندی یا کوئی ایسی چیز لگ جاتی ہے جو رنگ دار ہے، لیکن ناپاک ہے، تو جب دھوتے ہوئے اس کا پانی صاف ہو جائے تو وہ ہاتھ یا کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ اس پر رنگ کا نشان موجود ہو۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر نجاست ایسی ہو جو نظر نہ آتی ہو، تو اسے تین مرتبہ دھولیا جائے گا۔ (محیط) اور اگر وہ کسی ایسی چیز پر لگی ہوئی ہو جو نچوڑی جا سکتی ہو، تو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہوگا، تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح نچوڑا جائے گا، اتنا کہ اگر بعد میں اسے نچوڑا جائے تو اس میں سے پانی نہ گرے، اس میں ہر شخص کے نچوڑنے کی قوت کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ نچوڑنا بھی کافی ہے اور یہی قول زیادہ آسان ہے۔ (کافی)

مسئلہ: نوازل میں یہ بات مذکور ہے کہ فتویٰ اسی بات پر ہے۔ (تاتارخانیہ) تاہم پہلے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جو چیز نچوڑی نہ جا سکتی ہو، اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا تو پھر وہ پاک ہو گی کیونکہ خشک کرنے کے نتیجے میں بھی نجاست نکل جاتی ہے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ وہ اتنی دیر تک پڑا رہے کہ اس سے پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، مطلق سوکھنا شرط نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی عورت گوشت یا گیہوں شراب میں پکا لیتی ہے، تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تین مرتبہ پانی میں اسے پکائے گی اور ہر مرتبہ خشک کرے گی تو پاک ہوں گے، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اب وہ کسی صورت میں پاک نہیں ہوں گے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

پیشاب والی زمین کو پاک کرنا

مسئلہ: اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو، تو اگر زمین نرم ہے، تو تین مرتبہ بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے، تو فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان پر پانی ڈالا جائے گا اور ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑا جائے گا، پھر اُون یا پاک کپڑے کے ذریعے اسے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے زمین پاک ہو گی۔

مسئلہ: زمین یا درخت پر نجاست لگ جائے اور بارش برس جائے، جس کے نتیجے میں نجاست کا کوئی نشان باقی نہ رہے، تو پاک ہو گا، لکڑی کا بھی یہی حکم ہے، اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو، تو اگر زمین نرم ہو، تو تین مرتبہ پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہو، تو پانی ڈالنے کے بعد اسے رگڑا جائے گا اور پھر اُون یا کسی اور پاک کپڑے کے ذریعے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گی، اگر اس پر اتنا پانی ڈال دیا جائے کہ نجاست کا بو اور رنگ باقی نہ رہے اور پھر وہ خود ہی خشک ہو جائے تو وہ بھی زمین پاک ہو جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر برتن یا شراب کا مسئلہ پرانا ہو، تو تین مرتبہ پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (قاضی خان) تاہم یہ حکم اس وقت

ہوگا جب شراب کی بو اس میں باقی نہ رہے۔ (تاتارخانیہ)

چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: جب چمڑے کی دباغت کر لی جائے، پھر اس پر نجاست لگ جائے تو اگر وہ اتنا سخت ہو کہ اس کی سختی کی وجہ سے نجاست اس کے اندر جذب نہ ہو سکتی ہو، تو ائمہ کے قول کے مطابق محض دھونے کی وجہ سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر نجاست اس کے اندر جذب ہو سکتی ہو اور نچوڑا جا سکتا ہو، تو تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ نچوڑا جائے گا تو وہ پاک ہو جائے گا، اگر اسے نچوڑا نہیں جا سکتا تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تین مرتبہ دھونے کے بعد ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لوہے اور اس طرح کی دوسری صیقل شدہ چیزیں اگر ان پر نجاست لگ جائے اور اس کے اندر جذب نہ ہو، تو جس طرح وہ دھونے سے پاک ہوتی ہیں، اسی طرح پاک کپڑے سے صاف کرنے سے بھی پاک ہو جائیں گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس حوالے سے تر یا خشک، جسم دار یا بے جسم نجاست میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر منی کپڑے پر لگ جاتی ہے، تو اگر وہ تر ہے، تو اسے دھونا واجب ہوگا اور اگر کپڑے پر لگنے کے بعد خشک ہو گئی تو استحسان کے پیش نظر اسے صرف مل کے جھاڑ دینا کافی ہوگا۔ (عتابیہ)

مسئلہ: اس حوالے سے مرد یا عورت کی منی میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور مل کر جھاڑ دینے کے بعد اگر منی کا نشان باقی رہ جاتا ہے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا، بالکل اسی طرح جیسے دھونے کے بعد بھی اس کا نشان رہ جائے (تو کوئی حرج نہیں ہے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر منی جسم پر لگ جاتی ہے، تو وہ دھوئے بغیر پاک نہیں ہوگا، خواہ منی تر ہو یا خشک ہو، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی روایت منقول ہے۔ (کافی، قاضی خان، خلاصہ)

نجاست کا خشک ہو جانا

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت نجاست کا خشک ہو جانا یا اس کا نشان ختم ہو جانا ہے، جب زمین خشک ہو جائے اور اس سے نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ نماز ادا کرنے کے لیے پاک ہو جاتی ہے، لیکن تیمم کرنے کے لیے پاک نہیں ہوتی ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس حوالے سے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے، آگ کے ذریعے خشک ہوئے، ہوا کے ذریعے خشک ہوئے یا سائے میں خشک ہونے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: زمین کے حکم میں وہ تمام چیزیں شامل ہوں گی جو زمین میں قائم ہوتی ہیں، ان میں دیواریں، درخت، گھاس وغیرہ سب شامل ہیں جبکہ وہ زمین پر کھڑے ہوئے ہوں، لیکن اگر گھاس، لکڑی یا بانس وغیرہ کٹ جاتے ہیں اور پھر ان پر نجاست لگ جاتی ہے تو وہ اب دھوئے بغیر پاک نہیں ہوں گے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر زمین پر اینٹیں فرش کے طور پر بچھی ہوئی ہوں تو ان کا حکم زمین کا ہوگا، یعنی وہ خشک ہونے سے پاک ہو جائیں

گی' لیکن اگر انہیں ویسے ہی زمین پر رکھا گیا ہو اور مقصد انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو' تو پھر انہیں دھونا ضروری ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت گوبر کو جلانا ہے' جب وہ جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ نجس نہیں رہے گا اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی طرح بکری کے سر میں خون بھرا ہوا تھا' اسے جلا دیا گیا اور خون اس سے زائل ہو گیا تو وہ پاک قرار دیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح نجس مٹی کے ذریعے کوئی برتن یا ہنڈیا بنائی گئی پھر اسے پکا لیا گیا تو وہ پاک ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: یہی حکم ان اینٹوں کا بھی ہو گا جو نجس پانی کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور پھر انہیں پکا لیا جاتا ہے۔ (فتاوی غراب)

مسئلہ: کوئی عورت تندور گرماتی ہے اور پھر اسے اپنے کپڑے کے ذریعے پونچھ لیتی ہے' جس میں نجاست لگی ہوئی تھی تو اگر تندور میں روٹی لگنے سے پہلے وہ تری آگ کی گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکی تھی تو روٹی نجس نہیں ہو گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی تندور میں گوبر یا لید کے ذریعے آگ جلائی گئی ہو' تو اس میں روٹی پکانا مکروہ ہے اور اگر اس پر پانی چھڑک لیا جائے تو یہ کراہت ختم ہو جائے گی۔ (قنیہ)

مسئلہ: نجاست کا ایک حکم تبدیل ہونے کی ایک صورت اس کی حالت کا بدل جانا ہے' اگر شراب کسی مٹکے میں رکھی ہوئی تھی اور وہ سرکہ بن گئی تو بالاتفاق وہ مٹکا پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: شراب کے ذریعے اگر آٹا گوندھا گیا تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہو گا' لیکن اگر اس میں سرکہ ڈال دیں اور شراب کا اثر ختم ہو جائے (اور وہ سرکہ بن جائے) تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر شراب میں نجس سرکہ ڈال دیا جائے اور وہ شراب سرکہ ہو جائے تو وہ نجس ہی رہے گی کیونکہ اس میں ملا ہوا سرکہ نجس تھا' وہ تبدیل نہیں ہوا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں ایک صورت یہ ہے کہ چمڑے کو دباغت کے ذریعے' جانور کے گوشت کو ذبح کے ذریعے اور کنویں کو پانی نکالنے کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے' اس کی تفصیلات پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ: چوہا گھی میں گر کر مر جاتا ہے' اگر وہ گھی جما ہوا تھا تو اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے گا اور باقی گھی پاک ہو گا' اسے کھایا جا سکتا ہے' لیکن اگر گھی پگھلا ہوا ہو' تو اسے کھانا جائز نہیں ہو گا' لیکن کھانے کے علاوہ دوسری صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں' جیسے چراغ وغیرہ جلانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے' یا چمڑے کی دباغت کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (خلاصہ)

•••——•••——•••

292 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ حِجْرِهَا اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ".

☆☆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کا مسئلہ دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر اسے پانی کے ذریعے دھو لو' پھر اس پر پانی چھڑکو اور وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کر لو۔

186 - باب الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم

293 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى.

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جو آپ نے صحبت کرنے کے وقت پہنے ہوتے تھے' تو سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ آپ کو اس میں کوئی نجاست لگی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔

187 - باب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

294 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ لَفِيْ ثَوْبِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی' پھر

292- اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 227) بنحوه، و في الحيض، باب غسل دم المحيض (الحديث 307) بنحوه. و اخرجه مسلم في الطهارة، باب نجاسة الدم و كيفية غسله (الحديث 110). و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها (الحديث 361 و 362) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب (الحديث 138). و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 392). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 629) بنحوه. تحفة الاشراف (15743).

293- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الصلاة في الثوب الذي يصيب اهله فيه (الحديث 366). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه (الحديث 540). تحفة الاشراف (15868).

294- اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل المني و فركه، و غسل ما يصيب من المراة (الحديث 229 و 230) و باب اذا غسل الجنابة او غيرها فلم يذهب اثره (الحديث 231 و 232). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 108) بنحوه. و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 373). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب غسل المني من الثوب (الحديث 117) مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المني يصيب الثوب (الحديث 536) بنحوه مطولاً تحفة الاشراف (16135).

آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے' حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا تھا۔

188 - باب فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی کو کھرچ دینا

295 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ - وَقَالَتْ مَرَّةً اُخْرَى الْمَنِيَّ - مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں (نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے) جنابت (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

296 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو صرف کھرچا کرتی تھی (اسے دھوتی نہیں تھی)۔

297 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

298 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَرَاهُ فِيْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحُكُّهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں اگر وہ (منی) نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھتی تھی تو اسے کھرچ دیتی تھی۔

299 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ میں نبی اکرم ﷺ کے

295-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16057) .

296-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 106 و 107) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 371) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 297 و 298) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في فرك المني من الثوب (الحديث 537) بمعناه . تحفة الاشراف (17676) .

297-تقدم في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 296) .

298-تقدم في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 296) .

299-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 105 و 107) . تحفة الاشراف (15941) .

کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

300 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَجِدُهُ فِيْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحُتُّهُ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آتی تھی' تو میں اسے کھرچ دیتی تھی۔

189 - باب بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو' اس کے پیشاب کا حکم

301 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

☆☆ سیدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ وہ اپنے کم سن بچے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ بچہ ابھی کچھ کھاتا نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس بچے نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اسے اپنے کپڑے پر چھڑکا' آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو' اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے' البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں' کچھ کھاتے نہ ہوں' ان کے پیشاب کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک' امام ابوحنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو' اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی اگر وہ

300-اخرجه مسلم في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 107م) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب فرك المني من الثوب (الحديث 539) . تحفة الاشراف (15976) .

301-اخرجه البخاري في الوضوء، باب بول الصبيان (الحديث 223) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله (الحديث 103) . وفي السلام ، باب التداوي بالعود الهندي، و هو الكست (الحديث 86) بنحوه و (الحديث 87) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب (الحديث 374) . و اخرجه الترمذي في الطهارة باب ما جاء في نضح بول الغلام قبل ان يطعم (الحديث 71) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها . باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 524) بنحوه . تحفة الاشراف (18342) .

کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

امام مالک کے شاگرد شیخ عبداللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا نہ شروع کر دے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آ سکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ ا حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے' تاہم اگر اسے دھولیا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو گی۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' شیخ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے' یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

•••—•••—•••

302 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی بچہ لایا جاتا' اور آپ پر پیشاب کر دیتا تو نبی اکرم ﷺ پانی منگوا کر اس پر بہا دیا کرتے تھے۔

190 - باب بَوْلِ الْجَارِيَةِ

باب: بچی کے پیشاب کا حکم

303 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ".

☆☆ حضرت ابوسمح ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

302-اخرجه البخاري في الوضوء، باب بول الصبيان (الحديث 222) . تحفة الاشراف (17163) .

303-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12052) .

191 - باب بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے پیشاب کا حکم

304 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ . وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تُرِكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا .

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اسلام کے حوالے سے کچھ گفتگو کی' پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور پالنے والے لوگ ہیں' ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں' ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کچھ اونٹنیاں اور ایک چرواہا ساتھ لے کر مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلے جائیں اور وہاں وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں (ایسا کرنے پر) وہ لوگ تندرست ہو گئے' وہ لوگ حرہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے' انہوں نے تندرست ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا' ان کو پکڑ کر لایا گیا' ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں' ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور پھر انہیں پتھریلی زمین پر اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

305 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا

304-اخرجه البخاري في المغازي، باب قصة عكل و عرينة (الحديث 4192)، و في الطب، باب من خرج من ارض لا تلايمه (الحديث 5727) . و اخرجه مسلم في القسامة، باب حكم المحاربين و المرتدين (الحديث 13م) بنحوه . و الحديث عند : البخاري في الجهاد، باب العون بالمدد (الحديث 3064)، و في المغازي، باب غزوة الرجيع و رعل و ذكوان و بئر معونة (الحديث 4090) . تحفة الاشراف (1176) .

305-انفرد به النسائي، و سياتي في تحريم الدم، ذكر اختلاف طلحة بن المصرف و معاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث (الحديث 4046) . تحفة الاشراف (1664) .

الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ. قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَّهُوَ يُحَدِّثُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِكُفْرٍ اَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَنَسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ عرینہ قبیلے کے کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا' مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی' اس کے نتیجے میں ان کے رنگ زرد ہو گئے اور پیٹ بڑھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی اونٹنیوں کی طرف بھیج دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں' جب وہ لوگ تندرست ہو گئے' تو ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹنیوں کو ساتھ لے گئے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے ایک مہم روانہ کی' انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس وقت کے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' جنہوں نے یہ حدیث اس کے سامنے بیان کی تھی' ایسا ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا یا ان کے گناہ (یعنی قتل کرنے کی وجہ سے ہوا تھا؟) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف طلحہ نامی راوی نے اس روایت کو یحییٰ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تاہم میرے نزدیک درست یہ ہے۔ یہ روایت یحییٰ کے حوالے سے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

192 - باب فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے گوبر کا کپڑے پر لگ جانا

306 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَاٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جُلُوْسٌ وَّقَدْ نَحَرُوْا جَزُوْرًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَيُّكُمْ يَاْخُذُ هٰذَا

306-اخرجه البخاري في الوضوء، باب اذا القي على ظهر المصلي قذر او جيفة لم تفسد عليه صلاته (الحديث 240) بنحوه، و في الصلاة، باب المراة تطرح عن المصلي شيئًا من الاذى (الحديث 520) بنحوه، و في الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة (الحديث 2934) بنحوه، و في الجزية و الموادعة، باب طرح جيف المشركين في البئر، ولا يوخذ لهم ثمن (الحديث 3185) بنحوه، و في مناقب الانصار، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3854) بنحوه و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين و المنافقين (الحديث 107) مطولًا و (الحديث 108 و 109) بنحوه و الحديث عند البخاري في المغازي، باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على كفار قريش (الحديث 3960) و مسلم في الجهاد و السير، باب ما لقي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين و المنافقين (الحديث 110) . تحفة الاشراف (9484) .

الْفَرْثَ بِدَمِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهٗ سَاجِدًا فَيَضَعُهٗ - يَعْنِيْ - عَلٰى ظَهْرِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهَا فَاَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهٖ ثُمَّ اَمْهَلَهٗ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَآءَتْ تَسْعٰى فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ "اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ". ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ." حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً مِّنْ قُرَيْشٍ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ قَلِيْبٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں ہمیں یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے' قریش کے کچھ افراد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے' ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا' ان میں سے کسی ایک نے کہا: تم میں سے کون شخص اس اونٹ کی اوجھ کو اس کے خون سمیت اُٹھا کر اس وقت ان (یعنی نبی اکرم ﷺ) پر رکھ دے گا کہ جب وہ سجدے میں جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں' کہ ان میں سے ایک بدبخت شخص اُٹھا' اس نے اس اوجھ کو اُٹھایا اور وہ لے کر آ گیا' پھر اس نے انتظار کیا' جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو اس نے اس اوجھ کو آپ کی پشت پر رکھ دیا' جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں پتہ چلا تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں' حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں' انہوں نے اس اوجھ کو نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سے ہٹایا' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے تین مرتبہ یہ دعا کی: اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے' اے اللہ! ابوجہل بن ہشام' شیبہ بن ربیعہ' عتبہ بن ربیعہ' عقبہ بن ابومعیط پر گرفت کر! نبی اکرم ﷺ نے سات افراد کا نام لے کر تذکرہ کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم ﷺ پر کتاب نازل کی ہے! میں نے غزوہ بدر کے دن ان سب افراد کو ایک پرانے گڑھے میں مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا ہے۔

193 - باب الْبُزَاقِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم

307 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ فَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ لیا اور اس میں تھوک دیا' پھر آپ نے اس کو مل دیا۔

308 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

307-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (591) .

308-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد، في الصلاة و غيرها (الحديث 53) بمعناه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها (الحديث 1022) بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (14669) .

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَإِلَّا". فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنے کپڑے میں اس طرح تھوک دیتے تھے اور پھر آپ اسے مل کرتے تھے۔

194 - باب بَدْءِ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا آغاز (کیسے ہوا)

309 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' جب ہم بیداء (راوی کو شک ہے' کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا' نبی اکرم ﷺ نے ہار کی تلاش میں وہیں قیام کیا' آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑاؤ کر لیا' اس جگہ پر پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے' کہ سیدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے لوگوں کو اور نبی اکرم ﷺ کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے' جبکہ یہاں آس پاس بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے نبی اکرم ﷺ کو اور لوگوں کو یہاں رُکنے پر مجبور کر دیا ہے' جبکہ یہاں آس پاس پانی بھی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے پہلو میں مارا' میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ میرے زانوں پر آرام فرما تھے۔ نبی اکرم ﷺ سوئے رہے' یہاں تک کہ صبح کے وقت وہاں پانی موجود نہیں تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی' اس وقت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اس اونٹ کو اُٹھایا جس پر میں سوار تھی' تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

309-اخرجه البخاري في التيمم، باب . 1 . (الحديث 334)، و في فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لو كنت متخذا خليلاً) (الحديث 3672)، و في التفسير، باب (فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا طيباً) (الحديث 4607)، و في الحدود، باب من ادب اهله او غيره دون السلطان (الحديث 6844) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 108) . و اخرجه النسائي في العسرة، سورة النساء، قوله تعالى: (فلا و ربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم) ، (الحديث 127) . و الحديث عند: البخاري في النكاح، باب قول الرجل لصاحبه: هل اعرستم الليلة (الحديث 5250) . تحفة الاشراف (17519) .

195 - باب التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کی حالت میں تیمم کرنا

310 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆☆ عمیر بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار' ہم حضرت ابوجہیم بن حارث انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت ابوجہیم بولے: نبی اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' ایک شخص آپ کے سامنے آیا' اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ دیوار کی طرف بڑھے' اور (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا' پھر آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

311 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ

310-اخرجه البخاري في التيمم، باب التيمم في الحضر اذا لم يجد الماء و خاف فوت الصلاة (الحديث 337) و اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 114) تعليقاً . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم في الحضر (الحديث 329) . تحفة الاشراف (11885) .

311-اخرجه البخاري في التيمم، باب المتيمم هل ينفخ فيهما (الحديث 338) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 112 و 113) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 322 و 323 و 324 و 325 و 326) . و اخرجه النسائي في الطهارة، نوع آخر من التيمم (الحديث 317)، و نوع آخر (الحديث 318) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة (الحديث 569) . و الحديث عند : البخاري في التيمم، باب التيمم للوجه و الكفين (الحديث 339 و 340 و 341 و 342 و 343) . و ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 327 و 328) و الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم (الحديث 144) . تحفة الاشراف (10362) .

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ . قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ". فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ - وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِیْ فِيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَی الْكَفَّيْنِ - فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر ؓ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' پھر مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر ؓ بولے: تم نماز ادا نہ کرو تو حضرت عمار بن یاسر ؓ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب آپ اور میں ایک مہم میں شریک ہوئے تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی' پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے' پھر ان پر پھونک ماری' پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

یہاں سلمہ نامی راوی کو شک ہے' اسے یہ بات پتہ نہیں ہے' کہ روایت کے الفاظ میں کہنیوں تک مسح کرنے کا ذکر ہے یا ہتھیلیوں تک کرنے کا ذکر ہے۔

تو حضرت عمر ؓ بولے: تم جدھر کا رخ کرنا چاہتے ہو' ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں۔

312 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِی الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ".

☆☆ حضرت عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں اس وقت اونٹوں میں (یعنی آبادی سے باہر) موجود تھا' مجھے وہاں پانی نہیں ملا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' جس طرح کوئی جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کی بجائے صرف تیمم کر لینا کافی تھا۔

197 - باب التَّيَمُّمِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران تیمم کرنا

313 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ

312-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10368) .

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُوْلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰی اَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَی الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ اِلَی الْاٰبَاطِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ' حضرت عمار ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اولات الجیش کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ ؓ بھی تھیں' "ظفار کے یمنی پتھروں" سے بنا ہوا ان کا ہار گر کر ٹوٹ گیا' لوگ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے' یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' اس بات پر حضرت ابوبکر ؓ نے سیّدہ عائشہ ؓ سے غصے کا اظہار کیا اور بولے: تم نے لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے' حالانکہ ان کے پاس پانی بھی نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت کا حکم نازل کیا' تو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے' پھر انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور مٹی کو جھاڑا نہیں' اس کے ساتھ انہوں نے اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا' انہوں نے ظاہری حصے کا کندھے تک اور نیچے والے حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

198 - باب الْاِخْتِلَافِ فِیْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کے طریقے میں اختلاف

314 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَاَيْدِيْنَا اِلَی الْمَنَاكِبِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مٹی کے ساتھ تیمم کیا ہے' ہم نے اپنے چہروں اور کندھوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کیا تھا۔

199 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِی الْيَدَيْنِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا

313-اخرجه ابو داوٗد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 320) . تحفة الاشراف (10357) .

314-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في السبب (الحديث 566) مختصراً . تحفة الاشراف (10358) .

315 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ وَّعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَاِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ لَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّیَ حَتّٰی اَجِدَ الْمَاءَ ۔ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَتَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَی الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ اَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِی التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ "اِنْ كَانَ الصَّعِيْدُ لَكَافِيَكَ ۔" وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ ۔

فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ ۔ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ ۔ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ ۔

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیرالمؤمنین! بعض اوقات ہمیں ایک ماہ اور دو ماہ تک پانی نہیں ملتا' تو حضرت عمرؓ بولے: اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو میں نماز اس وقت تک ادا نہیں کروں گا' جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا' تو حضرت عمار بن یاسرؓ بولے: اے امیرالمؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب آپ فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم اونٹ چرا رہے تھے' آپ کو پتہ تو ہے' کہ اس وقت ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی' تو حضرت عمرؓ بولے: جی ہاں! تو حضرت عمار بن یاسرؓ بولے: میں' تو اس وقت مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا' پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیے اور فرمایا: تمہارے لیے مٹی ہی کافی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں' پھر ان پر پھونک ماری' پھر آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں کے بعض حصے کا مسح کیا' تو حضرت عمرؓ بولے: اے عمار! اللہ سے ڈرو! انہوں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ چاہیں' تو میں اس بات کا تذکرہ نہیں کروں گا' تو حضرت عمرؓ بولے: نہیں! ہم تمہیں اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف تم رخ کرتے ہو۔

200 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

316 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ عَمَّارٌ اَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰكَذَا ۔" وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِیْ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ۔

315-تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضر (الحديث 311) .

316-تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضر (الحديث 311) .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کیا جواب دیں' تو حضرت عمارؓ بولے: کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب ہم ایک مہم میں شریک تھے' مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنے دونوں ہاتھ' اپنے گھٹنوں پر مارے' پھر ان میں پھونک ماری' پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

201 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

317 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَدْ سَمِعَهُ الْحَكَمُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَجْنَبَ رَجُلٌ فَاَتٰی عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً ۔ قَالَ لَا تُصَلِّ ۔ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ ۔" وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَّنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ دَلَكَ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰی ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ۔ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ ۔ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهٗ ۔ وَذَكَرَ شَيْئًا فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ وَّزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ ۔

☆☆ عبدالرحمٰن کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی' وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے' مجھے پانی نہیں ملا' تو حضرت عمرؓ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں ملتا) تو حضرت عمارؓ نے ان سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ ہم جنگی مہم میں شریک تھے' تو ہمیں جنابت لاحق ہوگئی' آپ نے تو نماز ہی ادا نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا اور نماز ادا کر لی' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کو زمین پر ایک مرتبہ مارا' پھر اس میں پھونک ماری' پھر اس کے ذریعے دوسرے ہاتھ کو مل لیا' پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرؓ نے کوئی بات کہی جو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ کیا بات تھی۔ پھر حضرت عمرؓ بولے: اگر تم چاہو تو اس واقعے کو بیان نہ کرو۔

اس کے بعد راوی نے اس کی سند میں ابو مالک سے منقول ہونے کے حوالے سے کوئی بات ذکر کی ہے۔

317-تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضر (الحديث 311) .

سلمہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں' جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

202 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ

باب: ایک اور طریقہ

318 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ . فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اِنَّمَا يَكْفِيكَ ." وَضَرَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ - شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِىْ فِيهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ - قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ . فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَاِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ اَحَدٌ غَيْرُكَ . فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا اَدْرِىْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور مجھے پانی نہیں ملا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے' تو ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو جہاں تک آپ کا تعلق ہے' تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی' البتہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے' پھر ان میں پھونک ماری' پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

یہاں پر سلمہ نامی راوی کو شک ہے' وہ فرماتے ہیں' کہ مجھے نہیں معلوم کہ کہنیوں تک مذکور ہونے کا تذکرہ ہے یا کلائیوں تک کا تذکرہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تمہیں اس کی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دونوں ہتھیلیوں' چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

منصور نامی راوی نے ان سے کہا: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیونکہ آپ کے علاوہ اور کسی نے بھی بازوؤں کا ذکر نہیں کیا۔

اس وجہ سے سلمہ نامی راوی کو شک ہے' وہ فرماتے ہیں' کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں انہوں نے دونوں بازوؤں کا ذکر کیا ہے یا نہیں کیا؟

318-تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضر (الحديث 311) .

203 - باب تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا

319 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ مُوسٰى فَقَالَ اَبُو مُوسٰى اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِىْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُولَ هٰكَذَا ." وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ عَلٰى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں' میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا مجھے جنابت لاحق ہوگئی' مجھے پانی نہیں ملا' میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اس طرح کر لیتے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے' پھر ان کے ذریعے دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا' پھر ان میں پھونک ماری' پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر' دونوں بازوؤں پر پھیرا اور چہرے پر پھیرا۔

تو حضرت عبداللہ بولے: کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر اکتفاء نہیں کیا تھا۔

204 - باب التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

320 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ "يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ الْقَوْمِ ." فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ . قَالَ "عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ ."

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا اور

319-اخرجه البخاري في التيمم، باب اذا خاف الجنب على نفسه المرض او الموت او خاف العطش تيمم (الحديث 345) بنحوه مختصرًا و (الحديث 346 و 347) بنحوه مطولًا و اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 110 و 111) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 321) مطولًا . تحفة الاشراف (10360) .

320-اخرجه البخاري في التيمم، باب . 0 0 9 الحديث 348) . تحفة الاشراف (10876)

اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مٹی استعمال کرو' وہ تمہارے لیے کافی ہوگی۔

205 - باب الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا

321 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ ."

☆☆ حضرت ابوذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

206 - باب فِيْمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَلَا الصَّعِيْدَ

باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟)

322 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّنَاسًا يَطْلُبُوْنَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِىْ مَنْزِلٍ نَّزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر ؓ اور بعض دیگر افراد کو سیدہ عائشہ ؓ کا ہار تلاش کرنے کے لیے بھیجا' جو کسی پڑاؤ میں وہ بھول گئی تھیں (یعنی ان سے گر گیا تھا) اس دوران نماز کا وقت ہوگیا' لوگ وضو کی حالت میں نہیں تھے اور انہیں وضو کرنے کے لیے پانی بھی نہیں ملا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کرلی' بعد میں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کی' اس وقت حضرت اسید بن حضیر ؓ نے (سیدہ عائشہ ؓ سے) یہ کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء کرے! اللہ کی قسم! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی صورتِ حال درپیش ہوئی جو آپ کو ناپسند ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر کا ذریعہ بنادیا۔

321-اخرجه ابو دؤد في الطهارة، باب الجنب يتيمم (الحديث 332) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم للجنب اذا لم يجد الماء (الحديث 124) مطولاً . تحفة الاشراف (11971) .

322-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 317) . تحفة الاشراف (17205) .

323 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اَصَبْتَ ." فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِىْ "اَصَبْتَ ."

☆☆ طارق نامی راوی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی' اس نے نماز ادا نہیں کی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے' ایک مرتبہ ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کرکے نماز ادا کرلی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے بھی وہی جواب دیا جو دوسرے کو دیا تھا' یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

* * *

323-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4982) .

2 - كِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب: (مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "(مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات" میں 13 تراجم ابواب اور 23 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 9 ہوگی۔

1 - باب

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاۤءً طَهُوْرًا)
وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ)
وَقَالَ تَعَالٰى (فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور ہم نے پاک کرنے والا پانی آسمان سے نازل کیا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اور اس نے تم پر آسمان سے پانی نازل کیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کر دے"۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو"۔

324 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ "اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ"۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا، تو

324-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الماء لا يجنب (الحديث 68) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرخصة في ذلك (الحديث 65) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة بفضل و ضوء المراة (الحديث 370 و 371) بنحوه تحفة الاشراف (6103) .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیا، اس خاتون نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

شرح

پانی کے بارے میں احکام

ان پانیوں کا بیان جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے

مسئلہ: تین قسم کے پانیوں کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے:

(ا) جاری پانی: جاری پانی سے مراد وہ پانی ہے جس میں تنکا بہہ جاتا ہے۔ (کنز خلاصہ)

مسئلہ: بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جسے لوگ جاری سمجھتے ہیں وہ جاری پانی شمار ہوگا اور یہی قول صحیح ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جاری پانی کا ذائقہ، رنگ یا بو نجاست کے ملنے کی وجہ سے جب تک تبدیل نہیں ہوتے ہیں، اُس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر جاری پانی میں کوئی نجس چیز ڈال دی جاتی ہے جیسے مردار، شراب تو جب تک اس جاری پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو تبدیل نہیں ہوتی، اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر بہت سے لوگ کسی نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کر لیتے ہیں، تو ایسا وضو کرنا جائز ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی چھوٹا حوض ہو، جس میں ایک طرف سے پانی آ رہا ہو اور دوسری طرف سے نکل رہا ہو، تو ایسی صورت میں بھی بہت سے افراد کا مل کر ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: اگر کسی چھوٹے حوض میں ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے، تو جیسے ہی دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہوگا تو اسی وقت وہ حوض طہارت کے لیے کافی ہوگا، یہ فقیہ ابوجعفر کا قول ہے اور صدر الشریعہ نے اسی کو محیط میں تحریر کیا ہے، نوازل میں یہ بات تحریر ہے کہ ہم اسی حکم کو اختیار کرتے ہیں، یہ بات فتاویٰ تاتارخانیہ میں بھی تحریر ہے۔

مسئلہ: حمام میں موجود حوض کا پانی فقہاء کے نزدیک پاک ہوتا ہے، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہوئی ہو۔

مسئلہ: دوسری قسم کا پانی وہ ہے جو بہتا نہیں ہے، لیکن تعداد میں زیادہ ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی تعداد زیادہ ہو جائے تو یہ جاری پانی کے حکم میں آ جاتا ہے، یعنی اگر اس کے کسی ایک کنارے پر نجاست ڈال دی جائے تو وہ سارا پانی نجس نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک جب تک اس کا رنگ، اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہیں ہو جاتے ہیں، جب یہ تبدیل ہو جائیں گے تو وہ نجس ہو

جائے گا، اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تمام مشائخ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس مقام پر ایسے پانی میں نجاست ڈالی گئی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ نجاست نظر آ رہی ہے، تو نجاست جس جگہ نظر آ رہی ہے، وہ سارا حصہ ناپاک ہوگا، اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی نجاست کی جگہ سے تقریباً اتنے فاصلے سے وضو کیا جائے جتنا چھوٹا حوض ہوتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی حوض ۱۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا ہو، تو اس صورت میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچ سکتا ہے، عام مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں گہرائی کا حکم یہ ہے کہ چلو میں پانی لینے کی وجہ سے فرش واضح نہ ہو جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں گز میں کپڑے کے گز کا اعتبار ہوگا۔ (ظہیریہ) اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایسے حوض سے وضو کرتا ہے جہاں کائی جمی ہوئی ہے، تو اگر ہلانے کے ساتھ وہ ہل جائے تو ایسے حوض سے وضو کرنا جائز ہوگا۔ (خلاصہ)

کنوئیں کے احکام

مسئلہ: تیسری قسم کا پانی جس سے وضو کرنا جائز ہے، وہ کنویں کا پانی ہے (بعض اوقات نجاست گرنے کی وجہ سے کنویں میں سے پانی نکال دیا جاتا ہے) تو دو طرح کی صورت میں کنویں کا پانی نکالا جاتا ہے۔

مسئلہ: پہلی صورت وہ ہے جس میں کسی نجاست کے گرنے کی وجہ سے تمام پانی کو نکالنا لازم ہو جاتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب نجاست کنویں میں گر جاتی ہے، اس طرح پانی نکالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ کنواں پاک ہو جائے، اس بات پر اسلاف کا اتفاق ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: اونٹ یا بکری کی مینگنیاں اگر کنویں میں گر جاتی ہیں، تو اگر وہ زیادہ نہ ہوں تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں بہت زیادہ سے مراد وہ ہے جسے دیکھنے والا بہت زیادہ سمجھے اور کم وہ ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کرے، اسی قول پر اعتماد ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ زیادہ سے مراد یہ ہے کہ ہر مرتبہ ڈول سے پانی نکالتے وقت اس میں وہ مینگنیاں آ رہی ہوں، لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کم ہیں اور یہ قول صحیح ہے۔ (مبسوط سرخسی، نہایہ)

مسئلہ: اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ ثابت مینگنی، ٹوٹی ہوئی، تر مینگنی یا خشک مینگنی میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس مسئلے کے بارے میں لید، گوبر اور مینگنی کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس حوالے سے جنگل یا شہر میں موجود کنوؤں کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی بکری، کتا، انسان کنویں میں مر جاتا ہے یا کوئی جانور پھول جاتا ہے یا پھٹ جاتا ہے، تو وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا ہو، اُس کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر اُس جانور کے بال کنویں میں بکھر جاتے ہیں، تو یہ بھی اس کے جسم کے پھٹ جانے کی مانند ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر بکری کی قسم کا کوئی جانور کنویں میں گر جاتا ہے اور اسے زندہ نکال لیا جاتا ہے، تو صحیح قول یہ ہے کہ وہ جانور اگر نجس العین نہیں ہے اور اس کے جسم پر بھی کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی اور اس کا منہ بھی پانی میں داخل نہیں ہوا تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا، لیکن اگر اس کا منہ پانی میں داخل ہو جائے تو اس کے جوٹھے کے مطابق پانی کا حکم جاری کیا جائے گا، اگر اس کا جوٹھا پاک ہوگا تو پانی پاک شمار ہوگا، اگر نجس ہوگا تو نجس شمار ہوگا اور اگر پانی نجس ہوگا تو سارے پانی کو نکالا جائے گا لیکن اگر اس کا جوٹھا مشکوک ہوتا ہے، تو پانی کو بھی مشکوک قرار دیا جائے گا لیکن تمام پانی نکال لیا جائے گا اور اگر اس کا جوٹھا مکروہ ہے، تو پانی بھی مکروہ ہو جائے گا اور اس صورت میں اسے نکالنا مستحب قرار دیا جائے گا، لیکن اگر وہ جانور نجس العین ہے جیسے خنزیر ہے، تو پانی نجس ہو جائے گا، اگرچہ اس کا پانی میں منہ داخل نہ ہوا ہو اور صحیح قول یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہوتا، جب تک اس کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوگا، پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، جیسے وحشی درندے یا وحشی پرندے، وغیرہ ان سب کا یہی حکم ہوگا کہ اگر وہ زندہ نکل آتے ہیں اور ان کا منہ پانی تک نہیں پہنچا تو صحیح قول یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مردہ کافر خواہ اسے غسل دے دیا جائے یا اسے غسل نہ دیا جائے، نجس شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مردہ کنویں میں گر جاتا ہے، تو اگر اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو پانی خراب ہو جائے گا اور اگر غسل کے بعد گرتا ہے، تو پانی خراب نہیں ہوگا، یہی قول مختار ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد رو دیتا ہے اور پھر اس کے بعد فوت ہوتا ہے، تو اس کا حکم بڑے آدمی کا سا ہوگا، یعنی اگر وہ غسل کے بعد کنویں میں گرا ہے، تو پانی خراب نہیں ہوگا اور اگر رویا نہیں تھا تو اگرچہ کئی مرتبہ غسل دینے کے بعد پانی میں گرتا ہے، تو بھی کنواں (یعنی اس کا پانی) خراب ہو جائے گا، اسی طرح اگر کوئی شہید تھوڑے پانی میں گرتا ہے، تو پانی خراب نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا خون بہہ جاتا ہے، تو پانی خراب ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی مرغی، بلی، کبوتر یا اس طرح کا کوئی اور جانور کنویں میں گر جاتا ہے، لیکن اس کا جسم پھولتا بھی نہیں ہے اور پھٹتا بھی نہیں ہے، تو اس صورت میں چالیس یا پچاس ڈول نکال لیے جائیں گے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی چوہا یا چڑیا کنویں میں گر کر مر جاتے ہیں یا ان کا مردہ جسم باہر نکلتا ہے لیکن وہ پھولے نہیں ہیں، تو ان کا جسم نکالنے کے بعد کنویں میں سے بیس سے لے کر تیس ڈول تک نکال لیے جائیں گے۔ (محیط)

مسئلہ: کنویں کے پاک ہونے کے ساتھ اس کا ڈول، رسّی، چرخ اور کنویں کے گرد کی فصیل بھی پاک شمار ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی نجس لکڑی یا نجس کپڑا کنویں میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنا ممکن نہ ہو، یا وہ غائب ہو جاتے ہیں، تو اس کنویں کے پاک ہونے کے ساتھ ہی وہ کپڑا اور وہ لکڑی بھی پاک شمار ہوں گے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جس کنویں میں سے بیس ڈول نکالنا لازم تھا، اس میں سے پہلا ڈول نکال کر ایک اور کنویں میں ڈال دیا گیا تو اس

دوسرے کنویں میں سے بھی بیس ڈول نکالے جائیں گے' اس بارے میں اصول یہ ہے کہ دوسرا کنواں بھی اتنے ہی ڈولوں سے پاک ہوگا' جتنے ڈولوں سے پہلے کنواں پاک ہوگا۔

فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان' جن کے ذریعے وضو نہیں ہوسکتا

مسئلہ: خربوزہ' ککڑی' کھیرا' گلاب کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح کسی شربت یا اسی طرح کی کوئی اور پتلی چیز یعنی سرکہ وغیرہ سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نمک کے پانی کے ساتھ بھی وضو نہیں کیا جاسکتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: صابن کے پانی یا اشنان کے پانی کے ساتھ وضو نہیں کیا جاسکتا' لیکن یہ اس وقت ہوگا کہ جب پانی کی طبعی حیثیت اتنی زیادہ تبدیل نہ ہوجائے کہ وہ پانی گاڑھا ہوجائے' اگر وہ بدستور پتلا رہتا ہے اور اس کی لطافت باقی رہتی ہے' تو جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: انگور کے درختوں سے نکلنے والے پانی سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (کافی' محیط' قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی موسم میں پتے وغیرہ گرنے کی وجہ سے پانی کا ذائقہ' رنگ یا بو تبدیل ہو جاتے ہیں' تو فقہاء احناف کے نزدیک ایسے پانی سے وضو جائز ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: زعفران' زردج اور کسم کے پانی سے وضو جائز ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پانی پتلا ہونا چاہیے اور پانی غالب ہونا چاہیے' لیکن اگر سرخی غالب آ جاتی ہے اور پانی گاڑھا ہوجاتا ہے' تو اس سے وضو جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف پانی ہے اور مٹی یا چونے کے ملنے کی وجہ سے یا بہت دن تک کھڑا رہنے کی وجہ سے متغیر ہوجاتا ہے' تو اس سے وضو جائز ہوگا۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سیلابی پانی سے وضو کرتا ہے' تو یہ جائز ہوگا' اگرچہ اس میں مٹی وغیرہ ملی ہوئی ہو' لیکن شرط یہ ہے کہ پانی غالب ہونا چاہیے اور پتلا ہونا چاہیے خواہ وہ میٹھا ہو یا اس کا ذائقہ کھارا ہو چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' جس میں چنے یا باقلا بھگوئے گئے ہوں' پانی کی رنگت اور ذائقہ تبدیل ہوا ہو' لیکن اس کا پتلا پن ختم نہ ہوا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ غلبے میں رنگ کا اعتبار کیا جائے گا' اگر کوئی چیز پانی میں ملنے کے بعد رنگت میں مخالف نہیں ہے' لیکن ذائقہ تبدیل ہوگیا تو ذائقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر رنگت اور ذائقے دونوں میں مخالفت نہیں ہے' تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ مقدار کس کی زیادہ ہے' اگر مقدار کے اعتبار سے بھی دونوں برابر ہوتے ہیں' تو اس کا حکم ظاہر الروایۃ میں موجود نہیں ہے' تاہم بعد کے فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ احتیاط کے پیش نظر پانی کو دوسری چیز کے مقابلے میں مغلوب قرار دیں گے۔ (بدائع الصنائع)

نبیذ کے ذریعے وضو کرنا

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے اور جب ایسا پانی موجود ہو' تو

آدمی تیمم نہیں کرے گا۔ (الجامع الصغیر' شرح طحاوی)

مسئلہ: اکثر متون میں یہ بات تحریر ہے' ایسی صورت میں جب صرف کھجور کی نبیذ موجود ہو اور کوئی پانی موجود نہ ہو' تو اس صورت میں انسان کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو بھی کرلے گا اور احتیاط کے پیش نظر تیمم بھی کرلے گا۔ یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' البتہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' ایسی صورت میں انسان تیمم کرے گا' وہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے کسی بھی صورت میں وضو نہیں کرسکتا ہے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ احتیاط کے پیش نظر وضو بھی کرے گا اور تیمم بھی کرلے گا' اگر وہ شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کو پہلے کیا جائے' دونوں میں سے خواہ جسے بھی پہلے کرلیا جائے تو درست ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصغیر کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف رجوع کرلیا تھا' فتویٰ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے۔ (عینی شرح کنز)

مسئلہ: کھجور کی نبیذ کا حکم اس وقت ہے جب وہ میٹھی ہو اور ترشی کی طرف مائل ہو' لیکن جب اس میں جوش آ جاتا ہے اور وہ سخت ہوجاتی ہے یا اس پر جھاگ آ جاتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا' کیونکہ اب وہ نشہ آور بن چکی ہے۔

مسئلہ: اگر چند چھوہارے پانی میں بھگو دیئے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن دیکھنے میں پانی ہی محسوس ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی ہوتا ہے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' اس بارے میں فقہائے احناف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

آبِ مستعمل کے احکام

مسئلہ: فقہائے احناف کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ آبِ مستعمل کے ذریعے طہارت حاصل نہیں ہوسکتی' اس لیے اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا' البتہ کیا آبِ مستعمل خود پاک ہوتا ہے' اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا پانی پاک ہوتا ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت منقول ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس بھی پانی سے حدث دور کیا جائے (یعنی بے وضو حالت میں وضو کرلیا گیا ہو یا جنابت کی حالت میں غسل کرلیا گیا ہو) یا جسے عبادت کے لیے استعمال کیا گیا ہو' تو حکم یہ ہے کہ جیسے ہی وہ انسان کے عضو سے الگ ہوگا' وہ آبِ مستعمل شمار ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں چھوٹے حدث (یعنی بے وضو حالت) اور بڑے حدث (یعنی جنابت کی حالت) کا حکم برابر ہے۔ (عینی شرح کنز)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دونوں بازو دھو رہا تھا اور اس کے بازو دھونے سے جو پانی گر رہا تھا' وہ پانی کسی اور شخص نے ہاتھ نیچے لے جاکر حاصل کیا اور اس سے اپنے عضو کو دھولیا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص یا جنابت کی حالت والا شخص یا حیض والی عورت جو غسل کرنے لگی ہے' اگر وہ پانی لینے کے لیے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے ہیں' تو ضرورت کے پیش نظر اس پانی کو مستعمل قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر پانی نکالنے والا ڈبہ بالٹی میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنے کے لیے آدمی کہنی تک ہاتھ اس میں ڈال لیتا ہے' تو بھی پانی مستعمل نہیں ہوگا' لیکن وہ شخص صرف ہاتھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے برتن میں داخل کرتا ہے' تو پانی مستعمل شمار ہو جائے گا' کیونکہ یہاں اس طرح ہاتھ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مشہور روایت کے مطابق امام ابویوسف ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان نے کوئی پورا عضو اُس میں داخل کیا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: ایک یا دو انگلیوں کو پانی میں داخل کرنے سے پانی مستعمل شمار نہیں ہوتا' البتہ پوری ہتھیلی کو داخل کرنے سے مستعمل شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت والا کوئی شخص ڈول کو ڈھونڈنے کے لیے کنویں میں غوطہ لگا دیتا ہے' تو امام ابویوسف ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کی جنابت باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے' جبکہ امام محمد ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں پانی پاک رہے گا اور جنابت والے شخص کی جنابت بھی ختم ہو جائے گی' جبکہ امام ابوحنیفہ ؒ سے ایک روایت یہ نقل کی گئی ہے کہ اس صورت میں دونوں نجس ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ اس صورت میں آدمی پاک ہو جاتا ہے کیونکہ پانی اس کے جسم سے جدا ہونے سے پہلے مستعمل نہیں ہوتا اور یہ روایت قرین قیاس محسوس ہوتی ہے۔ (الہدایہ' تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے لیے (وضو کرنے کے لیے) اس طرح کے پانی میں غوطہ لگا دیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ سارا پانی خراب ہو جائے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی کوئی عورت کنویں میں گر جاتی ہے' تو اگر وہ خون کی آمد منقطع ہو جانے کے بعد کنویں میں گری ہے اور اس کے اعضاء پر کوئی نجاست بھی نہیں لگی تو اس کا حکم جنبی شخص کی مانند ہوگا' لیکن اگر اس کا خون بند نہیں ہوا' اس سے پہلے وہ گر گئی ہے' تو اس کی مثال پاک شخص کی طرح ہوگی کیونکہ اس طرح سے گرنے کے نتیجے میں وہ حیض کی ناپاکی کے حکم سے باہر نہیں آئے گی (اب اگر اس کنویں میں اس کا کچھ خون مل جاتا ہے' تو اس کا حکم خون کے اعتبار سے ہوگا' آب مستعمل کے اعتبار سے نہیں ہوگا)۔ (خلاصہ' قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے وضو کے اعضاء کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو دھولیتا ہے جیسے پہلو دھولیتا ہے یا ران کو دھولیتا ہے' تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا' پانی صرف اس وقت مستعمل شمار ہوگا جب وہ وضو کے مخصوص اعضاء کو دھوتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی پاک شخص مٹی' آٹا یا میل صاف کرنے کے لیے اعضائے وضو کو دھوتا ہے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے' تو محض اس وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے وضو کرتا ہے' تو امام ابوحنیفہ ؒ اور امام ابویوسف ؒ کے نزدیک پانی مستعمل شمار ہوگا' جبکہ امام محمد ؒ کے نزدیک مستعمل شمار نہیں ہوگا۔

(خلاصہ)

یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی نابالغ لڑکا اس طرح سے پانی استعمال کر لیتا ہے' تو کیا وہ مستعمل شمار ہوگا؟ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ لڑکا سمجھدار ہے' تو اس کے وضو کرنے کی وجہ سے پانی مستعمل ہو جائے گا' ورنہ نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے پہلے یا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتا ہے' تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کسی مقتول کا سر تن سے جدا ہو جاتا ہے' تو اگر اس کے سر کو دھویا جائے تو وہ پانی بھی مستعمل شمار ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر جنبی شخص غسل کر رہا ہو اور اس کے جسم سے کچھ پانی برتن میں ٹپک جائے تو پانی خراب نہیں ہوگا' لیکن اگر ٹپکنے والا پانی برتن میں موجود پانی پر غالب آ جاتا ہے' تو اس برتن کا پانی خراب ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح حمام کے حوض کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک مستعمل پانی اس میں موجود پانی پر غالب نہیں آتا' اس وقت تک وہ پانی پاک کرنے والا شمار ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مستعمل پانی اگر کنویں میں گر جاتا ہے' تو اس وقت تک کنویں کا پانی خراب شمار نہیں ہوگا' جب تک مستعمل پانی اس پر غالب نہیں آ جاتا' یہی قول درست ہے۔ (محیط سرخسی)

•••——•••——•••

2 - باب ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب: بضاعہ کنوئیں کا تذکرہ

325 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ "اَلْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیتے ہیں؟ جبکہ وہ ایک ایسا کنواں ہے' جس میں کتوں کا گوشت' حیض والی عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندگی کی چیزیں پھینکی جاتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

326 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ

325-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما جاء في بئر بضاعة (الحديث 66) و (الحديث 67) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء ان الماء لا ينجسه شيء (الحديث 66) . تحفة الاشراف (4144) .

326-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف . (4125)

وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ - عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنْ سَلِيطٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ "الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری ؓ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا' آپ اس وقت بضاعہ کنوئیں سے وضو کر رہے تھے' میں نے عرض کی: کیا آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس میں ناپسندیدہ گندگی پھینکی جاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

3 - باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

باب: پانی میں مقدار متعین کرنا

327 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ".

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

328 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُزْرِمُوهُ". فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' کچھ لوگ اُٹھ کر اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے روکو نہیں' جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

329 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ".

327-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما ينجس الماء (الحديث 64) و (الحديث 65) مختصراً واخرجه الترمذي في الطهارة، باب منه آخر (الحديث 67) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب مقدار الماء الذي لا ينجس (الحديث 517) و (الحديث 518) مختصراً تحفة الاشراف (7305) .

328-تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 53) .

329-تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 56) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی اُٹھا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا' لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے رہنے دو' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہانے کی ہدایت کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے' تمہیں مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

4 - باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

330 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

5 - باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا

331 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں' اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں' تو خود پیاسے رہ جائیں گے' کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

6 - باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا

330-تقدم في الطهارة، باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 220) .

331-تقدم في الطهارة، باب في ماء البحر (الحديث 59) .

332 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے“۔

333 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَ وَالْبَرَدِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے“۔

7 - باب سُؤْرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

334 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَّاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ مَرَّاتٍ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص میں منہ ڈال دے تو وہ اس شخص میں موجود چیز کو بہادے اور اسے سات مرتبہ دھوئے۔

8 - باب تَعْفِيْرِ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم

335 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ

الوضوء بماء الثلج (الحديث 61) .

332-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) مطولاً .

333-تقدم في الطهارة، باب الامر باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب (الحديث 66) .

كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (پہلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو ماردینے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے شکار کے لیے اور بکریوں (کی حفاظت) کے لیے کتے (کو پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرو“۔

336 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ "مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ." قَالَ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ." خَالَفَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(پہلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو ماردینے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں کا کتوں سے کیا واسطہ“۔

پھر آپ ﷺ نے شکار کرنے یا بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا (پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرلو“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

”ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرو“۔

337 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ."

☆☆ ابورافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے، جن میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرے“۔

338 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ

336-تقدم في الطهارة، باب تعفير الاناء الذي ولغ فيه الكلب بالتراب (الحديث 67) .

337-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (14664) .

سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرے"۔

9- باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

339- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ".

★★ سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے، پھر انہوں نے ایک کلمہ ذکر کیا، جس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ان کے لیے پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آ گئی، اس بلی نے اس برتن میں سے پانی پی لیا، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن کا رخ اُس کی طرف کر دیا تو اس بلی نے پانی پی لیا۔

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں، تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے پاس گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے"۔

شرح

جوٹھے کے احکام

مسئلہ: ہر چیز کے پسینے میں اس کے جوٹھے کے حکم کا اعتبار کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ یا لعاب اگر تھوڑے پانی میں شامل ہو جاتا ہے، تو وہ اس کو خراب کر دے گا اگرچہ وہ لعاب یا پسینہ تھوڑا ہو۔ (محیط)

338-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (الحديث 73) بنحوه، و ليه (السابعة بالتراب). تحفة الاشراف (14495).

339-تقدم في الطهارة، سؤر الهرة (الحديث 68).

مسئلہ: اگر کپڑے پر ان کا لعاب یا پسینہ زیادہ بھی لگ جاتا ہے، تو ظاہر الروایہ کے مطابق اس کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ: آدمی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے، جنبی شخص، حیض والی عورت، نفاس والی عورت بھی اس کے حکم میں شامل ہوں گے، البتہ شرابی کافر یا ایسا شخص جس کے منہ سے خون نکلتا ہے، ان کا حکم مختلف ہوگا، اگر وہ کسی برتن میں سے پانی پی لیتے ہیں، تو ان کا جوٹھا نجس شمار ہوگا۔

اجنبی مرد کے لیے عورت کا جوٹھا اور عورت کے لیے اجنبی مرد کا جوٹھا مکروہ ہے، لیکن وہ ناپاک ہونے کے حوالے سے نہیں بلکہ لذت کے حصول کے حوالے سے ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ گھوڑے کا پس خوردہ پاک ہوتا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جن پرندوں اور چرندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے، البتہ وہ مرغی، اونٹ یا بیل جو نجاست کھاتے ہوں، ان کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: وہ جانور جن کا خون نہیں بہتا ہے خواہ وہ پانی میں رہتے ہوں یا خشکی پر رہتے ہوں، ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: گھروں میں رہنے والے کیڑے مکوڑے جیسے سانپ، چوہا، بلی وغیرہ کا جوٹھا مکروہ تنزیہی ہے، یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: بلی کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی بلی، چوہا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لیتی ہے، تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، لیکن اگر کچھ دیر کے بعد پیتی ہے، تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: شکاری پرندوں اور درندوں کا جوٹھا مکروہ ہے، ایک روایت کے مطابق امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر اس طرح کے پرندوں کو قید کیا جاتا ہے اور اس کا مالک یہ جانتا ہے کہ اس شکاری پرندے کی چونچ پر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی تو اس کا جوٹھا پینا مکروہ نہیں ہوگا اور مشائخ نے اسی قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: وہ جانور جو وحشی نہیں ہیں، لیکن ان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا، ان کا جوٹھا پاک اور مکروہ ہے اور یہ حکم استحسان کے پیش نظر ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ: کتے، خنزیر، درندے اور چوپاؤں کا جوٹھا نجس ہوتا ہے۔ (کنز)

مسئلہ: ہر ایسا پرندہ یا جانور جس کا خون جاری نہیں ہوتا، اگر وہ پانی میں مر جاتا ہے، تو پانی نجس نہیں ہوگا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، بچھو وغیرہ۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پانی کا جانور پانی میں مر جاتا ہے، تو بھی پانی خراب نہیں ہوگا جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ۔

پانچ مکوک پانی کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

345 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَّيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کرلیتے تھے اور تقریبا ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

346 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کرلیتے تھے۔

* * *

345-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 92) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء و الغسل من الجنابة (الحديث 268) . تحفة الاشراف (17854) .

346-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17837) .

3 - كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)" میں 26 تراجم ابواب اور 46 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 6 ہوگی۔

1 - باب بَدْءُ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

باب: حیض کا آغاز' اس کو نفاس کہا جاسکتا ہے؟

347 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ "مَا لَكِ اَنَفِسْتِ ." قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ "هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب ہم "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' تو میں اُس وقت رو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ ایک ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ کی بیٹیوں کے نصیب میں لکھ دی ہے' تم وہ سب کچھ ادا کرو! جو حاجی ادا کرتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا"۔

شرح

خون کی ان اقسام کا تذکرہ' جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں' یہ تین قسمیں ہیں: حیض' نفاس' استحاضہ

347-تقدم في الطهارة، باب ما تفعل المحرمة اذا حاضت (الحديث 289) .

حیض کے احکام

حیض کی تعریف

مسئلہ: حیض وہ خون ہے جو رحم سے خارج ہوتا ہے لیکن ولادت کی وجہ سے (یعنی ولادت کے فوراً بعد) نہیں نکلتا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: پچھلی شرمگاہ سے نکلنے والا خون حیض شمار نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خون کا حیض ہونا چند اُمور پر موقوف ہے' ان میں سے ایک وقت ہے اور یہ ۹ برس کی عمر سے لے کر سنِ ایاس تک کی عمر ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: مختار قول کے مطابق سنِ ایاس سے مراد پچپن برس ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جب کوئی عورت اتنی عمر کے بعد خون دیکھتی ہے' تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا' ظاہری مذہب یہ ہے۔

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ وہ اس کے بعد ایسا خون دیکھتی ہے جو گاڑھا ہو' تو وہ حیض شمار ہوگا۔ (شرح مجمع لابن الملک)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ خون خارج ہونا چاہیے اور اسے نکل کر فرج کے باہر والے حصے تک آنا چاہیے' خواہ خون کا یہ خروج شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے وغیرہ کے گرنے کے ہمراہ ہو' جب تک ایسے کپڑے کا کچھ حصہ خون اور شرمگاہ کے باہر والے حصے کے درمیان حائل ہے' اس وقت تک حیض شمار نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: کوئی عورت پاک تھی' پھر اس نے شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر خون کا نشان دیکھا تو جس وقت اس نے اس کپڑے کو اُتارا تھا' اسی وقت سے حیض کا حکم جاری ہو جائے گا' اسی طرح حیض والی عورت نے شرمگاہ پر کپڑا رکھا اور پھر اسے (ایک متعین وقت تک) خون کا نشان نظر نہیں آیا تو جس وقت اس نے وہ کپڑا رکھا تھا' اس وقت سے خون کی آمد منقطع ہونے کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: حیض میں سیلان شرط نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ خون کا چھ مخصوص رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیے: سیاہ' سرخ' زرد' نیلا' سبز' خاکی۔ (نہایہ)

مسئلہ: شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر موجود اس رنگ کا اعتبار ہوگا کہ جب کپڑے کو ہٹاتے وقت وہ کپڑا تر ہو' اس وقت کا اعتبار نہیں ہوگا جب وہ خشک ہو جاتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب کپڑے کو ہٹایا گیا تھا اس وقت وہ سفید تھا' جب خشک ہو گیا تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تو وہ سفید ہی شمار ہوگا' لیکن اگر کپڑے کو اُٹھانے کے وقت سرخ یا زرد رنگ نظر آیا' بعد میں خشک ہونے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو جس حالت میں دیکھا تھا اس حالت کا اعتبار کیا جائے گا' تغیر کے بعد جو حالت سامنے آئی ہے' اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تجنیس)

مسئلہ: اس بارے میں ایک امر حیض کی مدت ہے' ظاہر الروایہ کے مطابق حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔ (تبیین)

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

مسئلہ: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ دن اور ۱۰ راتیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض آنے سے پہلے طہر کی مکمل مدت گزر چکی ہو اور رحم میں حمل نہیں ہونا چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر عورت کو ایک مرتبہ خون آیا' اس کے بعد طہر آ گیا' پھر دوسری مرتبہ خون آ گیا تو دونوں مرتبہ خون آنے کے درمیان حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہو (یعنی ۱۰ دن کے اندر دونوں مرتبہ ایسا ہو جائے) تو وہ پورا عرصہ حیض شمار ہوگا اور اگر دوسری مرتبہ آنے والا خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد آیا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: لیکن اگر دونوں مرتبہ کا خون ۱۰ دن کے اندر ہی آ جاتا ہے' تو طہر اور خون کی آمد دونوں حیض شمار ہوں گے' خواہ عورت کو پہلی مرتبہ حیض آ رہا ہو یا اسے مخصوص عادت کے مطابق پہلے بھی حیض آتا رہا ہو' لیکن اگر دس دن سے تجاوز کر جاتے ہیں' تو اگر حیض پہلی مرتبہ آیا ہے' تو ابتدائی دس دن حیض شمار ہوں گے' لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اس کی عام عادت کے مطابق دن حیض شمار ہوں گے اور باقی دن طہر شمار ہوں گے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: حیض کا آغاز طہر کے ذریعے ہونا جائز ہے' جبکہ اس سے پہلے خون موجود ہو' اسی طرح طہر کے ذریعے حیض کا ختم ہونا بھی جائز ہے' جبکہ اس کے بعد خون ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: جب طہر ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ہو' تو وہ فصل کرنے والا شمار ہوگا (تو ۱۵ دن سے پہلے یا ۱۵ دن کے بعد) آنے والے خون میں سے ہر ایک کو الگ سے حیض قرار دیا جا سکے گا جہاں تک ممکن ہو۔ (محیط)

مسئلہ: طہر کی کم از کم مدت ۱۵ دن ہے' اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کسی کی عادت مقرر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' یعنی کوئی عورت ہے جو ایسی حالت میں بالغ ہوئی ہے کہ اسے مسلسل خون آ رہا ہے' تو ہر مہینے کے دس دن حیض سمجھے جائیں گے باقی دن طہر سمجھے جائیں گے۔ (ہدایہ)

دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام

نفاس کی تعریف

مسئلہ: اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت کے بعد آتا ہے' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور عورت کا خون نہیں نکلتا تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں ہوگا' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے اور یہی قول صحیح ہے' تاہم بچے کے ہمراہ نجاست کے خروج کی وجہ سے عورت پر

وضو کرنا لازم ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی عورت پر غسل واجب ہوگا، اکثر مشائخ نے ان ہی کے قول کو اختیار کیا ہے اور صدر الشریعہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

نفاس کی کم از کم مدت

مسئلہ: نفاس کی کم از کم مدت وہی ہے کہ جب تک خون آتا رہتا ہے، خواہ وہ ایک لمحے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے، جبکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر چالیس دن کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے، تو جس عورت کو پہلی مرتبہ نفاس آیا ہے، تو اس کے پہلے چالیس دن نفاس شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ شمار ہوں گے، لیکن اگر اس عورت کو پہلے بھی نفاس آ چکا ہو، تو اس کی عام عادت کے مطابق دنوں کو نفاس قرار دیا جائے گا اور بقیہ دن استحاضہ شمار ہوں گے۔ (محیط)

مسئلہ: ان چالیس دنوں کے دوران اگر دو مرتبہ خون کی آمد کے درمیان طہر آ جاتا ہے، تو خواہ وہ پندرہ دن کا ہی کیوں نہ ہو، تو بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے نفاس ہی سمجھا جائے گا، فتویٰ اسی پر ہے، جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفاس کی عادت تبدیل ہو جاتی ہے۔

(خلاصہ)

تیسری فصل: استحاضہ کے احکام

استحاضہ کی تعریف

مسئلہ: حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد یا طہر کی کم از کم مدت پورے ہونے سے پہلے جو خون ظاہر ہوتا ہے، وہ استحاضہ قرار دیا جاتا ہے، یہ حکم اس خاتون کے لیے ہے جسے پہلی مرتبہ خون آیا ہے، تو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد، یعنی دس دن کے بعد، جتنے بھی دن تک خون آتا رہے گا، وہ استحاضہ شمار ہوگا، لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اب اس کی معمول کی عادت کے مطابق حیض شمار ہوگا اور اضافی دن استحاضہ شمار ہوں گے، اسی طرح حیض کی کم از کم مدت سے کم عرصے کے لیے جو خون آتا ہے، وہ بھی استحاضہ شمار ہوتا ہے، اسی طرح زیادہ عمر رسیدہ عورت یا زیادہ چھوٹی لڑکی کا خون نکل آئے تو وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: حاملہ عورت آغاز میں جو خون دیکھتی ہے یا بچے کی ولادت سے پہلے جو خون نکلتا ہے، وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (ہدایہ)

چوتھی فصل: حیض، نفاس، استحاضہ کے احکام

حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام

مسئلہ: حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام آٹھ ہیں:

پہلا حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس نماز کی قضاء بھی اس پر لازم نہیں ہوتی۔ (کفایہ)

مسئلہ: عورت کو جب پہلی مرتبہ خون نظر آئے گا تو وہ اس وقت نماز چھوڑ دے گی۔ (تاتارخانیہ، نوازل، تبیین)

مسئلہ: جس نماز کے وقت میں حیض یا نفاس آ جاتا ہے، اس وقت کا فرض عورت کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا، خواہ نماز پڑھنے کا وقت باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر عورت نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرتی ہے اور پھر اسے حیض آ جاتا ہے، تو اب بعد میں اس پر اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی، لیکن اگر اس نے نفل نماز شروع کی تھی تو قضاء لازم ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: حیض والی عورت کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ نماز کے وقت وہ وضو کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ پر آ کر بیٹھ جائے اور جتنی دیر نماز ادا کرتی تھی، اتنی دیر سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ پڑھتی رہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے)۔ (سراجیہ)

مسئلہ: حیض والی عورت اگر آیتِ سجدہ کی تلاوت سن لیتی ہے، تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان پر روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے، تاہم اس کی قضاء لازم ہوتی ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس والی کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا اور درمیان میں حیض آ گیا تو احتیاط کے پیش نظر اس پر قضاء لازم ہوگی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت اور جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، خواہ وہ وہاں بیٹھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوں یا مسجد میں سے گزرنے کے لیے اس میں داخل ہو جائیں۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جو جگہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے، عید کی نماز ادا کرنے کے لیے، مقرر کی جاتی ہے، صحیح قول کے مطابق ان پر مسجد کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

(بحر الرائق)

مسئلہ: حیض والی عورت یا جنبی شخص قبرستان جا سکتے ہیں۔ (سراجیہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کے لیے خانۂ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے خواہ مسجد کے باہر طواف کریں۔ (کفایہ)

مسئلہ: اسی طرح جنبی شخص کے لیے بھی طواف حرام ہے۔ (تبیین)

قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے، حیض والی عورت، نفاس والی عورت اور جنبی شخص قرآن کا کوئی حصہ بھی نہیں پڑھیں گے، خواہ ایک مکمل آیت ہو یا اس سے کم ہو، لیکن اگر وہ کسی آیت کا کوئی ٹکڑا قرأت

کی نیت سے نہیں بلکہ ذکر کے لیے پڑھ لیتے ہیں جیسے الحمدللہ کہہ دیتے ہیں یا بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: آیت کے ایسے الفاظ جو بات کرتے ہوئے عام طور پر محاورے میں زبان پر آ جاتے ہیں' ان کو ادا کرنا حرام نہیں ہو گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: حیض اور نفاس والی عورت اور جنبی شخص کے لیے تورات' زبور اور انجیل کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر معلمہ کو حیض آ جاتا ہے' تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کر کے لڑکوں کو تعلیم دے اور دو کلمات ادا کرنے کے درمیان توقف کرے' کیونکہ قرآن کو ہجوں کے ساتھ پڑھنا اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: ظاہر الروایہ کے مطابق حیض اور نفاس والی عورت کے لیے دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جنبی شخص اور حیض والی عورت کے لیے دعا پڑھنا' اذان کا جواب دینا اور اس طرح کے دیگر کلمات پڑھنا جائز ہیں۔ (سراجیہ)

قرآن کو چھونا ممنوع ہونا

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن کو چھونا حرام ہے' حیض' نفاس والی عورت' جنبی شخص اور بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے لیکن اگر قرآن کسی ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو سکتا ہو جیسے تھیلی میں ہو یا ایسی جلد میں ہو جو قرآن کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو' تو اسے چھونا جائز ہوگا' لیکن جو قرآن کے ساتھ منفصل ہو' اسے چھونا جائز نہیں ہوگا' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

اسی پر فتویٰ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اسی طرح انسان نے جو کپڑے خود پہنے ہوئے ہوں' ان کے ذریعے بھی ایسی حالت میں قرآن کو نہیں چھو سکتا۔

مسئلہ: اسی طرح تفسیر' فقہ اور حدیث کی کتابوں کو بھی چھونا جائز نہیں ہے' البتہ آستین سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی درہم یا لوح یا کسی اور چیز پر قرآن کی پوری آیت لکھی ہوئی ہو' تو اسے بھی ایسی حالت میں چھونا جائز نہیں ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر قرآن کا فارسی ترجمہ یا (کسی بھی اور زبان میں ترجمہ) لکھا ہوا ہو تو اسے چھونا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے' صحیح قول کے مطابق امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جنابت والے شخص' حیض یا نفاس والی عورت کے لیے قرآن کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص' حیض یا نفاس والی عورت کے لیے کوئی ایسی چیز تحریر کرنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیات آ جاتی ہیں' انہیں تحریر کرنا مکروہ ہے' اگرچہ وہ اس کو پڑھتی نہیں ہے' جنبی شخص قرآن کو لکھے گا نہیں' اگرچہ تحریر زمین پر رکھی ہوئی ہو اور نہ

اس پر ہاتھ رکھے گا' اگرچہ وہ ایک آیت سے کم ہو۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسے تحریر نہ کرے' بخارا کے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ذخیرہ)

صحبت حرام ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: ایسی عورت کے شوہر کے لیے ایسی عورت کا بوسہ لینا' اس کو اپنے پاس لٹانا' اس کے پورے جسم سے لذت حاصل کرنا جائز ہے' البتہ گھٹنے سے لے کر ناف تک لذت حاصل نہیں کی جائے گی' یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ یہ عمل حرام ہے' تو اس پر توبہ واستغفار کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' تاہم اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کا خون جیسے ہی بند ہوگا' اس پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی عورت کی اکثر مدت یعنی حیض کی جو زیادہ سے زیادہ مدت ہے' جس کے دس دن گزر جاتے ہیں' تو ابھی اس نے غسل نہیں بھی کیا تو اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہوگا' خواہ اس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہو یا اسے عام عادت کے مطابق حیض آتا ہو' تاہم مستحب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' اس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن سے پہلے بند ہو جاتا ہے' تو جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' یا اس پر آخری نماز کا پورا وقت نہیں گزر جاتا جو تکبیر تحریمہ کہنے اور غسل کرنے کو کافی ہو' تو اس وقت اس کے ساتھ صحبت جائز نہیں ہوگی' کیونکہ نماز اسی وقت لازم ہوتی ہے جب نماز کا آخری وقت کم از کم اتنا موجود ہو (جتنی دیر میں غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہی جا سکے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اس بارے میں پورا وقت گزرنا شرط نہیں ہے' یعنی کسی نماز کے ابتدائی وقت میں خون بند ہو اور اسی بند ہونے کی حالت میں وہ تمام وقت گزر جائے' یہ شرط نہیں ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر اس عورت کی عام عادت سے پہلے ہی خون کی آمد بند ہو جاتی ہے' تو اس کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ غسل بھی کر چکی ہو اور یہ اس وقت تک مکروہ رہے گا' جب تک اس کی عام عادت کے دن پورے نہیں ہو جاتے ہیں' تاہم اس دوران احتیاط کے طور پر اس عورت کا روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کسی عورت کو خون کی آمد دس دن سے پہلے بند ہو جاتی ہے اور وہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیتی ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتی' پھر بعد میں اگر اسے پانی ملتا ہے' تو اب اس کے لیے (غسل کرنے سے پہلے) قرآن کی تلاوت حرام ہوگی' البتہ اس کے

ساتھ صحبت کرنا حرام نہیں ہوگا' یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آئے اور وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے یا جس عورت کو عام عادت سے کم عرصے تک حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو وہ وضو اور غسل میں اتنی تاخیر کرے گی کہ نماز کا مکروہ وقت شروع نہ ہو جائے۔ (زاہدی)

مسئلہ: پانچ احکام ایسے ہیں جو حیض کے ساتھ مخصوص ہیں: عدت (پوری ہونا)' استبراء (یعنی رحم کا نطفے سے خالی ہونے کا حکم جاری کرنا)' بالغ ہونے کا حکم' طلاق سنت اور طلاق بدعت میں فرق۔ (کفایہ)

مواتر روزوں کے اتصال کا منقطع نہ ہونا۔ (تبیین مضمرات)

معذور شخص کے احکام

عذر کے ثبوت کے لیے شرط

مسئلہ: پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر برقرار رہے' اسی طرح عذر کے ختم ہونے کے لیے بھی یہ بات ضروری ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر منقطع رہے' اس اصول کی بنیاد پر حکم یہ ہوگا کہ اگر ایک نماز کے وقت کے دوران خون آ گیا تو یہ نماز کے پورے وقت میں ثابت نہیں ہو سکے گا' اب اگر وہ عورت معذور کے طور پر وضو کر کے نماز پڑھ لیتی ہے' پھر اس نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے یا اسی نماز کے وقت کے دوران خون کی آمد منقطع ہو جاتی ہے' تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی' کیونکہ پورے وقت کے دوران عذر موجود نہیں رہا ہے' اگر اگلی نماز کے پورے وقت کے دوران عذر منقطع نہیں ہوتا' یہاں تک کہ اگلی نماز کا پورا وقت ختم ہو جاتا ہے' تو اب وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گی' کیونکہ اب یہاں ایک نماز کے پورے وقت میں عذر موجود ہے اور عذر کو باقی رہنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی نماز کے پورے وقت کے دوران کوئی ایسا لمحہ نہیں ہونا چاہیے' جس میں وہ عذر موجود نہ ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: استحاضہ کا شکار عورت' جس شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کی شکایت ہو' جس شخص کے دست جاری ہوں' جس شخص کی بار بار ہوا خارج ہو جاتی ہو' جس شخص کی نکسیر جاری ہو' جس شخص کو کوئی ایسا زخم لگا ہوا ہو جو مسلسل بہتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو' اس طرح کے تمام افراد ہر نماز کے لیے الگ وضو کریں گے' اس وضو کے ذریعے اس وقت کے دوران جتنے بھی چاہیں فرض اور نوافل ادا کرلیں گے (بشرطیکہ کسی اور حدث کی وجہ سے وہ بے وضو نہ ہو جائیں)۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر (استحاضہ کا شکار عورت) کے وضو کے دوران خون نکل رہا تھا' پھر نماز پڑھنے کے وقت بند ہو گیا' پھر اگلی نماز کے تمام وقت تک بند رہا تو وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی۔ (شرح منیۃ المصلی)

وقت کا ختم ہونا بھی ناقض ہے

مسئلہ: معذور شخص کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہو جانے کے ذریعے ٹوٹتا ہے (یعنی اس حدث کے حوالے سے جو اسے بیماری کی شکل میں لاحق ہوا ہے)۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی معذور شخص عید کی نماز کے لیے وضو کرتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس وضو کے ذریعے ظہر کی نماز ادا کرسکتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ عید کی نماز چاشت کی نماز کی مانند ہے' لیکن اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ظہر کی نماز کے لیے وضو کرلیتا ہے' تو پھر وہ ظہر کے وقت کے دوران عصر کی نماز کے لیے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس وضو کے ذریعے عصر کی نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معذور شخص اس بات پر قادر ہو کہ زخم کو باندھ کر یا اس پر روئی وغیرہ رکھ کر خون کو بند کرسکتا ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بیٹھنے کے دوران خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہونے کی صورت میں جاری ہو جاتا ہے' تو اب اس معذور پر اس خون کو بند کرنا واجب ہوگا کیونکہ جب وہ خون کو بند کر دے گا تو اب وہ معذور شمار نہیں ہوگا' البتہ حیض والی عورت اگر شرمگاہ پر کپڑا رکھ لیتی ہے اور اس کی وجہ سے خون بند ہو جاتا ہے' تو وہ بدستور حیض کی حالت میں ہی شمار ہوتی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی طرح نفاس یا استحاضہ والی عورت اگر کپڑا وغیرہ رکھ لیتی ہے' تو وہ نفاس اور استحاضہ کے حکم سے خارج نہیں ہو گی۔ (تجنیس)

مسئلہ: اگر آنکھ میں درد کی وجہ سے یا آنکھ دُکھنے آنے کی وجہ سے اس سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو' تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کرے گا کیونکہ اس کے پیپ ہونے کا احتمال موجود ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جس شخص کی نکسیر جاری ہو جاتی ہو یا زخم سے خون بہہ رہا ہو' وہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے گا' اگر آخری وقت کے قریب بھی خون بند نہیں ہوتا تو وقت ختم ہونے سے پہلے اس نماز کو ادا کرلے گا۔ (ذخیرہ)

* * *

2 - باب ذِكْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهِ

باب: استحاضہ کا تذکرہ' خون کا آنا اور ختم ہو جانا

348 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا "اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ".

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والی سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے' تو تم

348-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) .

غسل کرکے اور اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

349 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ"۔

☆☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) فرمایا:

"جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو"۔

350 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ "اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ"۔ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کسی (دوسری) رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

3 - باب الْمَرْاَةِ يَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو

351 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ"۔ وَاَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيْعَةَ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ (بنت جحش) رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کا مسئلہ دریافت کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے' جو خون سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے یہ فرمایا تھا:

"پہلے تم اپنے حیض کے دنوں میں جتنا عرصہ رکی رہتی تھی' اتنا عرصہ رکی رہا کرو' پھر غسل کر لیا کرو"۔

349-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 202) .

350-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 206) .

351-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 207) .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کی سند میں جعفر بن ربیعہ نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

352 - اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا وَلٰكِنْ دَعِيْ قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ"۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے' میں پاک نہیں ہوتی' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! تمہیں پہلے جتنے دنوں حیض آیا کرتا تھا' اُتنے عرصے تک تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو' پھر اُس کے بعد غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

353 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ"۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک خاتون کا خون بہت زیادہ خارج ہوتا تھا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس خاتون کا مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ عورت اس بات کا جائزہ لے کہ اس بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے اُسے ہر مہینے کتنے دن حیض آیا کرتا تھا' پھر ہر مہینے میں اسی حساب سے وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے' جب وہ عرصہ گزر جایا کرے تو وہ غسل کر کے کپڑے کو اچھی طرح باندھ کر نمازیں پڑھنا شروع کر دیا کرے"۔

4 - باب ذِكْرِ الْاَقْرَاءِ

باب: قروء کا تذکرہ

354 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ - عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ - عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا

352-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208) .

353-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208) .

354-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 209) .

اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی' خون کی آمد رکتی نہیں تھی' ان کا مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی ایک رگ (سے نکلنے والا مواد) ہے وہ عورت اپنے ان ایام کا حساب لگائے کہ اس سے پہلے جتنے دن اُسے حیض آیا کرتا تھا' پھر وہ اسی حساب سے نماز پڑھنا ترک کیے رکھے' پھر وہ اس کے بعد کا حساب لگائے (یعنی کتنا عرصہ طہر پر مشتمل ہوتا تھا) وہ عورت ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے"۔

355 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ جحش کی صاحبزادی کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور رگ (کا مواد) ہے"۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے طہر اور حیض کے ایام کے حساب سے نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے اور پھر (ہر نماز کے وقت) غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرے"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

356 - أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ".

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے خون آنے کی شکایت کی' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

"یہ دوسری رگ (کا مواد) ہے' تم اس بات کا جائزہ لو' جب تمہارا حیض آ جائے' تو تم نماز ادا نہ کرو' اور جب تمہارا

355-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 210) . تحفة الاشراف (16455) .

356-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 211) .

حیض گزر جائے' تو تم پاک ہو جاؤ' اور ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے (یعنی طہر کی مدت کے برابر) نمازیں ادا کرتی رہو"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث عروہ کے صاحبزادے ہشام نے عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس حدیث میں وہ چیز ذکر نہیں کی جو منذر (بن مغیرہ) نامی راوی نے ذکر کی ہے۔

357 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِيْ حُبَيْشٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے' تو تم خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو"۔

5 - باب جَمْعِ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا جَمَعَتْ

باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی' تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی

358 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' اُس عورت کو یہ کہا گیا' کہ یہ ایک ایسی رگ کا خون ہے' جو رُکے گا نہیں اور اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے' پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں کے

357-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 212) .

358-تقدم في الطهارة، ذكر اغتسال المستحاضة (الحديث 213) .

لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے اور پھر وہ صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے۔

359 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ . فَقَالَ "تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ."

☆☆ قاسم (بن محمد' اُم المومنین) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ عورت مستحاضہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران بیٹھی رہے گی پھر وہ غسل کرے گی' وہ ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے گی اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرے گی' وہ مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کرے گی اور غسل کرکے یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرے گی' پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کیا کرے"۔

6 - باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ)

360 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ - فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ."

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهِ .

☆☆ عروہ بن زبیر' سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا:

"جب حیض کا خون آ رہا ہو' تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا' تو اس دوران تم نماز ادا نہ کرو اور جب دوسری رنگت کا خون آ جائے' تو اس وقت تم وضو کرلو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا (مواد) ہوگا"۔

محمد بن مثنیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں' (میرے استاد) ابن ابی عدی نے مجھے یہ روایت اپنی تحریر میں سے بیان کی ہے (یعنی اپنی کتاب کو دیکھ کر یا اپنی تحریر کو دیکھ کر بیان کی ہے)۔

359-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15881) .

360-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) بنحوه .

361 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے فرمایا:

"حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے' جو پہچانا جاتا ہے' جب وہ ہو' تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ اور جب دوسری رنگت (کا مواد) نکل آئے' تو تم وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی محدثین نے نقل کیا ہے اور ان میں سے کسی ایک نے بھی وہ چیز نقل نہیں کی جو ابن ابی عدی راوی نے نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

362 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ." قِيْلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ "وَذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ "وَتَوَضَّئِيْ" . غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں:

فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہوگئی ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نمازیں پڑھنا ترک کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ (کا مواد) ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے' تو تم اپنے آپ سے خون دھو کے وضو کرکے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو' چونکہ یہ ایک دوسری رگ کا خون ہے' یہ حیض

361-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الا ستحاضة (الحديث 216) .

362-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الا ستحاضة (الحديث 217) .

نہیں ہے"۔

ان سے کہا گیا: پھر غسل ہوگا' انہوں نے فرمایا: اس میں' تو کسی کو شک ہی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی راویوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور کسی نے بھی اس میں یہ ذکر نہیں کیا:

"تم وضو کر لو"۔

یہ صرف حماد نامی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

363 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے گا' تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جایا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے خون کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرو"۔

364 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب اس کی (متعین) مقدار گزر جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

365 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

363-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16975) .

364-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الا ستحاضة (الحديث 218) .

اَنَّ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". قَالَ خَالِدٌ وَّفِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! یہ دوسری رگ کا مواد ہے"۔

حارث نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ میں نے اپنے استاد کے سامنے جو الفاظ پڑھ کر سنائے تھے' اس میں یہ الفاظ بھی شامل تھے:

"یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

7 - باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

باب: زرد اور مٹیالے مواد (کا حکم)

366 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.

☆☆ محمد (بن سیرین) بیان کرتے ہیں' سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ہم لوگ (یعنی ہم خواتین) زرد یا مٹیالے مواد کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں (یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کیا کرتی تھیں)۔

8 - باب مَا يُنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ) الْاٰيَةَ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا' کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

"لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: وہ نجاست ہے' تو تم حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو"۔

365-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الا ستحاضة (الحديث 219) .

366-اخرجه البخاري في الحيض، باب الصفرة و الكدرة، في غير ايام الحيض (الحديث 326) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المراة ترى الكدرة و الصفرة بعد الطهر (الحديث 308) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب باب ما جاء في الحائض ترى بعد الطهر الصفرة و الكدرة (الحديث 647) . تحفة الاشراف (18096) .

367 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى) الْاٰيَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ . فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَاَخْبَرَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا اَنُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعُّرًا شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةَ لَبَنٍ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعُرِفَ اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے' لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: یہ نجاست ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں' گھروں میں ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ کی اس ہدایت پر) یہودیوں نے یہ کہا:

اللہ کے رسول ہر معاملے میں ہماری مخالفت ہی کرتے ہیں۔

تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا اور ان دونوں نے عرض کی: کیا ہم ایسی خواتین کے ساتھ ان کے حیض کے دوران صحبت نہ کر لیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا' کہ آپ ﷺ ان پر ناراضگی کا اظہار کریں گے' یہ دونوں حضرات اُٹھ کر چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا تحفہ پیش کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا' وہ دونوں آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ دودھ ان کو پلایا' اس سے یہ پتا چل گیا' کہ نبی اکرم ﷺ ان پر (زیادہ) ناراض نہیں ہوئے ہیں۔

9 - باب ذِكْرِ مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ اَتٰى حَلِيْلَتَهُ فِيْ حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالٰى

367-تقدم في الطهارة، باب تاويل قول الله عزوجل : (ويسئلونك عن المحيض) (الحديث 287) مختصراً .

باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

368 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لیتا ہے' اُسے ایک دینار (راوی کو شک ہے' کہ شاید یہ لفظ ہے:) نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

10 - باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِيْ ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں' تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم)

369 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنَفِسْتِ". قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ . وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ .

★★ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی' اسی دوران مجھے حیض آ گیا' تو میں وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی' پھر میں نے اپنے حیض کے مخصوص کپڑے پہن لیے (جب میں واپس آئی) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

روایت کے یہ الفاظ عبیداللہ بن سعید نامی راوی کے ہیں۔

11 - باب نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيْلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ' ایک ہی چادر میں لیٹ جانا' جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

368-تقدم في الطهارة، باب ما يجب على من اتى حليلته في حال حيضتها بعد علمه بنهي الله عزوجل عن وطئها (الحديث 288) .

369-تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 282) .

370 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ .

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کرلیا کرتے تھے حالانکہ میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی' تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھولیتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے' پھر آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے (پھر واپس آ کر میرے پاس لیٹ جایا کرتے تھے) پھر اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی' تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے اس جگہ کو دھولیا کرتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے (یعنی پورے کپڑے کو نہیں دھوتے تھے) اور پھر اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

12 - باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

371 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی اپنی کسی زوجہ محترمہ کو) جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں' یہ ہدایت کرتے کہ وہ اپنا تہبند باندھ لے پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ مباشرت کرلیے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کرلیتے تھے)۔

372 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی نبی اکرم ﷺ کی کسی ایک زوجہ محترمہ کو) جب حیض آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ اُسے یہ ہدایت کرتے کہ وہ تہبند باندھ لے تو آپ اُس کے ساتھ مباشرت کرلیتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کرلیتے تھے)۔

370-تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 283) .

371-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 284) .

372-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 285) .

13 - باب ذِكْرِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟

373 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ - وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ - عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا .

★★ جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں' میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری امی اور میری خالہ نے ان سے دریافت کیا: جب آپ (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو بلایا جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم بڑا تہبند باندھ لیں پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے سینے اور چھاتیوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے تھے۔

374 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ - مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ .

★★ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کرلیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھیں' لیکن اس وقت جب اس خاتون نے تہبند باندھا ہوتا تھا' جو اُس خاتون نے نصف زانوں تک (راوی کو یہ شک ہے' کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) گھٹنوں تک ہوتا تھا۔

لیث نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اس خاتون نے اُسے اچھی طرح باندھا ہوتا تھا"۔

14 - باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا

373-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (16055) .

374-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 286) .

375 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَاْكُلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَاٰكُلُ مَعَهُ وَاَنَا عَارِكٌ كَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَاٰخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ ۔

★★ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھا سکتی ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے پاس بلاتے تھے' میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر کھا لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ ہڈی والا گوشت لیتے اور اصرار کر کے مجھے وہ کھانے کے لیے کہتے' میں اس میں سے دانت کے ذریعے کچھ گوشت نوچ لیتی' اور پھر واپس کر دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اُسے لے کر اُس میں سے دانت کے ذریعے بوٹی توڑتے تھے اور آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے بوٹی توڑتے ہوئے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کوئی مشروب منگواتے اور مجھ سے اصرار کرتے کہ آپ ﷺ سے پہلے میں اُسے پی لوں' تو میں اُسے لے کر اس میں سے کچھ پی لیتی پھر میں اُسے پرے کر دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اُسے لیتے اور اس میں سے پی لیتے' آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اُسی جگہ رکھتے جہاں پیالے میں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

376 - اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَاَنَا حَائِضٌ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اُس جگہ رکھتے تھے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا تھا' آپ ﷺ میرے بچے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

15 - باب الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا

377 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

375-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) مختصراً .

376-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

377-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے' میں اس میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ آپ ﷺ کو دے دیتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ مبارک رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

378 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَاَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں پیالے میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ پیالہ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی' تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اُسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے' اسی طرح میں بعض اوقات میں دانت کے ذریعے ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر میں اُسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

16 - باب الرَّجُلِ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَرَاْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

379 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں ہوتا تھا اور وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' نبی اکرم ﷺ اس وقت تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

17 - باب سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا

378-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

379-تقدم في الطهارة، باب في الذي يقرأ القرآن و راسه في حجر امراته و هي حائض (الحديث 273) .

380 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِيْ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ . (موقوف)

☆☆ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے سیدہ عائشہ ؓ سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نمازوں کی قضاء کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا تم حروریہ (انتہاء پسند) ہو؟ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگوں کو بھی حیض آیا کرتا تھا' لیکن ہم لوگ ان کی قضاء نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں ان کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

شرح

جس وقت جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اہل عراق اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل شام کے درمیان جنگ ہوئی اور جنگ ختم ہونے سے پہلے فریقین میں صلح کے لیے ثالث مقرر کیے اس وقت حضرت علی ؓ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے بغاوت کر دی۔ عربی میں بغاوت کے لیے لفظ خروج استعمال ہوتا ہے۔ ان باغیوں کو خارجی یا خوارج کہا گیا۔ انہیں کا ایک گروہ "حروریہ" کہلاتا تھا۔ یہ لوگ بعض مذہبی معاملات میں غیر ضروری شدت پسندی کے قائل تھے۔ سیدہ عائشہ ؓ نے بھی اس خاتون سے یہی فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں یعنی خارجیوں کی شدت پسندی محسوس ہوتی ہے۔

18 - باب اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

381 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ". فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ. فَقَالَ "اِنَّهٗ لَيْسَ فِيْ يَدِكِ". فَنَاوَلَتْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے عائشہ! مجھے کپڑا پکڑا دو"۔ انہوں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کر سکتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) تو

380- اخرجه البخاري في الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة (الحديث 321) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة (الحديث 67 و68 و69) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 262 و263) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض انها لا تقضي الصلاة (الحديث 130) . واخرجه النسائي في الصيام، وضع الصيام عن الحائض (الحديث 2317) واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الحائضلا تقضي الصلاة (الحديث 631) . تحفة الاشراف (17964) .

381- تقدم في الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 270) .

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ تو سیدہ عائشہ ؓ نے وہ کپڑا نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیا۔

382 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ". فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ". قَالَ اِسْحَاقُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے مجھ سے فرمایا' کہ مجھے فلاں کپڑا پکڑا دو۔ میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

19 - باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا

383 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اِحْدَانَا بِخُمْرَتِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے کسی کی گود میں اپنا سر رکھا ہوتا تھا اور اس دوران آپ ﷺ تلاوت کرلیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دیتی تھی' جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

20 - باب تَرْجِيْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتکف ہو

384 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ

382- تقدم في الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 271) .

383- تقدم في الطهارة، باب بسط الحائض الخمرة في المسجد (الحديث 272) .

384- اخرجه البخاري في الاعتكاف، باب المعتكف يدخل راسه البيت للغسل (الحديث 2046) . تحفة الاشراف (16641) .

حُجْرَتِهَا .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے نبی اکرم ﷺ اپنا سر ان کی طرف کر دیتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

21 - باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

385 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے، آپ ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے، تو میں اسے دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

386 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ - عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ مسجد سے اپنا سر آگے بڑھا دیتے تھے اور آپ ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے، میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

387 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

22 - باب شُهُوْدِ الْحُيَّضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا

388 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبَا . فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ "لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى ."

★★ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں، کہ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم ﷺ کی کسی بات کا تذکرہ کیا کرتی تھیں، تو وہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں: میرے والد ان پر قربان ہوں! ایک مرتبہ میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد ان پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا: بالغ، پردہ دار، حیض والی خواتین بھی بھلائی اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شامل ہوں، البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شامل نہیں ہوں گی)۔

23 - باب الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب: جس عورت کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟)

389 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ ." قَالَتْ بَلٰى . قَالَ "فَاخْرُجْنَ ."

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید اس کی وجہ سے ہمیں رُکنا پڑے، کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیا تھا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (کر لیا تھا)۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ''۔

24 - باب مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟

390 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

385-تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض راس زوجها (الحديث 274) .

386-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16334) .

387-تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض راس زوجها (الحديث 276) .

388-اخرجه البخاري في الحيض، باب شهود الحائض العيدين و دعوة المسلمين ، و يعتزلن المصلى (الحديث 324) بنحوه، مطولاً . و في العيدين ، باب خروج النساء و الحيض الى المصلى (الحديث 974) مختصراً، و باب اذا لم يكن لها جلباب في العيد (الحديث 980) مطولاً . و في الحج ، باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت و اذا سعى على غير وضوء بين الصفا و المروة (الحديث 1652) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في صلاة العيدين ، خروج العواتق و ذوات الخدور في العيدين (الحديث 1557) تحفة الاشراف (18118) .

389-اخرجه البخاري في الحيض، باب المراة تحيض بعد الافاضة (الحديث 328) . و اخرجه مسلم في الحج، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض (الحديث 385) . تحفة الاشراف (17949) .

390-تقدم في الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (الحديث 214) .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ "مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ".

☆☆ امام جعفر صادق ؓ اپنے والد (امام محمد الباقر ؓ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں، جو سیدہ اسماء بنت عمیس ؓ کے بارے میں ہے، کہ انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ سے یہ فرمایا تھا:

"تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے"۔

25 - باب الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

باب: نفاس والی عورت کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

391 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ - يَعْنِى الْمُعَلِّمَ - عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِىْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ فِىْ وَسَطِهَا.

☆☆ حضرت سمرہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سیدہ اُم کعب ؓ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی، جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اُن کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے۔

26 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا

392 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِىْ حِجْرِهَا - اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضَحِيْهِ وَصَلِّىْ فِيْهِ".

☆☆ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں، یہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر ؓ کی زیر پرورش تھیں، سیدہ اسماء ؓ نے یہ بات بیان کی ہے، کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کا مسئلہ دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ

391-اخرجه البخاري في الحيض ، باب الصلاة على النفساء و سنتها (الحديث 332) بنحوه، و في الجنائز، باب الصلاة على النفساء اذا ماتت في نفاسها (الحديث 1331) بنحوه، و في الجنائز، باب اين يقوم من المراة و الرجل (الحديث 1332) بنحوه . و اخرجه مسلم في الجنائز، باب اين يقوم الامام من الميت للصلاة عليه (الحديث 87 و 88) . و اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه (الحديث 3195) . و اخرجه النسائي في الجنائز ، الصلاة على الجنائز قائمًا (الحديث 1975)، و باب اجتماع جنائز الرجال و النساء (الحديث 1978) . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في اين يقوم الامام اذا صلى على الجنازة (الحديث 1493) و الحديث عند: الترمذي في الجنائز ، باب ما جاء في اين يقوم الامام من الرجل و المراة (الحديث 1035) . تحفة الاشراف (4625) .

392-تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 292) .

نے ارشاد فرمایا:

"تم اسے لکڑی سے کھرچ دو، پھر انگلی کے ساتھ مل دو اور اس پر پانی چھڑک کر پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لو"۔

393 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحِيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ "حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ".

☆☆ سیدہ اُم قیس بنت محصن ؓ بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا، جو کپڑے پر لگ جاتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم اسے لکڑی کے ذریعے رگڑ کر پانی کے ذریعے اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو لو"۔

* * *

393-تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 291) .

4 - كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)" میں 30 تراجم ابواب اور 52 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہوگی۔

1 - باب ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنْ الْاِغْتِسَالِ فِى الْمَآءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

394 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے"۔

395 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ اَوْ يَتَوَضَّأُ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے' کیونکہ اس نے اُسی میں سے غسل کرنا ہوگا"۔

396 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

394-تقدم في الطهارة، باب النهي عن اغتسال في الماء الدائم (الحديث 220) .

395-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14691) .

396-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13870) .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس میں غسل جنابت کیا جائے۔

397 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِى الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اُس میں سے غسل کرلیا جائے۔

398 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِىْ لَا يَجْرِىْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ . قَالَ سُفْيَانُ قَالُوْا لِهِشَامٍ - يَعْنِىْ ابْنَ حَسَّانَ - اَنَّ اَيُّوْبَ اِنَّمَا يَنْتَهِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ اَيُّوْبَ لَوِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيْثًا لَمْ يَرْفَعْهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں' کہ کوئی بھی شخص ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو' اور پھر اس میں غسل نہ کرے۔

(امام نسائی ؒ فرماتے ہیں:) سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے ہشام سے کہا کہ ایوب نامی راوی تو اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ ؓ کے قول کے طور پر نقل کرتے ہیں' تو ہشام نے جواب دیا: ایوب نامی محدث اگر اس بات کی استطاعت رکھتے ہوں کہ وہ کسی حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہ کریں' تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

2 - باب الرُّخْصَةِ فِىْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت

399 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ".

★★ حضرت جابر ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو"۔

397-تقدم في الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد و الاغتسال منه (الحديث221) بنحوه .

398-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14440) .

399-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2887) .

3 - باب الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا

400 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ "اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ".

★★ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کردے! اے اللہ! تو مجھے ان سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کردیا جاتا ہے' اے اللہ! مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے"۔

4 - باب الْاِغْتِسَالِ بِالْمَآءِ الْبَارِدِ

باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

401 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ مَجْزَاَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ".

★★ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے! اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کردے! جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کردیا جاتا ہے"۔

5 - باب الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے پہلے غسل کرنا

402 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَابَةِ اَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ

400-اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 204) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الاغتسال بالماء البارد (الحديث 401) تحفة الاشراف (5181) .

401-تقدم في الغسل و التيمم، باب الاغتسال بالثلج و البرد (الحديث 400) .

402-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب ، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 26) . تحفة الاشراف (16285) .

يَّنَامَ اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ.

★★ عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کس طرح سوتے تھے؟ کیا آپ ﷺ سونے سے پہلے غسل کرلیا کرتے تھے؟ یا غسل کرنے سے پہلے سو جایا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر طرح سے کرلیا کرتے تھے' بعض اوقات آپ ﷺ پہلے غسل کرتے اور پھر سو جایا کرتے تھے اور بعض اوقات صرف وضو کرکے سو جایا کرتے تھے۔

6 - باب الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا

403 - اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً .

★★ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے دریافت کیا' میں نے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح سے کرلیتے تھے' بعض اوقات آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے۔ تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

7 - باب الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا

404 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ".

★★ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک کھلی جگہ پر غسل کرتے ہوئے دیکھا' (بعد میں) آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:

403-تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222) .

404-اخرجه ابوداؤد في الحمام، باب النهي عن التعري (الحديث 4012) . تحفة الاشراف (11845) .

”بے شک اللہ تعالیٰ بردبار ہے‘ زندہ ہے‘ پردہ ڈالنے والا ہے‘ وہ حیاء کو اور پردے کو پسند کرتا ہے‘ جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے“۔

405 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَیْءٍ".

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”اللہ تعالیٰ پردہ رکھنے والا ہے‘ تو جب کوئی شخص غسل کرنے لگے‘ تو کسی چیز کے ذریعے اوٹ کر لے“۔

406 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً - قَالَتْ - فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا.

★★ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے پانی رکھا‘ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ میں نے آپ ﷺ کے لیے پردہ تان لیا‘ پھر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم ﷺ کے) غسل کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا: پھر میں آپ ﷺ کے پاس کپڑا لے کر آئی‘ تو آپ ﷺ نے اُسے استعمال نہیں کیا۔

407 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَمَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِیْ عَنْ بَرَكَاتِكَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے‘ اس دوران ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں‘ تو انہوں نے انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنا شروع کر دیا‘ ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تمہیں غنی نہیں کیا ہوا ہے‘ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری (عطاء کردہ) برکات سے بے نیاز نہیں ہوں۔

8 - باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنْ لَّا تَوْقِيْتَ فِی الْمَآءِ الَّذِیْ يُغْتَسَلُ فِيْهِ

باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے

408 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِی الْاِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے‘ وہ فرق ہوتا تھا (یعنی تین صاع کے برابر ہوتا تھا) میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

9 - باب اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِّسَائِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا

409 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا. وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن میں سے غسل کر لیا کرتے تھے‘ ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لیا کرتے تھے۔

یہاں سوید نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

410 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

411 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ

405-اخرجه ابو داؤد في الحمام، باب النهي عن التعري (الحديث 4013) . تحفة الاشراف (11840) .

406-اخرجه البخاري في الغسل، باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً . و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً . و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 73) . و الحديث عند: البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257)، و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259)، و باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى (الحديث 260)، و باب تفريق الغسل و الوضوء (الحديث 265)، و باب من توضا في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) . و مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37) . و ابي داؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245) . و الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 103) . والنسائي في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253)، و في الغسل و التيمم، باب ازالة الجنب الاذى عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416)، و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 467) . تحفة الاشراف (18064) .

407-اخرجه البخاري في الغسل، باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة (الحديث 279) تعليقاً . تحفة الاشراف (14224) .

408-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (17553) .

409-مسلم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 232) . تحفة الاشراف (16976 و 17174) .

410-مسلم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 233) . تحفة الاشراف (17493) .

عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ میں برتن (سے پانی لینے میں) نبی اکرم ﷺ سے مقابلہ کرتی تھی' میں اور آپ ﷺ اسی ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

10 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

412 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتّٰى يَقُولَ "دَعِي لِي" . وَأَقُولَ أَنَا دَعْ لِي .

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے' بعض اوقات میں پہلے پانی لے لیتی تھی اور بعض اوقات آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: تم میرے لیے بھی پانی رہنے دینا اور میں یہ کہا کرتی تھی: آپ ﷺ میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

سوید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کبھی آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے اور کبھی میں آپ ﷺ سے پہلے پانی لے لیتی تھی' تو میں یہ کہا کرتی تھی: میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا' میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

11 - باب الْإِغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ

باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو

413 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ . قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلّٰى حِينَ قَضٰى غُسْلَهُ .

☆☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں' نبی اکرم ﷺ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) آپ ﷺ کے لیے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا' نبی اکرم ﷺ ایسے برتن میں سے پانی لے کر غسل کر رہے تھے' جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

411-تقدم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المرأة من نسائه من اناء واحد (الحديث 234) . تحفة الاشراف (15983) .

412-تقدم في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 239) . تحفة الاشراف (17969) .

413-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18009) .

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز ادا کی' مجھے یہ نہیں معلوم کہ غسل پورا کر لینے کے بعد آپ ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

12 - باب تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

414 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلٰى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ ایک بڑا پیالہ تھا' جو وہاں رکھا ہوا تھا' جس میں ایک صاع کے قریب یا اس سے کچھ کم پانی آتا تھا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل کیا کرتے تھے' میں اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہا لیتی تھی اور میں اپنے بال نہیں کھولا کرتی تھی۔

13 - باب إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو

415 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا . فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

☆☆ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تارکول سے لپٹ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ بات ہے' کہ میں حالت احرام میں ہوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں:) پھر میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

414-اخرجه مسلم في الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة (الحديث 59) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 604) بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (16324) .

415-اخرجه البخاري في الغسل ، باب اذا جامع ثم عاد (الحديث 267) و باب من تطيب ثم اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 270) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 47 و 48 و 49) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الطواف على النساء في غسل واحد (الحديث 429) . و في مناسك الحج ، موضع الطيب (الحديث 2703 و 2704) . تحفة الاشراف (17598) .

اس قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا۔

14 - باب إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے

416 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا . قَالَتْ هَذِهِ غُسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (غسل جنابت کے آغاز میں) سب سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے البتہ آپ اس میں پاؤں نہیں دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور اس پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اُسے دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے پاؤں ایک طرف کر کے ان دونوں کو دھو لیتے تھے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ غسل جنابت کا طریقہ ہے۔

15 - باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا)

417 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر اس کے

416- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) مطولاً .

417- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) .

بعد دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنا وہ ہاتھ زمین پر مارتے تھے اور اُسے اس کے ساتھ ملتے تھے پھر اُسے دھو لیتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر اور اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ ایک طرف ہٹ کے اپنے دونوں پاؤں دھو لیا کرتے تھے۔

16 - باب الْإِبْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا

418 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ غسل کرتے تھے آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہو جاتا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے اوپر تین مرتبہ پانی بہا دیتے تھے اور پورے جسم کو دھو لیا کرتے تھے۔

17 - باب التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا

419 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جہاں تک ممکن ہو دائیں طرف سے کام کا آغاز کرنا پسند تھا وضو کرنے میں بھی جوتا پہننے میں بھی کنگھی کرنے میں بھی۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہر معاملے میں (دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)''۔

18 - باب تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا

418- اخرجه البخاري في الغسل، باب تخليل الشعر (الحديث 272) . تحفة الاشراف (16969) .

419- تقدم في الطهارة، باب باي الرجلين يبدأ بالغسل (الحديث 112) .

420 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ .

☆☆ ایک سند کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ اور ایک سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے یہ بات منقول ہے۔ حضرت عمر ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کے بعد دونوں طرح کی روایات میں یہی مذکور ہے' کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے آغاز میں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ پانی بہاتے تھے' پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے' پھر اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالتے تھے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو صاف کرتے تھے' اس پر جو چیز لگی ہوتی تھی اسے دھو لیتے تھے' جب اُسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے' تو پھر آپ ﷺ اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رکھتے تھے' پھر آپ ﷺ بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے' پھر آپ ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر کلی کرتے تھے' پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھوتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے سر تک پہنچ جاتے تھے' لیکن آپ ﷺ اس کا مسح نہیں کرتے تھے' آپ ﷺ اس پر پانی انڈیل لیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ یہی تھا جو مذکور ہے۔

19 - باب اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلا کرنا

421 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے' تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے' پھر آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے سر میں خلال کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے' پھر آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی کے چلو ڈالتے تھے' پھر اپنے پورے جسم کو دھو لیا کرتے تھے۔

422 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے' تو حلاب جتنی کوئی چیز منگواتے اور اُسے اپنی ہتھیلی میں لیتے۔ آپ اپنے سر کے دائیں حصے سے (سر کو دھونے کا) آغاز کرتے' پھر بائیں حصے کو دھوتے' پھر آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی لیتے اور اُسے اپنے سر کے اوپر ڈال لیتے۔

20 - باب مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب: جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

423 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ "أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا" . لَفْظُ سُوَيْدٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے غسل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتا ہوں"۔

روایت کے یہ الفاظ سوید نامی راوی کے ہیں۔

424 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

☆☆ امام محمد الباقر ؓ' حضرت جابر ؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل کرتے تھے' تو آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتے تھے۔

420-انفرد به النسائي، و الحديث عند: النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 179) . تحفة الاشراف (8247 و 17787) .

421-اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 35) . تحفة الاشراف (17108) .

422-اخرجه البخاري في الغسل، باب من بدأ بالحلاب او الطيب عند الغسل (الحديث 258) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 39) . و اخرجه ابو داوٗد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 240) . تحفة الاشراف (17447) .

423-تقدم في الطهارة، باب ذكر ما يكفي الجنب من افاضة الماء على راسه (الحديث 250) .

21 - باب الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

425 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُوْرِ قَالَ "خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِيْ بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا قَالَ "تَوَضَّئِيْ بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَاَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا اِلَيَّ فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (حیض سے) پاک ہونے کے بعد کس طرح غسل کیا کروں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم خوشبو میں بسی ہوئی روئی استعمال کیا کرو اور اس کے ذریعے وضو کرلیا کرو''۔

اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرلیا کرو' اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اس خاتون سے منہ پھیرلیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کا اندازہ ہوگیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس خاتون کو پکڑا' اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مراد لے رہے ہیں۔

22 - باب الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا)

426 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ

424-اخرجه البخاري في الغسل ، باب من افاض على راسه ثلاثا (الحديث 255) . تحفة الاشراف (2642) .

425-تقدم في الطهارة، باب ذكر العمل في الغسل من الحيض (الحديث 251) .

426-اخرجه البخاري في الغسل ، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) بنحوه، و في الغسل ، باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) مطولاً . و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259) مطولاً، و باب تفريق الغسل و الوضوء، (الحديث 265) مطولاً، و باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً، و باب من توضا في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) مطولاً . و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً، و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب غسل الجنابة (الحديث 37م) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245)

فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے ہوئے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے' پھر اپنا ہاتھ زمین پر ملتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) دیوار پر ملتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے' پھر اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہالیتے تھے۔

23 - باب اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کے وقت' نفاس والی عورت کا غسل کرنا

427 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ . وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ "اغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ".

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روانہ ہوئے تھے' جب ذوالقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لو اور احرام باندھ لو''۔

24 - باب تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کرلینے کے بعد وضو نہ کرنا

428 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

427-تقدم في الطهارة، باب ما تفعل النفساء عند الاحرام (الحديث 290) .

428-تقدم في الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل (الحديث 252) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سرنو) وضو نہیں کرتے تھے۔

25 - باب الطَّوَافِ عَلَى النِّسَآءِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

429 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی' پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے' اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا' حالانکہ اس وقت آپ سے خوشبو آ رہی تھی۔

26 - باب التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

430 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً ."

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے پانچ خصوصیات عطاء کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں' ایک مہینے کی مسافت سے (دشمن پر پڑ جانے والے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور وضو کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

میری اُمت کے جس بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' وہ وہاں نماز ادا کر سکے گا۔

مجھے شفاعت عطاء کی گئی ہے' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی' اور مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' حالانکہ پہلے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔

429-تقدم في الغسل و التيمم، باب اذا تطيب و اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 415) مطولاً .

430-اخرجه البخاري في التيمم، باب 1 . (الحديث 335)، و في الصلاة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و جعلت لي الارض مسجداً و طهوراً، (الحديث 438) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة (الحديث 3) . واخرجه النسائي في المساجد، الرخصة في ذلك (الحديث 735) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في فرض الخمس، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (احلت لكم الغنائم) (الحديث 3122) . تحفة الاشراف (3139) .

شرح

تیمم کے احکام

وہ اُمور جو تیمم میں ضروری ہیں

تیمم کی نیت

مسئلہ: ان میں سے ایک چیز نیت ہے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک ایسی عبادت کا ارادہ کرے جس کا قصد کیا جاتا ہے اور جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی ہے کیونکہ طہارت کی نیت کرنا یا نماز کے مباح ہونے کی نیت کرنا' نماز کے ارادے کے قائم مقام ہے' تاہم یہاں اس بات کا اظہار ضروری نہیں ہے کہ وہ بے وضو حالت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے یا جنابت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی جنبی شخص وضو کے ارادے سے تیمم کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (تبیین)

مختلف امور کے لیے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے یا سجدۂ تلاوت کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس تیمم کے ذریعے فرض نماز ادا کرے' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دل میں قرآن پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہے یا پھر مصحف کو دیکھ کر قرآن پڑھنے کے لیے یا قبرستان کی زیارت کرنے کے لیے یا میت کے دفن کرنے کے لیے یا اذان دینے کے لیے یا اقامت کہنے کے لیے یا مسجد میں داخل ہونے کے لیے یا مسجد سے باہر نکلنے کے لیے' یعنی اس صورت میں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے وقت باوضو حالت میں ہو یا کوئی شخص قرآن کو چھونے کے لیے تیمم کرتا ہے اور پھر اس تیمم کے ذریعے نماز ادا کر لیتا ہے' تو عام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدۂ شکر کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو امام ابوحنیفہ ؒ اور امام ابویوسف ؒ کے قول کے مطابق اس تیمم کے ذریعے وہ شخص فرض نماز ادا نہیں کر سکتا جبکہ امام محمد ؒ کے نزدیک وہ اس کے ذریعے فرض نماز ادا کر سکتا ہے' کیونکہ امام محمد ؒ کے نزدیک سجدہ کرنا عبادت ہے' جبکہ باقی دونوں حضرات کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سلام کرنے کے لیے یا سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو وہ اس تیمم کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو اس کا مقصد اس کے ذریعے نماز ادا کرنا نہیں ہے' تو ایسے شخص کے لیے اس تیمم کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہوگا' اس بات پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: قاضی خان میں یہ بات تحریر ہے کہ ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔

مسئلہ: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کے بعد تیمم کرتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اب اس کے لیے اس تیمم کے

ذریعے نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ کے نزدیک جائز نہیں ہوگا۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: جب کسی بیمار شخص کو کوئی دوسرا شخص تیمم کروادے تو تیمم کی نیت کرنا بیمار پر لازم ہوگا' تیمم کروانے والے پر لازم نہیں ہوگا۔ (قنیہ)

تیمم کا طریقہ

مسئلہ: (تیمم کے بارے میں نیت کے بعد) دوسرا بنیادی حکم دو مرتبہ ضرب لگانا ہے' ان میں سے ایک کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر مسح کرے گا اور دوسری کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کرے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: آدمی اپنی کہنی پر بھی مسح کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: الحلیہ میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی اپنے چہرے کی ظاہری جلد پر اور بالوں کی اوپری حصے کے اوپر مسح کرے گا' صحیح قول یہی ہے۔ (معراج الدرایہ' فتح القدیر)

مسئلہ: کیا آدمی اپنی ہتھیلی پر بھی مسح کرے گا' صحیح یہ ہے کہ اس پر مسح نہیں کرے گا بلکہ ہتھیلی کو زمین پر مارنا ہی کافی ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ ضرب لگا کر اپنے دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کوئی شخص تیمم کا ارادہ کرتے ہوئے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنے جسم پر مل لیتا ہے' تو اگر اس کے چہرے اور بازوؤں پر مٹی لگ گئی ہے' تو یہ جائز ہوگا اور اگر نہیں لگی تو یہ تیمم درست نہیں ہوگا۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مٹی پر ہاتھ مارتا ہے اور پھر چہرے یا بازوؤں پر پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے' تو ایسا مسح درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو دھونے کے بعد بے وضو ہو جاتا ہے۔ سید ابوشجاع نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مسئلہ: قاضی اسبیجابی فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہوگا' کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھرتا ہے اور پھر بے وضو ہو جاتا ہے اور پھر اس پانی کو استعمال کر لیتا ہے۔ الخلاصہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح قول یہ ہے کہ وہ آدمی اس مٹی کو استعمال نہیں کر سکتا۔ شمس الائمہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم استیعاب ہے' یعنی تیمم کرتے ہوئے دونوں اعضاء کو مکمل طور پر مسح کرنا واجب ہے' یہ بات ظاہر الروایت میں ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ابروؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر مسح نہیں کرتا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تیمم کرنے سے پہلے انگوٹھی یا کنگن وغیرہ کو اتار لینا ضروری ہے۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: ناک کے دونوں نتھنوں کے درمیان پردے پر بھی مسح کیا جائے گا اور اگر انگلیوں کے درمیان میں غبار داخل نہیں ہوگا

تو ان کا خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تبیین)

مٹی کا پاک ہونا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم مٹی کا پاک ہونا ہے' آدمی زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی پاک مٹی سے تیمم کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: ہر وہ چیز جو جلنے کے بعد راکھ بن جاتی ہے' جیسے لکڑی' حشیش وغیرہ' جو چیز نرم ہو کر پگھل جاتی ہے جیسے لوہا' کانسہ' تانبہ' شیشہ' سونا یا چاندی وغیرہ یہ سب زمین کی جنس سے شمار نہیں ہوں گے' لیکن جو ایسے نہ ہوں' وہ زمین کی جنس شمار ہوں گے۔ (البدائع)

مسئلہ: اس لیے مٹی' ریت' چونے' سرمے' گندھک' فیروزہ' عقیق اور اس جیسے دیگر پتھروں پر مسح کرنا جائز ہے۔ (البحر الرائق)

مسئلہ: یاقوت اور مرجان کا بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم تین انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا ہے' تین سے کم انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سر پر اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ہے۔ (تبیین)

پانی پر قدرت نہ رکھنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ تیمم اس وقت جائز ہوتا ہے جب آدمی پانی پر قدرت نہ رکھے' جو شخص پانی سے ایک میل کے فاصلے پر دور ہو' اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے' مقدار میں یہی قول مختار ہے' خواہ آدمی شہر سے باہر ہو یا شہر میں ہو۔ صحیح قول یہی ہے اور اس بارے میں یہ دونوں صورتیں بھی برابر ہوں گی کہ آدمی مسافر ہے یا مقیم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق میل سے مراد تین فرسخ ہے جو چار ہزار بالشت کے برابر ہوتے ہیں' جن میں سے ایک بالشت کی لمبائی چوبیس انگلیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک انگلی کی چوڑائی جَو کے چھ دانوں کے برابر ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس بارے میں مسافت کا اعتبار کیا جائے گا' وقت فوت ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کسی درندے یا دشمن کا خوف ہو' تو بھی تیمم کیا جا سکتا ہے' خواہ یہ خوف اپنی ذات کے بارے میں ہو یا اپنے مال کے بارے میں خوف ہو۔ (العنایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی سانپ یا آگ کا خوف ہو' تو بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر پانی کے پاس چور موجود ہے یا ظالم شخص موجود ہے' جو اسے اذیت پہنچا سکتا ہے' تو ایسا شخص تیمم کر لے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی عورت کو اپنی عزت پر حملہ ہونے کا اندیشہ ہو' یعنی پانی کے پاس کوئی فاسق شخص موجود ہو' تو بھی وہ تیمم کر لے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو (وضو کرنے کے نتیجے میں) اپنے یا اپنے ساتھی کے یا اہل قافلہ میں سے کسی اور شخص کے' یا اپنے جانور کے' یا اپنے ساتھ حفاظت کے طور پر چلنے والے کتے کے' یا اپنے شکاری کتے کے' موجودہ وقت میں' یا آگے چل کر پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ بھی تیمم کرے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر آدمی کو آٹا وغیرہ گوندھنے کے لیے اس پانی کی ضرورت ہو' تو بھی وہ تیمم کرے گا' البتہ شوربہ بنانے کے لیے یہ حکم نہیں ہوگا' اسی طرح تیمم کرنا اس شخص کے لیے بھی جائز ہوگا جو جنابت کی حالت میں ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی کے ذریعے غسل کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مرجائے گا یا زیادہ بیمار ہو جائے گا اور یہ حکم اس وقت ہے' جب وہ شخص شہر سے باہر ہو' اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر وہ شخص شہر کے اندر موجود ہے' تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہوگا' جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب اس شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ حمام میں جاسکے (یعنی گرم پانی حاصل کر سکے) اگر گرم پانی حاصل کرنے کی گنجائش ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح جو شخص پانی کو گرم کرنے کی قدرت نہیں رکھتا' اس کا بھی یہی حکم ہوگا لیکن اگر وہ قدرت رکھتا ہو' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (السراج الوہاج)

مسئلہ: اگر بے وضو شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وضو کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مرجائے گا یا شدید بیمار ہو جائے گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا' اس بات پر اتفاق ہے۔ (النہر الفائق)

پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا

مسئلہ: اگر بیمار شخص کو پانی مل جاتا ہے' لیکن اسے یہ اندیشہ ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی تو وہ تیمم کرے گا' اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق شمار نہیں ہوگا کہ حرکت کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا پانی کو استعمال کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا اس طرح کی کوئی ایسی صورتِ حال ہو کہ آدمی بیمار ہو اور کوئی وضو کروانے والا دستیاب نہ ہو اور خود وہ وضو نہ کر سکتا ہو' لیکن اگر کوئی خادم مل سکتا ہو یا مزدور رکھنے کی رقم موجود ہو یا کوئی ایسا شخص موجود ہو جس سے مدد مانگے تو وہ مدد کر دے گا' تو ایسی صورت میں اسے تیمم نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ وہ پانی کے استعمال پر قادر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس اندیشے کا اظہار اس صورت میں ہوتا ہے کہ جس کی علامت یا تجربے یا غالب گمان یا کسی مسلمان ماہر طبیب کی ہدایت پر یہ امکان ہو کہ شاید بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی۔ (شرح منیۃ المصلی از ابراہیم حلبی)

مسئلہ: اگر چیچک نکلی ہوئی ہو یا جسم پر زخم بنے ہوئے ہوں تو اکثر کا اعتبار کیا جائے گا' خواہ آدمی بے وضو ہو یا جنابت کی حالت میں ہو' جنابت میں جسم کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا اور بے وضو حالت میں وضو کے اعضاء کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا' یعنی اگر جسم کا اکثر حصہ ٹھیک ہے اور تھوڑے حصے پر زخم ہے' تو صحیح حصے کو دھولے گا اور اگر ممکن ہو' تو زخمی حصے پر مسح کرے

اگر مسح نہیں ہوسکتا تو ان لکڑیوں پر مسح کرے گا جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوئی ہوتی ہیں' یا پٹی پر مسح کرے گا' تاہم تیمم اور غسل کو جمع نہیں کرے گا لیکن اگر آدمی کا آدھا بدن تندرست ہو اور آدھا بدن زخمی ہو' تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے' تاہم اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ آدمی تیمم کرے گا' پانی استعمال نہیں کرے گا۔ (خلاصہ محیط)

مسئلہ: مسافر کنویں تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے پاس پانی نکالنے کے لیے ڈول نہیں ہے' تو وہ تیمم کرے گا اور اگر ڈول موجود ہے اور رسی نہیں ہے' تو بھی تیمم کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دار الحرب میں قید ہو جاتا ہے اور کفار اسے وضو نہیں کرنے دیتے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تو وہ تیمم کرکے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لے گا' جب اس کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ ان نمازوں کو ادا کرے گا' اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال سے دوچار ہو جاتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے وضو کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا یا قتل کر دوں گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرکے نماز ادا کرے گا اور بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عجز آدمی کے فعل کی وجہ سے واقع ہوا ہے' آدمی کا فعل اللہ تعالی کے حق کو ساقط نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب آدمی پانی کو اس طرح سے استعمال کر سکتا ہو کہ اسے جانی یا مالی اعتبار سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو' تو پانی کا استعمال کرنا واجب ہوگا' یہاں تک کہ اگر عام قیمت سے زیادہ ادائیگی کرکے پانی حاصل ہوتا ہے' تو یہ بھی نقصان ہے' ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا لیکن اگر عام قیمت سے معمولی سی زیادہ قیمت ہے' تو وضو لازم ہوگا۔

(بحر الرائق)

دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں

مسئلہ: جو چیز وضو کو توڑتی ہے' وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جب پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی مسافر بے وضو ہے اور اس کے کپڑے بھی ناپاک ہیں اور اس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں استعمال کر سکتا ہے' تو اسے چاہیے کہ نجاست کو دھولے' اور حدث کی جگہ تیمم کرلے' اس صورت میں اگر وہ پہلے تیمم کرکے بعد میں نجاست کو دھوتا ہے' تو تیمم دوبارہ کرے گا کیونکہ اس نے جب تیمم کیا تھا' اس وقت وہ پانی پر قادر تھا' جس سے وضو ہو سکتا ہے۔ (محیط سرخسی)

اس صورت میں اگر وہ پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے اور ناپاک کپڑوں سمیت نماز ادا کر لیتا ہے' تو نماز ہو جائے گی' تاہم وہ شخص گناہگار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس بیماری کی وجہ سے تیمم کرنا جائز ہوا تھا' جب وہ بیماری ختم ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے سفر کے دوران پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا' پھر اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے

میں تیمم کرنا جائز ہو جاتا ہے اب اگر وہ شخص مقیم ہو جاتا ہے تو اس تیمم کے ذریعے نماز جائز نہیں ہوگی کیونکہ یہاں تیمم کی رخصت کے اسباب الگ الگ ہیں اور رخصت کا ایک سبب دوسری رخصت میں شامل نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتے ہوئے سویا ہوا تھا تو صحیح قول یہ ہے کہ تمام فقہاء کے نزدیک اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتا ہے لیکن وہاں دشمن یا کسی درندے کے خوف کی وجہ سے اتر نہیں سکتا تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس بھی چیز کے موجود ہونے کی وجہ سے تیمم منع ہوتا ہے (اس کی عدم موجودگی میں جب آدمی تیمم کرے اور بعد میں) جب وہ چیز موجود ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز ایسی نہ ہو اس سے تیمم نہیں ٹوٹتا ہے۔ (بدائع الصنائع)

تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل

تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں

مسئلہ: تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں ہاتھ مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا انہیں پیچھے کی طرف لے جانا انہیں جھاڑنا انگلیوں کو کھولنا اس کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ترتیب کا خیال رکھنا اور درمیان میں توقف نہ کرنا۔ (بحرالرائق، نہرالفائق)

تیمم کرنے کا عملی طریقہ

مسئلہ: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پہلے انہیں آگے کی طرف لایا جائے پھر پیچھے کی طرف لے جایا جائے پھر انہیں اٹھا کر جھاڑ لیا جائے۔ (تبیین)

مسئلہ: ہاتھوں کو اتنا جھاڑا جائے گا کہ اس کے ذریعے مٹی جھڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: پھر اس کے ذریعے اپنے منہ کا مسح کیا جائے گا اس طرح کہ منہ کا کوئی بھی حصہ باقی نہ رہے پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے جائیں گے اور دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک مسح کر لیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے کناروں کے ذریعے دائیں ہاتھ کی کہنی تک مسح کرے گا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے نیچے کی طرف پہنچے تک مسح کرے گا اور بائیں انگوٹھے کے اندر کی طرف دائیں انگوٹھے کے اوپر کی طرف میں پھیرے گا پھر اسی طرح سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے گا اس میں زیادہ احتیاط ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ہمارے نزدیک نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کر لینا جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: آدمی ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کرسکتا ہے (جب تک حدث لاحق نہیں ہوتا)۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: جس شخص کو یہ گمان ہو کہ نماز کے آخری وقت تک اسے پانی مل جائے گا اور پانی کی جگہ تک سے اس شخص کا فاصلہ ایک میل تک ہو تو آخری وقت تک نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اگر پانی ملنے کی اُمید نہ ہو تو تاخیر نہیں کی جائے گی اور مستحب وقت میں تیمم کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (بدائع الصنائع، شرح طحاوی)

مسئلہ: اس طرح کی صورت حال پیش آ جاتی ہے کہ سفر کے دوران ایک شخص جنبی ہے ایک عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہے اور میت بھی ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہوسکتا ہے اگر وہ پانی ان تینوں میں سے کسی ایک کی ملکیت ہے تو وہ پانی اسی پر استعمال کرنا مناسب ہوگا اگر وہ پانی ان سب کی ملکیت ہے تو کسی پر بھی صرف نہیں کیا جائے گا وہ سب تیمم کرلیں گے اور اگر پانی مباح ہے تو جنبی شخص کے لیے اسے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر باپ اور بیٹا موجود ہوں اور پانی ایک شخص کے استعمال میں آ سکتا ہو تو باپ کے لیے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار شخص وضو بھی نہیں کرسکتا اور تیمم بھی نہیں کرسکتا اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اسے وضو کروا سکے یا تیمم کروا سکے تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص نماز ادا نہیں کرے گا۔

مسئلہ: کوئی شخص قیدی ہے اسے وضو کے لیے پانی بھی نہیں ملتا اور تیمم کے لیے صاف مٹی بھی نہیں ملتی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ جس جگہ ادا شدہ نماز فوت ہو رہی ہو اور اس کا کوئی قائم مقام بھی موجود نہ ہو تو ایسی صورت اس کو پانے کے لیے تیمم کرنا جائز ہوگا لیکن جب کوئی ایسی نماز فوت ہو رہی ہو جس کی کوئی قائم مقام بھی موجود ہو تو وہاں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے تو اس کی قائم مقام ظہر کی نماز موجود ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر دو آدمی ایک ہی جگہ سے تیمم کر لیتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر ایک شخص ایک ہی جگہ سے کئی مرتبہ تیمم کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جنبی شخص جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے لیے یا عید کی نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کرسکتا ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: (وضو پر وضو کرنا عبادت ہے) لیکن تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں ہے۔ (قنیہ)

مسئلہ: مسافر شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اگرچہ اسے اس بات کا علم ہو کہ آگے غسل کے لیے پانی نہیں ملے گا۔ (خلاصہ)

•••———•••———•••

27 - بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پالیتا ہے' اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟

431 - أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ "أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ ." وَقَالَ لِلْآخَرِ "أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دو آدمیوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی پھر اسی نماز کے وقت کے دوران ان دونوں کو پانی مل گیا' تو ان دونوں میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کر لی' چونکہ وقت ابھی باقی تھا' جبکہ دوسرے شخص نے اس نماز کو نہیں دہرایا' بعد میں ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا' جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اور تمہاری پہلی نماز درست ہے' پھر آپ ﷺ نے دوسرے شخص سے فرمایا: جہاں تک تمہارا معاملہ ہے' تو تمہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

432 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

433 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنْبَأَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ ." فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَأَتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ ."

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی' اس نے نماز ادا نہیں کی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے (اس صورت حال میں اپنے طرز عمل) کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(راوی کہتے ہیں میرے استاد نے) یہاں ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا ہے"۔

431- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المتيمم يجد الماء بعدما يصلي في الوقت (الحديث 338 و 339) مرسلاً . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (432) مرسلاً تحفة الاشراف (4176) .

432- تقدم في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (الحديث 431) .

433- تقدم في الطهارة، باب فيمن لم يجد الماء و لا الصعيد (الحديث 323) .

28 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا

434 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُهُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَاكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ ."

الْاِخْتِلَافُ عَلَى سُلَيْمَانَ

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت علی' حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے درمیان بحث ہوگئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بہت خارج ہوتی تھی' مجھے اس بات سے شرم آتی تھی کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں' اس کی وجہ یہ ہے' کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' تو تم دونوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرے استاد نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا' لیکن میں ان کے بارے میں بھول گیا ہوں۔

ان صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یہ مذی ہے' جب کوئی شخص اس کو پائے (یعنی کسی شخص کی مذی خارج ہو جائے) تو وہ اس کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے"۔

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

435 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ ."

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا۔

434- اخرجه مسلم في الحيض، باب المذي (الحديث 19) بنحوه . واخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 435 و 437 و 438) تحفة الاشراف (10195) .

435- تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434) .

436 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ "فِيْهِ الْوُضُوْءُ".

الاخْتِلَافُ عَلٰى بُكَيْرٍ

☆☆ امام محمد بن علی ؒ (یہ امام باقر بھی ہو سکتے ہیں اور امام محمد بن حنفیہ بھی ہو سکتے ہیں) حضرت علی ؓ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کروں' کیونکہ فاطمہ (میری بیوی تھی اور حضور ﷺ کی صاحبزادی تھی) تو میں نے مقداد سے یہ کہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا"۔

یہاں روایت کے الفاظ میں بکیر نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔

437 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَّذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَخْرَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت علی ؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' کہ میں نے مقداد کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپ ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو"۔

• امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے روایت مخرمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے (حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

438 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ثُمَّ لِيَتَوَضَّاْ".

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں' حضرت علی بن ابوطالب ؓ نے حضرت مقداد ؓ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں جس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

436-تقدم في الطهارة، باب ما ينقض الوضوء، و ما لا ينقض الوضوء من المذي (الحديث 157) .

437-تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434) .

438-تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434) .

"ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا"۔

(یعنی مذی کے خروج پر وضو لازم ہوگا)

439 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَهُ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَاِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ. فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت مقداد بن اسود ؓ' حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی ؓ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کا مسئلہ دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے' تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔ (حضرت علی ؓ نے وضاحت کی کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت نہیں کر رہا) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہے' تو مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے' کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں۔ حضرت مقداد ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے (یعنی مذی کے خروج پر صرف وضو کرنا لازم ہوتا ہے)"۔

29 - باب الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم

440 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے' جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ بہا لے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے"۔

439-تقدم في الطهارة، باب ما ينقض الوضوء و ما لا ينقض من المذي (الحديث 156) .

440-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها (الحديث 24) . و اخرجه ابن ماجه، في الطهارة و سننها، باب الرجل يستيقظ من منامه هل يدخل في الاناء قبل ان يغسلها (الحديث 393) . تحفة الاشراف (13189) .

441 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا' پھر آپ ﷺ نوافل ادا کرتے رہے' پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے' پھر مؤذن آپ ﷺ کو بلانے کے لیے آیا' تو آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

442 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آ جائے' تو وہ نماز ختم کر دے اور سو جائے۔

30 - باب الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا

443 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ عَلَى أَثَرِهِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ أَتْقِنْهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

☆☆ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے' اُسے وضو کر لینا چاہیے''۔

444 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ".

☆☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے کر جائے (یعنی شرمگاہ کو چھوئے) تو اُسے وضو کر لینا چاہیے''۔

445 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ . فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ "مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ".

☆☆ ابن شہاب' عروہ بن زبیر اور مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: مروان نے یہ ذکر کیا' کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے' پھر مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں حدیث سنائی ہے' تو عروہ نے (سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو) پیغام بھیجا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر کیا' کہ جن کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے' تو آپ ﷺ نے اس میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا (یعنی شرمگاہ چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

446 - اَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہیں کر لیتا''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

* * *

441- اخرجه البخاري في الوضوء، باب التخفيف في الوضوء (الحديث 138) مطولاً، وفي الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام و حوله الامام خلفه الى يمينه تمت صلاته (الحديث 726)، وباب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة والعيدين و الجنائز و صفوفهم (الحديث 859) مطولاً. و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 186) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 423) مختصراً. و الحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي و معه رجل (الحديث 232). تحفة الاشراف (5356).

442- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من النوم (الحديث 213) بنحوه. تحفة الاشراف (953).

443- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

444- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

445- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

446- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

5 - كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "نماز (کے بارے میں روایات)" میں 24 تراجم ابواب اور 45 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 30 ہو گی۔

1 - باب فَرْضِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِهِمْ فِيْهِ -

نماز کی فرضیت (کا واقعہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی سند میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ اور اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کا تذکرہ

شرح

نماز سے متعلق احکام

نماز کی فرضیت

مسئلہ: نماز ایک محکم فرض ہے جسے ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور اس کا انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے لیکن اس کی فرضیت کا منکر نہیں ہے اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کر لے۔ (شرح مجمع البحرین لابن الملک)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس کے وجوب کا تعلق آخری وقت سے ہے اور اس کی مقدار اتنی ہے جتنی دیر میں تکبیر تحریمہ کہی جا سکتی ہے یہاں تک کہ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا بچہ بالغ ہو جائے یا پاگل شخص ٹھیک ہو جائے یا حیض والی عورت پاک ہو جائے اور نماز کا وقت ختم ہونے میں تکبیر تحریمہ کہنے کا وقت باقی ہو تو ہمارے نزدیک ان پر نماز ادا کرنا واجب ہو گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اسی طرح اگر یہ عوارض نماز کے آخری وقت میں لاحق ہو جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس وقت کی فرض نماز ساقط ہو جائے گی۔ (مختار الفتاوی)

مسئلہ: بچے کو جنم دینے میں مدد دینے والی دائی کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئی تو بچہ فوت ہو جائے گا تو اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دے اسی طرح چوری کے خوف سے یا اس طرح کے دیگر اسباب کی وجہ سے بھی نماز کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ (خلاصہ)

447 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ اَقْبَلَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَلْاٰنَ حِكْمَةً وَّاِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيمَانًا ثُمَّ اُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ . قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ . فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكٰى قِيلَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ وَاَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي . ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ . ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ فَاِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَّاِذَا وَرَقُهَا

447-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3207)، و في مناقب الانصار، باب المعراج (الحديث 3887) . و اخرجه مسلم في الايمان ، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات ، و فرض الصلوات (الحديث 264) . و الحديث عند: البخاري في احاديث الانبياء، باب قول الله عزوجل: (وهل اتاك حديث موسى اذ راى نارًا الى قوله . بالواد المقدس طوى) (الحديث 3393) و باب قول الله تعالى: (ذكر رحمة ربك عبده زكريا، اذ نادى ربه نداء خفيًا، قال رب اني وهن العظم مني و اشتعل الراس شيبًا . الى قوله . لم نجعل له من قبل سميًا) (الحديث 3430) . ومسلم في الايمان ، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات ، و فرض الصلوات (الحديث 265) . و الترمذي في تفسير القرآن، باب (و من سورة الم نشرح) (الحديث 3346) . تحفة الاشراف (11202) .

مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً ۔ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ۔ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَقُلْتُ إِنِّي أَسْتَحِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔"

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جاگنے کی درمیانی کیفیت میں تھا' (تین آدمی میرے پاس آئے) ان تین میں سے ایک شخص آگے بڑھا' پھر میرے پاس سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا' انہوں نے میری گردن سے لے کر پیٹ کے نرم حصے تک کو چاک کر دیا اور میرے دل کو آبِ زم زم کے ذریعے دھویا اور پھر اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا' پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہو گیا' ہم لوگ آسمانِ دنیا تک پہنچے' وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت محمد ﷺ ہیں' تو کہا گیا: انہیں پیغام بھیج کر (بلایا گیا ہے)' انہیں خوش آمدید! کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

(وہاں) میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جو (میرے) بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں' خوش آمدید!

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے' تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں' تو اُسی کی مانند کلمات کہے گئے (جو پہلے آسمان پر کہے گئے تھے)۔

(وہاں) میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا' میں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا' ان دونوں نے جواب دیا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے' تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا:

جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں (اسی کی مانند مکالمہ ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا)۔

(وہاں) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو نبی بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میں چوتھے آسمان پر آیا' پھر اسی کی مانند مکالمہ ہوا۔ (وہاں) میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے' وہاں بھی اس کی مانند مکالمہ ہوا' وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے' وہاں بھی اسی کی مانند مکالمہ ہوا' وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا' انہوں نے بھی فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جب میں اُن سے آگے جانے لگے تو وہ رو پڑے' ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کم سن صاحب جنہیں' تو نے میرے بعد مبعوث کیا تھا' میری اُمت کے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی بہ نسبت ان کی اُمت کے افراد زیادہ تعداد میں اور زیادہ بہتر طور پر جنت میں داخل ہوں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے' وہاں اسی کی مانند مکالمہ ہوا' یہاں تک کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میرے سامنے بیت المعمور کو بلند کیا گیا' میں نے اس کے بارے میں جبریل سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: یہ بیت المعمور ہے' جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں' جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں' تو دوبارہ کبھی اس میں نہیں آئیں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور اس کے پھل ہجر (نامی شہر) کے مٹکوں کی طرح تھے اور اُس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے' اس کی جڑ میں سے چار نہریں نکل رہی تھیں' دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں' میں نے جبریل سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: باطنی نہریں' تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں فرات اور نیل ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

(واپسی کے سفر کے دوران) جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کیا ملا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں' تو وہ بولے: آپ ﷺ کے مقابلے میں مجھے لوگوں سے زیادہ

واقفیت ہے اور بنی اسرائیل کے حوالے سے میں سخت ترین تجربے کا سامنا کر چکا ہوں۔

(اس بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں:) آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی' آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیں اور اُس سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان میں کمی کر دے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ اس میں کمی کر دے تو اس نے اسے چالیس مقرر کر دیا' میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے دریافت کیا: اب کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے یہ چالیس کر دی ہیں' تو انہوں نے اپنی پہلی بات دوبارہ مجھ سے کہی' میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اس نے تیس مقرر کر دیں' میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس بارے میں مجھے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی' میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا' تو اُس نے بیس کر دیں' پھر دس ہو گئیں' پھر پانچ ہو گئیں' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی' تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے' کہ میں دوبارہ اُس کے پاس جاؤں' تو آواز دی گئی (یعنی پروردگار نے فرمایا:)

"میں نے فرض شدہ (نمازوں کا حکم) جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اس میں تخفیف بھی کر دی ہے اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا (یعنی پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو پچاس نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا)"۔

448 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّابْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِیْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً . قَالَ لِیْ مُوْسٰى فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ . فَرَاجَعْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ . فَرَاجَعْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِیَ خَمْسٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ . فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ ".

☆☆ ابن شہاب زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

448-اخرجه البخاري في الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء (الحديث 349) مطولاً ، و في الانبياء، باب ذكر ادريس عليه السلام (الحديث 3342) مطولاً، و اخرجه مسلم في الايمان ، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، و فرض الصلوات (الحديث 263) مطولاً، و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس و المحافظة عليها (الحديث 1399) . و الحديث عند: البخاري في الحج، باب ما جاء في زمزم (الحديث 1636) . تحفة الاشراف (1556) .

"اللہ تعالیٰ نے پہلے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں میں ان کا حکم لے کر واپس آ رہا تھا' میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیے (اور نمازیں کم کرنے کے لیے کہیے)' کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے ان میں سے نصف معاف کر دیں' میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کے پاس جائیے' کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اُس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں' لیکن (ثواب کے اعتبار سے پچاس ہیں) میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو وہ بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس دوبارہ جائیے' تو میں نے کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے۔

449 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ . فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَاِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ . فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ . فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ . ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا هَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِیْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيْلَ لِیْ اِنِّیْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ . فَرَجَعْتُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَلَمْ يَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً . قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ بِهَا اَنْتَ

449-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (1701) .

وَلَا اُمَّتُكَ فَارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ . فَرَجَعْتُ اِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُوسَى فَاَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ . قَالَ فَارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ فَاِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي اِسْرَآئِيلَ صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا . فَرَجَعْتُ اِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ اِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ . فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صِرًّى فَرَجَعْتُ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّى - اَىْ حَتْمٌ - فَلَمْ اَرْجِعْ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا' لیکن اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' میں اس پر سوار ہو گیا' میرے ساتھ حضرت جبریل بھی تھے' میں روانہ ہوا (راستے میں ایک جگہ) حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اُتریے اور نماز ادا کیجئے' میں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ (مدینہ منورہ) میں نماز ادا کی ہے اور اس کی طرف ہجرت کی جائے گی (ہم وہاں سے روانہ ہوئے)۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتریے اور یہاں نماز ادا کیجئے۔ میں نے وہاں نماز ادا کی تو جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طور سینا میں نماز ادا کی ہے' جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا (پھر میں نے وہاں نماز ادا کی' پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے) پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اتریے اور نماز ادا کیجئے۔ میں وہاں اترا اور نماز ادا کی' جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے' جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو وہاں انبیاء کرام میرے لیے اکٹھے ہو چکے تھے جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا' میں نے ان حضرات کو نماز پڑھائی۔

پھر مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے' پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا' میں سدرۃ المنتہیٰ تک آ گیا' اس وقت مجھ پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہوئی تو میں سجدے میں چلا گیا' اس وقت مجھ سے

کہا گیا:

(یعنی پروردگار نے فرمایا:)

''جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اُس دن میں نے تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں' تم اور تمہاری اُمت انہیں قائم کرو''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)

میں واپس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا' انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں' انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قائم کرنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے' نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کے پاس آیا' تو اس نے دس کم کر دیں' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کے لیے کہا' میں واپس گیا تو پروردگار نے مزید دس کم کر دیں' پھر یہ (مزید تخفیف ہوکے) پانچ ہو گئیں۔

تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے مزید تخفیف کی درخواست کریں' کیونکہ پروردگار نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں اور وہ لوگ ان دو نمازوں کو بھی ادا نہیں کر سکے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)

میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے تخفیف کی درخواست کی تو اُس نے ارشاد فرمایا:

''جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اُسی دن میں نے تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں' یہ پانچ نمازیں ہیں' لیکن پچاس کے برابر ہیں' تم اور تمہاری اُمت انہیں ادا کرو''۔

تو مجھے پتا چل گیا' کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم ہے۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس جائیے' لیکن چونکہ مجھے یہ پتہ چل چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم آ چکا ہے' اس لیے میں واپس نہیں گیا۔

450- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ اِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا اُهْبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ (اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى) قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ

450-اخرجه مسلم في الايمان ، باب في ذكر سدرة المنتهى (الحديث 279)، و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن ، باب (ومن سورة النجم) (الحديث 3276) . تحفة الاشراف (9548) .

وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ ۔ (مرفوع)

★★ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا' یہ چھٹے آسمان پر ہے اور جو چیز بھی اوپر کی طرف جاتی ہے' وہ یہاں تک جاتی ہے اور جو چیز اس کے اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہے' وہ بھی صرف اس تک آتی ہے اور اس مقام سے اُسے قبض کر لیا جاتا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب سدرہ کو ڈھانپ لیا' اُس چیز نے جس نے اُسے ڈھانپا تھا''۔

(حضرت عبداللہ بن عباس ؓ) فرماتے ہیں:

''یہ سونے سے بنا ہوا ایک تخت ہے' وہاں نبی اکرم ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں: پانچ نمازیں' سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور (یہ خوشخبری کہ) آپ ﷺ کی اُمت کا جو بھی فرد اس حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو تو اُس کے تمام کبیرہ گناہوں کی بھی بخشش کر دی جائے گی''۔

2 - باب اَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ ۔

باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟

451 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَا بِهِ اِلَى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهُ وَاَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا ۔

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نماز مکہ مکرمہ میں فرض قرار دی گئی تھی' دو فرشتے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' وہ آپ ﷺ کو لے کر آبِ زم زم کے پاس گئے تھے' انہوں نے آپ ﷺ کے سینۂ مبارک کو چیر دیا تھا اور آپ ﷺ کے سینۂ مبارک سے (قلب اطہر کو) نکال کر سونے سے بنے ہوئے طشت میں رکھا تھا اور پھر اُسے آبِ زم زم کے ذریعے دھویا تھا' پھر ان دونوں نے آپ ﷺ کے سینۂ مبارک کو حکمت اور علم سے بھر دیا تھا۔

3 - باب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ ۔

باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟

452 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلَ مَا

451-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (454) ۔

452-اخرجه البخاري في التقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1090) ۔ و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 3) تحفة الاشراف (16439) ۔

فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ ۔ (مرفوع)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی' پھر سفر کی حالت میں اسی صورت کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی حالت میں اسے مکمل کر دیا گیا۔

453 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيدُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْاُولَى ۔ (مرفوع)

★★ امام اوزاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن شہاب زہری سے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو ابن شہاب نے جواب دیا: عروہ نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ وہ بیان کرتی ہیں: کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر جب نماز فرض کی تو سب سے پہلے دو' دو رکعات فرض کی تھیں' پھر حضر کی حالت میں اسی کو مکمل کر دیا گیا اور وہ چار ہو گئیں' جبکہ سفر کی حالت میں یہ اپنی پہلے والی فرض صورت پر برقرار رہی۔

454 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ ۔ (مرفوع)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ پہلے نماز دو' دو رکعات فرض کی گئی تھیں' پھر سفر کی حالت میں اسی صورت پر برقرار رہیں اور حضر کی حالت میں اس میں اضافہ کر دیا گیا۔

455 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔ (مرفوع)

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ اقدس کے ذریعے نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے' جو حضر کی حالت میں چار رکعات ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات ہیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت ہے۔

453-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (16526) ۔

454-اخرجه البخاري في الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء (الحديث 350) ۔ واخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 1)، و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة المسافر (الحديث 1198) ۔ تحفة الاشراف (16348) ۔

455-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 5) ۔ واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون (الحديث 1247) ۔ و اخرجه النسائي في تقصير الصلاة في السفر، (الحديث 1440 و 1441)، و في صلاة الخوف، (الحديث 1531) ۔ و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1068) مختصراً ۔ تحفة الاشراف (6380) ۔

456 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ . قَالَ الشُّعَيْثِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ . (موقوف)

★★ امیہ بن عبداللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا: آپ نماز کو قصر کیوں کر لیتے ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر کوئی گناہ نہیں ہے' کہ تم نماز کو قصر کر لو اگر تم خوف کی حالت میں ہو"۔

(لیکن اب تو کوئی خوف نہیں ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت گمراہی کا شکار تھے' تو آپ ﷺ نے ہمیں (اسلامی تعلیمات کی) تعلیم دی' اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے' کہ ہم سفر کے دوران دو رکعات ادا کریں گے۔

اس روایت کے راوی محمد بن عبداللہ شعیثی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ابن شہاب زہری نے اس روایت کو عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4 - باب كَمْ فُرِضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ .

باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟

457 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ." قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ "لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ ." قَالَ "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ ." قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ

456-اخرجه النسائي في تقصير الصلاة في السفر، (الحديث 1433) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1066) بمعناه . تحفة الاشراف (6651) .

457-اخرجه البخاري في الايمان ، باب الزكاة من الاسلام (الحديث 46)، و في الصوم، باب وجوب صوم رمضان (الحديث 1891)، و في الشهادات، باب كيف يستحلف (الحديث 2678)، و في الحيل ، باب في الزكاة، و ان لا يفرق بين مجتمع و لا يجمع بين متفرق خشية الصدقة (الحديث 6956)، و اخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان الصلوات التي هي احد اركان الاسلام (الحديث 8 و 9)، و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فرض الصلاة (الحديث 391 و392) و اخرجه النسائي في الصيام، باب وجوب الصيام (الحديث 2089)، في الايمان و شرائعه، الزكاة (الحديث 5043) و الحديث عند: ابي داؤد في الايمان و النذور ، باب في كراهية الحلف بالاباء (الحديث 3252) . تحفة الاشراف (5009) .

"لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ ." وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ "لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ ." فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ."

★★ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا' اس کے بال بکھرے ہوئے تھے' ہمیں اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی' لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے' یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا' جب وہ قریب ہوا (یعنی جب ہم اس کے قریب ہوئے' تو پتہ چلا) وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

روزانہ پانچ نمازیں (فرض ہیں)' اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا (بھی فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفلی روزے رکھنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور (مالی ادائیگی) بھی لازم ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفلی طور پر دینا چاہو (تو تمہاری مرضی ہے)۔

پھر وہ شخص چلا گیا' جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا:

"اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو یہ کامیاب ہو گیا"۔

458 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا ." قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا ." فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ."

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ

458-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1166) .

تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز بھی فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صرف پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں' تو اس شخص نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا"۔

5 - باب الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا

459 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَبِيبُ الاَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الاَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَلاَ تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ." فَرَدَّدَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلاَمَ قَالَ "عَلَى اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً اَنْ لاَ تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا ."

★★ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی تو ہم نے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کی بیعت تو کر لی ہے' لیکن یہ کس بات پر ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس بات پر ہے' کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے"۔

پھر آپ ﷺ نے پست آواز میں ارشاد فرمایا: (اور یہ بیعت اس بات پر بھی ہے' کہ) تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے"۔

6 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا

459- اخرجه مسلم في الزكاة، باب كراهة المسالة للناس (الحديث 108) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الزكاة، باب كراهية المسالة (الحديث 1642) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب البيعة (الحديث 2867) مطولاً . تحفة الاشراف (10919) .

---

460 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلاً بِالشَّامِ يُكْنَى اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ . قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ اِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ."

★★ ابن محیریز بیان کرتے ہیں' بنوکنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جنہیں مخدجی کہا جاتا تھا' انہوں نے شام میں ایک شخص کو سنا جن کی کنیت ابومحمد تھی' وہ صاحب یہ کہہ رہے تھے: وتر واجب ہیں۔ مخدجی کہتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں ان کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ مسجد جا رہے تھے' میں نے انہیں اس بات کے بارے میں بتایا جو ابومحمد نے بیان کی ہے۔ تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد نے غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے' جو شخص انہیں ادا کر دے گا اور ان کے حق کو کم تر سمجھتے ہوئے انہیں قضاء نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے' کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اس شخص کو عذاب دے گا' اگر وہ چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

7 - باب فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت

461 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ ." قَالُوا لاَ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ . قَالَ "فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"کیا تم نے غور کیا' کہ اگر تم میں سے کسی ایک شخص کے دروازے پر کوئی نہر موجود ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ

460- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن لم يوتر (الحديث 1420)، و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس و المحافظة عليها (الحديث 1401) . تحفة الاشراف (5122) .

461- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة (الحديث 528) . و اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب المشي الى الصلاة تمحى به الخطايا و ترفع به الدرجات (الحديث 283) . واخرجه الترمذي في الامثال، باب مثل الصلوات الخمس (الحديث 2868) . تحفة الاشراف (14998) .

مرتبہ غسل کرتا ہو' تو کیا اس کا میل باقی رہ جائے گا؟''۔

لوگوں نے عرض کی: اس کا میل بالکل بھی باقی نہیں رہے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔

8 - باب الْحُكْمِ فِيْ تَارِكِ الصَّلَاةِ ۔

باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم

462 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ۔"

★★ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے' جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ گویا کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

463 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ ۔"

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بندے اور کفر کے درمیان (فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے (یعنی نماز ترک کرنے والا شخص کافر کی مانند ہے)''۔

9 - باب الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَاةِ ۔

باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا

464 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ - هُوَ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ - قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ

462-اخرجه الترمذي في الايمان ، باب ما جاء في ترك الصلاة (الحديث 2621) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، و السنة فيها، باب ما جاء فيمن ترك الصلاة (الحديث 1079)، تحفة الاشراف (1960) .

463-اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (الحديث 134) . تحفة الاشراف (2817) .

464-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة (الحديث 413) . تحفة الاشراف (12239) .

سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ ۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ۔" قَالَ هَمَّامٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ "فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ ۔" خَالَفَهٗ اَبُو الْعَوَّامِ ۔

★★ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' وہ کہتے ہیں: کہ میں نے دعا کی: یا اللہ! تو مجھے کوئی نیک ساتھی نصیب کرنا' پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے بیٹھا اور ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ہم نشین عطا کرے' تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے بھی نفع نصیب کرے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ ٹھیک ہوئی تو بندہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا' اگر وہ فاسد ہوئی تو وہ بندہ پریشان ہوگا اور نقصان اٹھائے گا''۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ قتادہ کے الفاظ ہیں' یا روایت کے الفاظ ہیں (بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے الفاظ ہیں:)

''اگر اس شخص کی فرض نماز میں کوئی کوتاہی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو تو ان نوافل کے ذریعے اس کے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا' پھر اس کے تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا''۔

ابوالعوام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

465 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ زِيَادِ بْنِ مَيْمُوْنٍ - قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْهُ - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَّاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تَجْرِيْ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ ۔"

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ مکمل پائی گئی تو اُسے مکمل نوٹ کیا جائے گا' اگر اس میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو' کیا تمہیں اس کی کوئی نفل نماز ملتی ہے' تو پھر اس کے ذریعے اس کی فرض نماز میں سے رہ جانے والی چیزوں کو مکمل کر لیا جائے گا' پھر تمام اعمال کا اسی حساب سے (یعنی اسی طریقے سے حساب لیا جائے گا)۔

465-انفرد به النسائي ، تحفة الاشراف (14660) .

466 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَكْمِلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "(قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ مکمل ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو' اگر اس کے نوافل مل گئے' تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے ذریعے اس کے فرض کو مکمل کر لو"۔

10 - باب ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ .

باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب

467 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا" كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو"۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے یہ لگتا ہے' کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سواری پر سوار تھے (اور اس شخص نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھام کر یہ سوال کیا تھا)۔

11 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد

466-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14818) .

467-اخرجه البخاري في الزكاة، باب وجوب الزكاة (الحديث 1396)، و في الادب ، باب فضل صلة الرحم (الحديث 5982 و5983) . واخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة و ان من تمسك بما امر به دخل الجنة (الحديث 12و 13 و14) مطولاً . تحفة الاشراف (3491) .

468 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں۔

12 - باب صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات)

469 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى الْبَطْحَاءِ - فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ .

★★ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ ابن مثنیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے وہاں وضو کیا پھر آپ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں اور عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کے طور پر) نیزہ گڑا ہوا تھا۔

13 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: نمازِ عصر کی فضیلت

470 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِيُّ بْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ."

468-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1089)، و في الحج ، باب من بات بذي الحليفة حتى اصبح (الحديث 1546) مطولاً . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 11) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب متى يقصر المسافر (الحديث 1202)، و في المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1773) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التقصير في السفر (الحديث546) . تحفة الاشراف (166و 1573) .

469-اخرجه البخاري في الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (الحديث 187) مطولاً . و في الصلاة ، باب السترة بمكة و غيرها (الحديث 501) مطولاً، وفي المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3553) مطولاً . واخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 252و253) . تحفة الاشراف (11799) .

470-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظ عليهما . (الحديث 213 و 214) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات (الحديث 427) مطولاً . و اخرجه النسائي في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 486) تحفة الاشراف (10378) .

★★ ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے''۔

14 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

471 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ . ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ سیدہ عائشہ ؓ کے غلام ابویونس بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ ؓ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے قرآن مجید تحریر کردوں' انہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتا دینا:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی (حفاظت کرو)''۔

راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے یہ الفاظ املا کروائے:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو اور عصر کی نماز کی بھی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

پھر سیدہ عائشہ ؓ نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ الفاظ سنے ہیں۔

472 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ".

471- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 207) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 410) . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2982) . واخرجه البخاري في التفسير: سورة البقرة، قوله جل ثناؤه (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 66) تحفة الاشراف (17809) .

472- اخرجه البخاري في الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة (الحديث 2931) بنحوه مطولاً . و في المغازي، باب غزوة الخندق (الحديث 4111) مطولاً، و في التفسير، باب (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 4533) مطولاً، و في الدعوات، باب الدعاء على المشركين (الحديث 6396) مطولاً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التغليظ في تفويت صلاة العصر (الحديث 202) مطولاً، وباب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 203) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 409) مطولاً . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2984) مطولاً . تحفة الاشراف (10232) .

★★ حضرت علی ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:)

''ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا''۔

15 - باب مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ .

باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا

473 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ".

★★ ابوملیح بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ جب بادل چھائے ہوئے تھے' ہم حضرت بریدہ ؓ کے ساتھ تھے' انہوں نے ارشاد فرمایا: تم اس نماز کو جلدی ادا کرلو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے''۔

16 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد

474 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ .

★★ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے' تو ہم نے یہ اندازہ لگایا' کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ اتنی دیر قیام کرتے ہیں' جتنی دیر میں تیس آیات کی تلاوت کی جا سکتی ہے' جو سورۂ سجدہ کے برابر ہیں' پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ اتنا قیام کرتے ہیں اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف قیام کرتے ہیں' اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعات میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنا

473- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر (الحديث 553)، و باب التبكير بالصلاة في يوم غيم (الحديث 594) . تحفة الاشراف (2013) .

474- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 156 و157) و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تخفيف الاخريين (الحديث 804) . تحفة الاشراف (3974) .

تھا' جبکہ عصر کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہمارا اندازہ یہ تھا کہ وہ پہلی دو رکعات سے نصف ہوتا ہے۔

475 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَاُ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں قیام کرتے تھے تو آپ ﷺ تقریباً تیس آیات کی تلاوت جتنی قرأت ہر رکعت میں کرتے تھے' پھر جب آپ ﷺ عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قیام کرتے تھے تو وہ پندرہ آیات کی تلاوت کے برابر ہوتی تھیں۔

17 - باب صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر کے دوران عصر کی نماز

476 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں' عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

477 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ". قَالَ عِرَاكٌ وَّاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ". خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ.

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے' گویا کہ اس کے سب گھر والے اور سب مال اسباب ضائع ہو گیا"۔

عراک نامی راوی بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو

475-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (4259).

476-اخرجه البخاري في الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى اصبح (الحديث 1547) مطولاً، و باب رفع الصوت بالاهلال (الحديث 1548) مطولاً، و باب التحميد و التسبيح و التكبير قبل الاهلال عند الركوب على الدابة (الحديث 1551) مطولاً، و باب نحر البدن قائمة (الحديث 1714 و 1715) مطولاً وفي الجهاد، باب الخروج بعد الظهر (الحديث 2951). واخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 10)، و الحديث عند: البخاري في الحج، باب من نحر هديه بيده (الحديث 1712) و من الجهاد، باب الارتداف في الغزو و الحج (الحديث 2986). و ابي داؤد في المناسك (الحج)، باب في الاقران (الحديث 1796)، و في الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا (الحديث 2793). تحفة الاشراف (947).

477-انفرد به النسائي، و سياتي في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 478 و 479). تحفة الاشراف (11717 و 7320).

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے تمام گھر والے اور تمام مال اسباب ضائع ہو گیا"۔

یزید بن ابوحبیب نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

478 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ". قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ". خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ.

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک نماز ایسی ہے' کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے' تو گویا اس کے تمام گھر والے' اور اس کا مال و اسباب ضائع ہو گئے"۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "یہ عصر کی نماز ہے"۔

محمد بن اسحاق نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' (جو درج ذیل ہے)

479 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ".

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک نماز ایسی ہے' کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے' تو گویا اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"وہ عصر کی نماز ہے"۔

18 - باب صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت)

480 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى - يَعْنِيْ - الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ

478-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477).

479-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477).

ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ .

★★ سلمہ بن کہیل یہ بیان بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا' انہوں نے اقامت کہہ کرکے مغرب کی تین رکعات ادا کیں' پھر اقامت کہہ کر عشاء کی دو رکعات ادا کیں' پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان لوگوں کو اس جگہ پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی اور اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر یہ نمازیں اسی طرح ادا کی تھیں۔

19 - باب فَضْلِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت

481 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ .

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ" . وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں گزارش کی: خواتین اور بچے سو چکے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت تمہارے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو اس نماز کو ادا کرے گا"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس زمانے میں صرف مدینہ منورہ میں ہی نمازیں ادا کی جاتی تھیں (یعنی اسلام ابھی پھیلا نہیں تھا)۔

480-اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 287 و289 و290) و اخرجه ابوداؤد في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1930ا1931 و1932) . واخرجه النسائي في الصلاة، باب صلاة العشاء في السفر (الحديث 482 و483)، و في الاذان، الاذان لمن جمع بين الصلاتين بعد ذهاب وقت الاولى منهما (الحديث 656) و الحديث عند: مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 288 و289ر291) . و الترمذي في الحج، باب ما جاء في الجمع بين المغرب و العشاء بالمزدلفة (الحديث 888) . و النسائي في المواقيت، الجمع بين المغرب و العشاء بالمزدلفة (الحديث 605)، و في الاذان، الاقامة لمن جمع بين الصلاتين (الحديث 657 و 658)، و في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3030) . تحفة الاشراف (7052) .

481-اخرجه البخاري في الاذان، باب وضوء الصبيان و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين، و الجنائز و صفوفهم (الحديث 862) . تحفة الاشراف (16642) .

---

20 - باب صَلاَةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

482 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلاَثًا بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ .

★★ حکم نامی راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے مزدلفہ میں اقامت کہنے کے بعد ہمیں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے سلام پھیر دیا اور عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا' اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا (یعنی سفر کے دوران عشاء کی نماز میں دو فرض ادا کیے جاتے ہیں)۔

483 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاَثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ .

★★ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' انہوں نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے پہلے اقامت کہی اور مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں' پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعات ادا کیں اور پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کو (اسی طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

21 - باب فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ .

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

484 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

482-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

483-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

484-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر (الحديث 555)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (تعرج الملائكة و الروح اليه) (الحديث 7429)، و باب كلام الرب مع جبريل و نداء الله الملائكة (الحديث 7486) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظة عليهما (الحديث 210) . تحفة الاشراف (13809) .

رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آگے پیچھے آتے ہیں' یہ لوگ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر جن فرشتوں نے رات تمہارے درمیان بسر کی ہوتی ہے' وہ اوپر چلے جاتے ہیں' پروردگار ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے:

"تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟"

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے' کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم لوگ ان کے پاس گئے تھے' اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

485 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمْعِ عَلَى صَلاَةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں"۔

(حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا:) اگر تم چاہو (تو اس بات کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھ سکتے ہو)۔

"اور فجر کی قرأت' بے شک فجر کی قرأت' میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے"۔

486 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لاَ يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ ".

☆☆ ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے"۔

22 - باب فَرْضِ الْقِبْلَةِ .

باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے

487 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا - شَكَّ سُفْيَانُ - وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سولہ ماہ تک (یہاں سفیان نامی راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا (یعنی خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا)۔

488 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ . فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے' پھر آپ ﷺ کا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' ایک شخص جس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا اور اس نے انہیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے' تو ان لوگوں نے بھی اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا۔

23 - باب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے

489 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَىِّ وَجْهٍ تَتَوَجَّهُ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

485- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13259) .

486- تقدم في الصلاة، باب فضل صلاة العصر (470) .

487- اخرجه البخاري في التفسير، باب (و لكل وجهة هو موليها، فاستبقوا الخيرات اينما تكونوا يأت بكم الله جميعا ان الله على كل شيء قدير) (الحديث 4492) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (الحديث 12) . تحفة الاشراف (1849) .

488- اخرجه النسائي في القبلة، باب استقبال القبلة (الحديث 74) ، و في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى (سيقول السفهاء من الناس ما ولهم عن قبلتهم) (الحديث 20) . تحفة الاشراف (1835) .

489- اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب ينزل للمكتوبة (الحديث 1098) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 39) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التطوع على الراحلة و الوتر (الحديث 1224) . واخرجه النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 743) . تحفة الاشراف (6978) .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو' آپ ﷺ سواری پر ہی وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ فرض نماز آپ ﷺ سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

490 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز ادا کرلیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے (یعنی آپ ﷺ کا رخ مدینہ منورہ کی طرف تھا) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی"۔

491 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کرلیتے تھے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرلیا کرتے تھے۔

24 - باب اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

باب: اجتہاد کے بعد خطاء واضح ہو جانے کا حکم

492 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا . وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ قباء میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر یہ حکم نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلیں' تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کرلیا' پہلے ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے' وہ لوگ گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

* * *

490- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 33 و34) . واخرجه الترمذي في التفسير، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2958) . واخرجه النسائي في التفسير: (سورة البقرة) قوله (فاينما تولوا فثم وجه الله) (الحديث 17) . تحفة الاشراف (7057) .

491- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 37) . واخرجه النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 742) تحفة الاشراف (7238) .

492- اخرجه البخاري في الصلاة، باب ما جاء في القبلة (الحديث 403)، وفي التفسير، باب (الذين آتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم و ان فريقا منهم ليكتمون الحق - الى قوله - من الممترين) (الحديث 4491)، و في اخبار الآحاد، باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الاحكام (الحديث 7251) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (الحديث 13) . واخرجه النسائي في القبلة، باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد (الحديث 744)، و في التفسير قوله تعالى (قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 24) . تحفة الاشراف (7228) .